

بریلویت اور ختم نبوت

Started By احمد , Jun 12 2011 07:48 AM

Page 1 of 2

احمد

Posted 12 June 2011 - 07:48 AM



Attached Images

م اللہ الرحمٰن الرحیم

عقیدہ ختم نبوت اور بریلویت

)مرزا غلام احمد قادیانی مردود کذاب لکھتا ہے :

> "یعنی جب کہ میں بروزی طور پر آنحضرت ﷺ ہوں اور بروزی رنگ میں تمام کمالات محمدیؐ مع نبوت محمدیہؐ کے میرے آئینہ ظلیت میں منعکس ہیں تو پھر کونسا الگ انسان ہوا جس نے علیحدہ طور پر نبوت کا دعویٰ کیا۔" [ایک غلطی کا ازالہ:ص۸، روحانی خزائن:ج ۱۸ص ۲۱۲]

س عبارت سے ظاہر ہے کہ مرزا قادیانی کذاب کا ایک جھوٹا دعویٰ یہ بھی تھا کہ نبی ﷺ کے تمام کمالات اس کذاب و دجال میں متجلی و نعکس ہیں (نعوذ باللہ)۔ چونکہ تمام کمالات میں نبوت بھی شامل ہے، لہٰذا اسے کوئی ایسا انسان نہ سمجھا جائے جس نے الگ سے نبوت کا دعویٰ ر دیا ہو بلکہ اس کو بروزی نبی تصور کیا جائے۔

فرقہ بریلویہ کا شیخ عبد القادر جیلانیؒ کے لیئے یہی عقیدہ

نتہائی حیرت انگیز بات یہ ہے کہ بریلویوں کے اعلیٰ حضرت احمد رضا خان صاحب ،مرزا قادیانی کے لئے تو نہیں مگر شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے لیئے یسا ہی عقیدہ رکھتے تھے۔ چنانچہ احمد رضا خان بریلوی نے لکھا:

> "حضور پر نور سیدنا غوث اعظم ،حضور اقدس و انور سید عالم ﷺ کے وارث کامل و نائب تام و آئینہ ذات ہیں کہ حضور پرنور ﷺ مع اپنی جمیع صفات جمال و جلال و کمال و افضال کے ان میں متجلی ہیں ---- تعظیم غوثیت عین تعظیم سرکاررسالت ہے----" [السنیۃ الانیقہ فی فتاویٰ افریقہ : ص ۹۷]

(http://www.islamimehfil.com/index.php?app=core&module=attach&section=attach&attach_rel_module=post&attach_id=47390)

لہ جس طرح مرزا قادیانی کا اپنے متعلق کفریہ دعویٰ یہ تھا کہ نبی ﷺ اپنی تمام صفات کے ساتھ اس میں متجلی و منعکس ہیں اسی طرح احمد رضا خان بریلوی کا
وٹا و کفریہ دعویٰ شیخ عبدالقادر جیلانیؒ سے متعلق تھا کہ نبی ﷺ اپنی تمام صفات کے ساتھ شیخ عبدالقادر جیلانیؒ میں متجلی ہیں اور یہ تمام صفات ان تمام جمال،
مال اور افضال کے ساتھ ہیں جو نبی ﷺ کو حاصل تھا۔
ہے کہ اس پر کوئی یہ فضول اور بیہودہ تاویل کرنے کی کوشش کرے کہ مرزا قادیانی نے تو یہ جھوٹا دعویٰ اپنے متعلق کیا تھا جبکہ احمد رضا خان صاحب نے یہ
شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے لئے کیا ہے۔ تو عرض ہے کہ جو بات مرزا کے لیئے کفر تھی وہ شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے لیئے ماننا کس طرح عین تعظیم رسالت ہو گئی ؟
رح مرزا کو نبی یا نبی ﷺ کی صفات کا عکس اور اس میں متجلی ماننا کفر ہے اسی طرح شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کو نبی ماننا یا نبی ﷺ کی جمیع صفات کا عکس اور ان میں
نا بھی عین کفر ہے۔
ریلویوں کے غوث الاسلام پیر مہر علی شاہ گولڑوی نے لکھا:

> "۔۔۔صدیق اکبرؓ۔۔۔ عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔۔۔اور عثمانؓ۔۔۔اور علی مرتضےؓ۔۔۔اور سیداشباب الجنۃ حسنینؓ جن کا مجموعہ بعینہ جمال باکمال آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا آئینہ تھا۔۔۔" [سیف چشتیائی:ص۱۵]

فرمائیں کہ پیر مہر علی شاہ گولڑوی کے نزدیک تو ابوبکر صدیق ، عمر فاروق،عثمان ، علی اور حسن و حسین رضوان اللہ اجمعین جیسے جلیل القدر اور افضل الخلق بعد
صحابہ کرام کا مجموعہ نبی ﷺ کے جمال باکمال کا ہی آئینہ بن سکا جبکہ بریلوی اعلیٰ حضرت کے نزدیک شیخ عبدالقادر جیلانی کی اکیلی ذات، نبی ﷺ کی تمام
صرف مع جمال ہی نہیں بلکہ جلال و کمال اور افضال کا بھی تجلی خانہ و آئینہ قرار پائی، انا للہ و انا الیہ راجعون۔
یوں کے محقق العصر مفتی محمد خان قادری نے لکھا:

> "اسلام کے بنیادی عقائد میں سے ایک عقیدہ یہ بھی ہے۔ کہ حضور ﷺ آخری نبی ہیں۔ ان کے بعد کسی قسم کا کوئی ظلی نبی نہیں آ سکتا۔ جو شخص اس کے خلاف عقیدہ رکھے۔اور یہ کہے اور مانے کہ آپ کے بعد نیا نبی آ سکتا ہے۔ وہ دائرہ اسلام سے خارج ہو جائے گا۔" [مجلہ انوار رضا، تاجدار بریلی نمبر۲۰۰۳ء:ص۲۹]

(http://www.islamimehfil.com/index.php?app=core&module=attach&section=attach&attach_rel_module=post&attach_id=47391)

معلوم ہوا کہ
ﷺ کو آخری نبی ماننا اسلام کے بنیادی عقائد میں سے ایک ہے۔
ﷺ کے بعد کسی قسم کا کوئی ظلی یا بروزی نبی ہرگز نہیں آ سکتا اور جو اس کے خلاف ایسا عقیدہ رکھے یا کسی بڑی سے بڑی شخصیت کے مقام کو مرتبہ نبوت کا
روز مانے یعنی ظلی یا بروزی نبی مانے، وہ دائرہ اسلام سے خارج ہو جائے گا۔

فرقہ بریلویہ کا شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کو ظلی نبی ماننا

ویوں کے اعلیٰ حضرت احمد رضا خان بریلوی کا عقیدہ ملاحظہ فرمائیں، لکھتے ہیں:

> "یہ قول کہ اگر نبوت ختم نہ ہوتی تو حضور غوثِ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی ہوتے اگرچہ اپنے مفہوم شرطی پر صحیح و جائز اطلاق ہے کہ بے شک مرتبہ علیہ رفیعہ حضور پر نور رضی اللہ تعالیٰ عنہ ظل مرتبہ نبوت ہے۔" [عرفان شریعت:ص۸۴]

ت سے معلوم ہوا کہ احمد رضا خان صاحب بریلوی کے نزدیک شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کا مقام، مرتبہ نبوت کا ظل ہے۔ ایک ہے مرتبہ نبوت اور ایک ہے ظل
وت،جو مرتبہ نبوت پر ہو وہ نبی کہلاتا ہے اور جو ظل مرتبہ نبوت پر ہو وہ ظلی نبی ٹھہرا۔ گویا بریلویوں کے اعلیٰ حضرت کے نزدیک شیخ جیلانیؒ ظلی نبی تھے۔ انا
الیہ راجعون۔
ھی نبی ﷺ کے بعد نبی ماننا ہی کفر اور دائرہ اسلام سے خارج کرنے والا عقیدہ نہیں بلکہ جو کوئی کسی کو ظلی نبی مانے یا اس درجہ و مقام پر سمجھے وہ بھی ختم
انکاری اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ اس بات کا اقرارخود بریلوی محققین کو بھی ہے جیسا کہ مفتی محمد خان قادری صاحب کے حوالے سے گزر چکا ہے۔ مگر
کہ اپنے ہی اعلیٰ حضرت اسی کفریہ اور دائرہ اسلام سے خارج کر دینے والے عقیدے کے حامل نکلے۔

بریلویوں کے نئے نئے نبی

یوں کے ثقہ و مستند پیر و مرشد خواجہ غلام فرید چشتی نے کہا:

> "حضرت قبلۂ عالم مہاروی بھی اتقاء میں یگانۂ روزگار تھے۔ جس طرح ایک نبیٔ مرسل صاحب مذہب ہوتا ہے۔ آپ بھی نبی مرسل کی طرح مبعوث کیے گئے تھے۔" [اشارات فریدی ترجمہ مقابیس المجالس:ص ۸۷۲۔۸۷۱]

(http://www.islamimehfil.com/index.php?app=core&module=attach&section=attach&attach_rel_module=post&attach_id=47392)

شیخ اور پیر کے نام کا کلمہ

جہ غلام فرید چشتی نے کہا:

> "حضرت مولانا فرمایا کرتے تھے کہ ہمارے حضرت شیخ کے تمام مریدین برگزیدہ تھے اور محبت شیخ میں اس قدر محو تھے کہ کلمہ طیبہ میں "محمد رسول اللہ" حضرت شیخ
> کے ڈر سے کہتے تھے ورنہ ان کا جی چاہتا تھا کہ شیخ کے نام کا کلمہ پڑھیں۔" [اشاراتِ فریدی ترجمہ مقابیس المجالس:ص ۶۷۱]

لیم شدہ اکابرین کا تذکرہ کرتے ہوئے مشہور بریلوی عالم و محقق عبد الحکیم شرف قادری لکھتے ہیں:

رفت حضرت خواجہ غلام فرید فاروقی چشتی قدس سرہ (چاچڑاں شریف)" [تذکرہ اکابر اہلسنت:ص ۳۲۱]

الحکیم شرف قادری بریلوی نے "اشاراتِ فریدی" (ترجمہ مقابیس المجالس) کو بھی خواجہ غلام فرید چشتی کے ملفوظات تسلیم کر رکھا ہے۔ دیکھئے تذکرہ اکابر
(ص ۲۲۳)

ں کے شیخ الحدیث و التفسیر فیض احمد اویسی نے بھی "اشاراتِ فریدی" (ترجمہ مقابیس المجالس) کوخواجہ غلام فرید چشتی کے ملفوظات تسلیم کر رکھا ہے۔ دیکھئے
السعید (ص ۶۴۔۶۵) بحوالہ تذکرہ اکابر اہلسنت (حاشیہ ص ۲۲۳)

ں کے پیر سید نصیر الدین نصیر گولڑوی (سابقہ سجادہ نشین، آستانۂ عالیہ غوثیہ مہریہ، گولڑہ شریف) لکھتے ہیں:

ن سلسلۂ چشتیہ کے نزدیک بالعموم اور بصیر پوری و سیالوی صاحب کے نزدیک بالخصوص مستند و حجت کتاب مقابیس المجالس" [لطمۃ الغیب:ص ۲۱۰]

بریلویوں کے تسلیم و توثیق شدہ نئے کلمے

یہ نہ سمجھے کہ نیا کلمہ پڑھوانے کی کسر رہ گئی ہے۔لہٰذا بریلویوں کی مصدقہ و تسلیم شدہ کتب سے ان کے ایجاد و توثیق کردہ نئے کلمے پیش خدمت ہیں۔

۱۔ شبلی رسول اللہ (نعوذ باللہ)

یوں کے سلطان المشائخ محبوب الٰہی خواجہ نظام الدین اولیاء نے فرمایا:

(http://www.islamimehfil.com/index.php?app=core&module=attach&section=attach&attach_rel_module=post&attach_id=47393)

> "ایک شخص شیخ شبلی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں آیا اور عرض کی کہ میں آپ کا مرید ہوتا ہوں۔۔۔۔(حضرت شیخ) شبلی رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا تو کلمہ طیبہ کس
> طرح پڑھتا ہے۔مرید نے جواب دیا کہ میں اس طرح پڑھتا ہوں ۔ لا الہ الااللہ محمد رسول اللہ۔ شبلی بولے اس طرح پڑھ لا الہ الااللہ شبلی رسول اللہ مرید نے فوراً اسی
> طرح پڑھ دیا۔ اس کے بعد شبلی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ شبلی آنحضرت ﷺ کے ادنیٰ چاکروں میں سے ایک ہے ۔ اللہ کے رسول تو وہی ہیں میں تو تیرے اعتقاد کا
> امتحان کر رہا تھا۔" [فوائد الفواد، پانچویں جلد آٹھویں مجلس:ص ۳۹۹]

ا خان بریلوی نے لکھا:

ے محبوب الٰہی کے ملفوظاتِ کریمہ فوائد الفواد شریف کہ حضور کے مرید رشید حضرت میر حسن علا سنجری قدس سرہ کے جمع کئے ہوئے ہیں ان میں بھی حضور کا
رشاد مذکور ہے۔۔۔" [فتاویٰ رضویہ:ج ۲۱ص ۵۶۴]

ر جگہ احمد رضا خان بریلوی نے فوائد الفواد سے اپنے حضور حضرت محبوب الٰہی خواجہ نظام الدین اولیاء کا ایک ارشاد نقل کرنے کے بعد کہا:

ممدوح کے یہ ارشاداتِ عالیہ ہمارے لیے سند کافی۔۔۔" [فتاویٰ رضویہ:ج ۲۴ص ۸۰]

یوں کے امام الاصفیاء پیر جماعت علی شاہ لاثانی کے خلیفہ مجاز حکیم محمد شریف نے لکھا:

> "شیخ شبلی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس دو شخص بیعت کے لئے حاضر ہوئے۔ایک مولوی وضع کا تھااور ایک سادہ زمیندار تھا۔ آپ نے بیعت کرنے پر مولوی صاحب سے
> فرمایا۔ کہ پڑھ لاالہ الااللہ۔ شبلی رسول اللہ۔ اس پر مولوی صاحب نے لاحول پڑھااور آپ نے جھڑک دیا۔ پھر زمیندار کی باری آئی ۔ آپ نے اس کو بھی اسی طرح
> فرمایا۔ وہ خاموش رہا۔ آپ نے زور سے فرمایا کہ بولتے کیوں نہیں ۔تم بھی مولوی صاحب سے متفق ہو۔ زمیندار بولا کہ میں تو آپ کوخدا تعالیٰ کے مقام پر سمجھ کر آیا
> تھا۔ آپ ابھی تک مقامِ نبیؐ کا ہی ذکر فرماتے ہیں۔" [منازل الابرار:ص ۱۰۶]

علی شاہ کے خلیفہ حکیم محمد شریف نے اس پورے واقعہ کو نقل کرنے کے بعد لکھا:

> "الغرض یہ چیزیں طریقت کے رموز ہیں اور درست ہیں۔عوام نہیں سمجھ سکتے۔ خواص اور سالکانِ طریقت کو ان چیزوں کو سمجھ کر عمل پیرا ہونا لازمی اور ضروری ہے۔"
> [منازل الابرار:ص ۱۰۶]

(http://www.islamimehfil.com/index.php?app=core&module=attach&section=attach&attach_rel_module=post&attach_id=47394)

پیر علی حسین شاہ نقش لاثانی کی تصدیق و تائید کے ساتھ دربارِ پیر جماعت علی شاہ لاثانی (علی پور سیداں) سے شائع ہونے والی کتاب "انوارِ لاثانی کامل"
۵۸) میں حکیم محمد شریف کو پیر جماعت علی شاہ لاثانی کا خلیفہ تسلیم کیا گیا ہے۔
علی شاہ کے خلیفہ مجاز حکیم محمد شریف نے اپنی اس کتاب کے متعلق لکھا:
ت قبلہ حکیم خادم علی صاحب مد ظلہ العالی جلوہ آرائے مطب برلب سڑک بنام گرامی خادم علی روڈ بمقام سیالکوٹ نے مجموعہ افکار فقیر کا ملاحظہ اور رموزانہ بلیغ
ئے ہوئے تہ دل سے صحت کی تاکید کی اور باشتیاق خود اشاعت کی تاکید فرمائی۔" [منازل الابرار:ص۳]
کتاب "منازل الابرار" سیالکوٹ کے مشہور بریلوی بزرگ حکیم خادم علی کی بھی تصدیق و تائید شدہ ہے اور یہ حکیم خادم علی بریلویوں کے امیر ملت پیر جماعت
ہ محدث علی پوری کے خلیفہ اور بریلوی اکابرین میں سے ہیں۔ دیکھئے تذکرہ اکابر اہلسنت (ص۱۳۵)

2۔چشتی رسول اللہ (نعوذ باللہ)

یوں کے غوث الاسلام پیر مہر علی شاہ گولڑوی نے لکھا:

> "سالک کا وجود بعینہ مظہر حقیقت محمدیہؐ ہو کر "لا الہ الااللہ چشتی (سالک) رسول اللہ" کے ترنم میں آتا ہے۔" [تحقیق الحق:ص۱۲۷]

اجہ غلام فرید چشتی لکھتے ہیں:

> "ایک شخص خواجہ معین الدین چشتی کے پاس آیا اور عرض کیا کہ مجھے اپنا مرید بنائیں۔ فرمایا کہہ لا الہ الااللہ چشتی رسول اللہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں چشتی اللہ کا
> رسول ہے۔" [فوائد فریدیہ: ص ۸۳]

غلام فرید کی کتاب "فوائد فریدیہ" کے متعلق عبد الحکیم شرف قادری نے لکھا:
ے توحید اور اعتقادی مسائل پر بہترین کتاب۔" [تذکرہ اکابر اہلسنت:ص۳۲۳]
واجہ معین الدین چشتی نے مرید ہونے کے لئے آنے والے شخص کو کہا:

(http://www.islamimehfil.com/index.php?
app=core&module=attach&section=attach&attach_rel_module=post&attach_id=47395)

> آپ نے فرمایا کہ تو کلمہ کس طرح پڑھتا ہے؟ اس نے کہا لا الہ الااللہ محمد رسول اللہ۔ آپ نے فرمایا یوں کہو! لا الہ الااللہ چشتی رسول اللہ۔ اس نے اسی طرح کہا۔ خواجہ
> احب نے اسے بیعت کر لیا اور خلعت و نعمت دی اور بیعت کے شرف سے مشرف کیا۔"
> وائد السالکین:ص۲۷]

عد موجود ہے کہ خواجہ معین الدین چشتی نے وضاحت کی کہ کلمہ اصلی وہی ہے جو پہلا تھا اور چشتی رسول اللہ کا کلمہ صرف مرید کا اعتقاد جانچنے کے لئے
کر پڑھایا گیا۔ نیز چشتی رسول اللہ کا کلمہ پڑھانے اور مرید کا اسے پڑھ لینے کے متعلق کہا:

> چونکہ تو مرید ہونے کیلئے آیا ہے اور تجھے مجھ پر یقین کامل تھا۔ اس لئے فوراً تو نے ایسا کہہ دیا اس لئے سچا مرید ہو گیا۔ اور درحقیقت مرید کا صدق بھی ایسا ہی ہونا
> ہئے کہ اپنے پیر کی خدمت میں صادق اور راسخ رہے۔" [فوائد السالکین:ص۲۷]

ی معروف تنظیم "دعوتِ اسلامی" کے علماء و محققین پر مشتمل مجلس المدینۃ العلمیہ نے "فوائد السالکین" کو خواجہ معین الدین چشتی کے خلیفہ خواجہ قطب
یار کاکی کے ملفوظات تسلیم کر رکھا ہے۔ دیکھئے ملفوظات اعلیٰ حضرت مع تخریج و تسہیل (ص۴۲)
کے ترجمان مسلک اعلیٰ حضرت حسن علی رضوی نے خواجہ غلام فرید کی کتاب "فوائد فریدیہ" سے پیش کیے گئے "چشتی رسول اللہ" کے کفریہ کلمہ کی وضاحت

ہ غلام فرید علیہ الرحمۃ پر کیا اعتراض ہے جبکہ یہ کلمہ اپنی تفصیل کے ساتھ "فوائد السالکین" ملفوظات خواجہ قطب الدین بختیار کاکی مرتبہ خواجہ بابا فرید الدین
ں موجود ہے۔" [برق آسمانی بر فتنہ شیطانی:ص۱۳۸]
ں کے زبدۃ العارفین میر عبدالواحد بلگرامی نے خواجہ معین الدین چشتی کے حوالے سے لکھ رکھا ہے کہ بیعت کی غرض سے حاضر ہونے والے شخص کے کمال
ر صدق کو آزمانے کے لیے کہا گیا:

> گر تم کہو کہ "لا الہ الااللہ چشتی رسول اللہ" تو میں تمہیں مرید کر لوں۔ وہ شخص چونکہ دھن کا پکا اور سچا تھا اس نے فوراً اقرار کر لیا۔ خواجہ نے بیعت کے لیے اسے
> ہاتھ دیا اور اسے بیعت کر لیا۔" [سبع سنابل:ص۲۷۸۔۲۷۹]

(http://www.islamimehfil.com/index.php?
app=core&module=attach&section=attach&attach_rel_module=post&attach_id=47396)

بدالواحد بلگرامی نے چشتی رسول اللہ کا کلمہ پڑھانے اور مرید کا اسے پڑھ لینے کے متعلق کہا:

> "لہذا پیر کے ساتھ صدق یہی ہے کہ ظاہر و باطن کی کسی حالت پر زرہ برابر اعتراض نہ کرے۔" [سبع سنابل:ص۲۷۹]

اگر پیر اپنے نام کا کلمہ بھی پڑھائے تو مرید کو چاہئے کہ پڑھ لے اور اپنے پیر پر اعتراض نہ کرے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

یوں کے امام احمد رضا خان بریلوی نے لکھا:

سادات بلگرام حضرت مرجع الفریقین ، مجمع الطریقین ،حبر شریعت،بحر طریقت،بقیۃ السلف،حجۃ الخلف سیدنا و مولانا میر عبدالواحد حسینی زیدی واسطی بلگرامی قدس اللہ سرہ السامی نے کتاب مستطاب سبع سنابل شریف تصنیف فرمائی کہ بارگاہ عالم پناہ حضور سید المرسلین ﷺ میں موقع قبولِ عظیم پر واقع ہوئی۔" [فتاوی یہ:ج۲۸ص۴۸۴۔۴۸۵]

یکھئے فتاوی رضویہ(ج۱۴ص۶۵۷)

حکیم شرف قادری بریلوی نے لکھا:

سنابل عمدہ ترین کتابے است در عقائد و تصوف۔۔۔ عظیم ترین امتیاز کہ سبع سنابل را حاصل شد این است کہ درگاہ محبوب رب العالمین صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ل و منظور شد۔" [عظمتوں کے پاسبان:ص۱۶]

فارسی عبارت کا سلیس مطلب یہی ہے کہ (میر عبدالواحد بلگرامی کی کتاب) سبع سنابل عقائد و تصوف کی عمدہ ترین کتاب ہے اور اس کا عظیم ترین امتیاز یہ کہ سبع ل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ سے قبول و منظور شدہ ہے۔

3۔انگریز رسول اللہ (نعوذ باللہ)

یوں کے شیر ربانی شیر محمد شرقپوری نے غصہ میں آ کر ایک نوجوان کو کہا:

> "کہو لا الہ الااللہ انگریز رسول اللہ ، لا الہ الااللہ لندن کعبۃ اللہ۔۔۔" [انقلاب الحقیقت :ص۱۳۱، احوال مقدسہ:ص۵۰، منبع انوار:ص۸۱]

ب انقلاب الحقیقت مولفہ صاحبزادہ عمر بیربلوی خلیفہ مجاز شیر محمد شرقپوری

(http://www.islamimehfil.com/index.php?app=core&module=attach&section=attach&attach_rel_module=post&attach_id=47397)

ل مقدسہ مولفہ قاضی ظہور احمد اختر۔ اس کتاب پر بریلویوں کے مشہور و معروف عالم دین محمد منشاء تابش قصوری کی تقریظ اور مولف و کتاب کی تعریف و ں موجود ہے۔

انوار مرتبہ صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری

نبوت اسلام و ایمان کا انتہائی اہم و بنیادی عقیدہ ہے۔ مگر فرقہ بریلویہ کی انتہائی معتبر و مستندکتب میں اس کے صریح مخالف و معارض عقائد و نظریات کی ی تعداد پائی جاتی ہے۔ جس کے کافی ثبوت مع مکمل حوالہ جات پیش کر دیے گئے ہیں۔

د شبلی رسول اللہ"، "لا الہ الااللہ چشتی رسول اللہ" اور "لا الہ الااللہ انگریز رسول اللہ" کے صریح کفریہ و گستاخانہ کلمات کی باطل تاویل میں کسی قسم کا غلبہ یا مستی کا مردود بہانہ بھی فضول اور ناقابلِ قبول ہے۔ کیونکہ ان تینوں کفریہ و گستاخانہ کلمات کے پڑھانے اور پڑھنے والوں کا ان خبیث کلمات کو جان بوجھ رید کے صدق اور اعتقاد کو آزمانے یا محض اپنا غصہ دکھانے کے لئے بلا اکراہ پڑھنا پڑھانا مذکور ہے۔ نیز ان کو نقل کرنے والوں نے بھی بطور استدلال و طور حجت ان کفریہ و گستاخانہ کلمات کو پیش کر رکھا ہے۔

الدین سیالوی بریلوی نے لکھا:

عبارات میں تصریح ہے کہ گستاخانہ کلمات بولنے والا جو مراد بھی بیان کرے اس سے حکم کفر ٹل نہیں سکتا۔ جو آدمی کہہ رہا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں بھی بتلائے پھر بھی فقہاء اس کو کافر سمجھ رہے ہیں۔" [عبارات اکابر کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ:ج۱ص۳۶۵]

، شبلی و انگریز رسول اللہ" کے صریح کفریہ و گستاخانہ کلمات کہنے والے اور ان کو صحیح سمجھنے والے چاہے جو مرضی بہانے بنائیں اور جو مرضی اپنی مراد بیان کفریہ و گستاخانہ کلمات کہنے کی وجہ سے ان پر جو حکم کفر عائد ہوتا ہے ہرگز ٹلنے والا نہیں۔

الدین سیالوی بریلوی نے ایک اور جگہ لکھا:

ت بھی ذہن میں رکھنی چاہئے کہ جب ایک آدمی کفریہ کلمہ بولے اور کچھ لوگ اس کی تائید کریں اور اس کو کفر نہ سمجھیں تو وہ کفریہ کلمہ سب کی طرف گا اور یہی سمجھا جائے گا کہ سب کا یہی عقیدہ ہے۔" [عبارات اکابر کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ:ج۲ص۵۰]

ل اصول سے بھی معلوم ہوا کہ "چشتی ، شبلی و انگریز رسول اللہ" کے صریح کفریہ و گستاخانہ کلمات کہنے والے اور ان کو بطور تائید و حجت نقل کرنے والے اور کفریہ کلمات کو کفر نہ سمجھنے والے سب کے سب اس جرم میں شریک ہیں اور یہ کفر و گستاخی ان سب کا عقیدہ سمجھی جائے گی۔

(http://www.islamimehfil.com/index.php?app=core&module=attach&section=attach&attach_rel_module=post&attach_id=47398)

ضا خان بریلوی نے لکھا:

ں بیہوشی میں اگر کسی سے کفر کی کوئی بات نکل جائے اسے بوجہ بیہوشی کافر نہ کہیں گے نہ سزائے کفر دیں گے، مگر نبی صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی شانِ اقدس
تاخی وہ کفر ہے کہ نشہ کی بیہوشی سے بھی صادر ہوا تو اسے معافی نہ دیں گے۔" [فتاویٰ رضویہ: ج۱۴ص۳۰۱]

میر الدین سیالوی بریلوی نے لکھا:

سلسلہ میں گزارش ہے کہ ایک ہے باقی کلمات کفر کا حکم اور ایک ہے سرکار(ﷺ) کی شان میں گستاخی کرنے کا حکم ۔ تو جو آدمی سرکار کی شان میں گستاخی
گا وہ چاہے نشہ میں ہو یا اس کی زبان قابو میں نہ ہو پھر بھی اس کو کافر سمجھا جائے گا۔" [عبارات اکابر کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ: ج۲ص۳۸۶]

یلوی اصولوں سے واضح ہوا کہ نبی ﷺ کی شان میں گستاخی اور توہین دوسرے کلمات کفر کی طرح نہیں بلکہ اس کا حکم باقی کفریات سے کہیں زیادہ درجہ سخت
باقی کلمات کفر کا مرتکب اگر ہوش میں نہ ہو تو کافر قرار دیا جائے گا نہ کفر کی سزا پائے گا مگر جو شخص نبی ﷺ کی گستاخی و توہین کا مرتکب ہو چاہے ہوش میں
یا اس کی زبان قابو میں نہ ہو تب بھی معافی و خلاصی نہیں پا سکتا اور کفر کا مرتکب و کافر سمجھا جائے گا۔ اور جو جان بوجھ کر اس کفر و گستاخی کا مرتکب ہو اس کا
س قدر سنگین ہو گا جاننا مشکل نہیں۔

پنے تسلیم شدہ اصولوں کے باوجود بریلوی حضرات اگر "چشتی ، شبلی و انگریز رسول اللہ" جیسے سنگین کفریہ و گستاخانہ کلمات کی من گھڑت باتوں کے سہارے تاویل
اور ان کے قائلین کا دفاع کریں تو یہ سوائے گمراہی و ضلالت کے کچھ نہیں۔ اللہ تعالی ہمیں ایسے تمام کفریہ و گستاخانہ کلمات اور ان کی تائید سے اپنی پناہ میں
ور صرف سلف صالحین کے منہج کے مطابق کتاب و سنت کو اپنا عقیدہ و عمل بنانے کی توفیق سے نوازے، آمین یا رب العالمین۔

(http://www.islamimehfil.com/index.php?
app=core&module=attach&section=attach&attach_rel_module=post&attach_id=47399)

میرے مخالف حضرت عیسیٰ ابن مریمؑ کی نسبت کہتے ہیں کہ وہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد دوبارہ
دنیا میں آئیں گے۔ اور چونکہ وہ نبی ہیں اس لئے اُنکے آنے پر بھی وہی اعتراض ہوگا جو مجھ پر کیا جاتا ہے۔ یعنی
یہ کہ خاتم النبیین کی مہر ختمیت ٹوٹ جائے گی۔ مگر میں کہتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد
جو درحقیقت خاتم النبیین تھے مجھے رسول اور نبی کے لفظ سے پکارے جانا کوئی اعتراض کی بات
نہیں اور نہ اس سے مہر ختمیت ٹوٹتی ہے۔ کیونکہ میں بارہا بتلا چکا ہوں کہ میں بموجب آیت وَاٰخَرِیْنَ
مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ[1] بروزی طور پر وہی نبی خاتم الانبیاء ہوں۔ اور خدا نے آج سے بیس برس
پہلے براہین احمدیہ میں میرا نام محمدؐ اور احمدؐ رکھا ہے۔ اور مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود قرار دیا
ہے۔ پس اس طور سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم الانبیاء ہونے میں میری نبوت سے
کوئی تزلزل نہیں آیا۔ کیونکہ ظل اپنے اصل سے علیحدہ نہیں ہوتا۔ اور چونکہ میں ظلی طور پر محمد ہوں
صلی اللہ علیہ وسلم پس اس طور سے خاتم النبیین کی مہر نہیں ٹوٹی۔ کیونکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت محمدؐ
تک ہی محدود رہی۔ یعنی بہرحال محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی نبی رہے نہ اور کوئی۔ یعنی جب کہ میں بروزی طور
پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہوں اور بروزی رنگ میں تمام کمالات محمدی مع نبوت محمدیہ کے میرے
آئینہ ظلیت میں منعکس ہیں تو پھر کونسا الگ انسان ہوا جس نے علیحدہ طور پر نبوت کا دعویٰ کیا۔
بھلا اگر مجھے قبول نہیں کرتے تو یوں سمجھ لو کہ مہدی موعود خَلق اور خُلق میں ہم رنگ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم ہوگا اور اس کا اسم آنجنابؐ کے اسم سے مطابق ہوگا۔ یعنی اس کا نام بھی محمدؐ اور
احمدؐ ہوگا اور اُن کے اہلبیت میں سے ہوگا※ اور بعض حدیثوں میں ہے کہ مجھ میں سے ہوگا۔ یہ عمیق
اشارہ اس بات کی طرف ہے کہ وہ روحانیت کے رُو سے اسی نبی میں سے نکلا ہوگا اور اسی کی رُوح کا
روپ ہوگا۔ اس پر نہایت قوی قرینہ یہ ہے کہ جن الفاظ کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلق بیان
کیا۔ یہاں تک کہ دونوں کے نام ایک کر دیئے ان الفاظ سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم اس موعود کو اپنا بروز بیان فرمانا چاہتے ہیں جیسا کہ حضرت موسیٰؑ کا یشوع ابن نون تھا۔ اور بروز

※ حاشیہ۔ یہ بات میرے اجداد کی تاریخ سے ثابت ہے کہ ایک دادی ہماری شریف خاندان سادات سے اور
بنی فاطمہ میں سے تھی۔ اسکی تصدیق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی کی اور خواب میں مجھے فرمایا کہ
سلمان منّا اهل البیت علیٰ مشرب الحسن میرا نام سلمان رکھا یعنی دو سلم۔ اور
سلم عربی میں صلح کو کہتے ہیں یعنی مقدر ہے کہ دو صلح میرے ہاتھ پر ہونگی۔ ایک اندرونی جو اندرونی بغض
اور عناد کو دور کریگی۔ دوسری بیرونی کہ جو بیرونی عداوت کے وجوہ کو پامال کرکے اور اسلام کی عظمت

۸

[1] الجمعۃ : ۴

یک غلطی کا ازالہ

از

حضرت مسیح موعود علیہ السلام

(http://www.islamimehfil.com/index.php?app=core&module=attach&section=attach&attach_rel_module=post&atta

استحباب وہ فعل جب کہ فی نفسہ خود ہی نیک ہے یا مسلمان نے اسے نیت حسن محمود سے کیا تو رسول اللہ ﷺ کے ارشاد سے داخل سنت ہے اگر چہ اس سے پہلے کسی نے نہ کیا ہو جیسا کہ حدیث من سن فی الاسلام سنۃ حسنۃ وعبارات ائمہ سے گزرا والحمد للہ رب العلمین تعظیم حضور پرنور ﷺ مدار ایمان ہے اس کا منکر قطعاً کافر مگر یہ نفس تعظیم میں ہے افعال تعظیمیہ میں جس کا ثبوت ضروریات دین سے ہے جیسے درود وسلام اس کا منکر مرتد کافر یا جس کا ثبوت قطعی ہو اگر چہ بدیہی نہ ہو ائمہ حنفیہ اسے بھی کافر کہیں گے بغیر اس کے تکفیر کی گنجائش نہیں خصوصاً ایک نو پیدا بات جس میں منکر کو شبہہ بدعت یہ اس کے لیے ہے جس کا انکار بر بنائے وہابیت نہ ہو ورنہ وہابیہ پر خود ہی صد ہا وجہ سے کفر لازم اور ان کے انکار کا منشا بھی وہی ہوتا ہے کہ ان کے سینے توہین سے پر اور تعظیم مصطفےٰ ﷺ ان کے دلوں پر شاق قل موتوا بغیظکم ان اللہ علیم بذات الصدور واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۸۰: حضور پرنور سیدنا غوث اعظم حضور اقدس وانور سید عالم ﷺ کے وارث کامل ونائب تام وآئینہ ذات ہیں کہ حضور پرنور ﷺ مع اپنی جمیع صفات جمال وجلال و کمال وافضال کے ان میں متجلی ہیں جس طرح ذات عزت احدیت مع جملہ صفات و نعوت جلالت آئینہ محمدی ﷺ میں تجلی فرما ہے من رانی فقد رأی الحق تعظیم غوثیت عین تعظیم سرکار رسالت ہے اور تعظیم سرکار رسالت عین تعظیم حضرت عزت ہے جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور یہ مثل صلاۃ بالاستقلال ان تعظیموں میں نہیں جن کو شرع مطہر نے شانِ نبوت سے خاص فرما دیا ہو تو وہی آیات واحادیث وارشادات ائمہ قدیم و حدیث اس کے جواز میں بھی کافی کفانا الکافی فی الدارین۔ وصلی وسلم علی سید الکونین۔ والہ وصحبہ وغوث الثقلین۔ وحزبہ وامتہ کل حین واین عدو کل اثر وعین والحمد للہ رب النشأتین واللہ سبحنہ و تعالیٰ اعلم۔ بنو وعلم جل مجدہ اتم واحکم۔

السنیۃ الانیقہ فی فتاوی افریقہ

اعلیٰ حضرت مولانا
شاہ محمد احمد رضا قادری بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

مکتبہ نوریہ رضویہ گلبرگ اے فیصل آباد


(http://www.islamimehfil.com/index.php?app=core&module=attach&section=attach&attach_rel_module=post&atta

دوسرا سوال جواب طلب

اگر صرف مقام فنا فی الرسول ہی کا قادیانی کو رسول اور نبی کہلانے کی اجازت دیتا ہے۔ تو کیا وجہ ہے کہ صدیق اکبرؓ نے جس کی شان میں لوکنت متخذ اخلیلا لاتخذت ابابکر خلیلا[1] فرمایا گیا۔ اور ایسا ہی عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے باوجود لقب محدثیت کے اور عثمانؓ نے باوجود کمال اتباع صوری ومعنوی کے اور علی مرتضےٰؓ نے باوجود بشارت انت منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ کے اور سید اشباب اہل الجنۃ حسنینؓ نے جن کا مجموعہ جمال باکمال آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا آئینہ تھا رسول اور نبی کہلوانے پر جرأت نہ کی۔ اور ہزارہا اہل اللہ جن کے فانی فی الرسول ہونے پر اُن کے سایہ کا گم ہوجانا بھی شہادت دیتا تھا کسی نے نبی اور رسول نہیں کہلوایا۔ قطب الاقطاب سیدنا الغوث الاعظم رضی اللہ عنہ مکالمات الٰہیہ میں سے کسی مکالمہ میں باوجود شان (خضنا بحراً لم یقف علی ساحلہ الانبیاء)[2] کے یعنی فینا فی النبی الامی الذی ھو کالبحر فی السخاء (نبی) اور (رسول) کے لفظ سے نہ پکارے گئے۔ یہ سب تو اسی قاعدہ مسلمہ میں محدود رہے کہ الولی لایبلغ درجۃ النبی اور قادیانی صاحب باوجود او صاف مذکورہ عن مقام الفنا کے نبوت تک پہنچ گئے بلکہ الوہیت مستقلہ متقابلہ لالوہیۃ الباری عزّ اسمہ بھی العیاذ باللہ حاصل کر لی۔ چنانچہ اپنی تالیف کتاب البریہ کے صفحہ ۹۰ سطر ۴ پر لکھتے ہیں کہ اور اس حالت میں میں یوں کہہ رہا تھا کہ ہم ایک نیا نظام اور نیا آسمان اور نئی زمین چاہتے ہیں سو میں نے پہلے تو آسمان اور زمین کو اجمالی صورت میں پیدا کیا جس میں کوئی ترتیب اور تفریق نہ تھی۔ پھر میں نے منشاء حق کے موافق اس کی ترتیب و تفریق کی۔ اور میں دیکھتا تھا کہ میں اس کے خلق پر قادر ہوں۔ پھر میں نے آسمان دنیا کو پیدا کیا اور کہا اِنَّا زَیَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْیَا بِمَصَابِیْحَ پھر میں نے کہا اب ہم انسان کو مٹی کے خلاصہ سے پیدا کریں گے۔ پھر میری حالت کشف سے الہام کی طرف منتقل ہوگئی۔ الخ۔ اس عبارت مسطورہ میں ہم ناظرین کی صرف اسی طرف توجہ دلاتے ہیں کہ وہ آسمان دنیا جس کو قادیانی صاحب نے پیدا کیا ہے۔ وہ کہاں ہے اگر کہیں رکھا ہے تو پتہ بتلا دیں۔ ورنہ یہ کشف اپنی غیر واقعی اور محض از قبیل اضغاث احلام ہونے پر صاف شہادت دے رہا ہے۔ کیا ایسے ہی مکاشفات والہامات غیر واقعیہ قادیانی صاحب کی نبوت ورسالت کی چھت کے لیے شہتیر بن سکتے ہیں؟ ہاں بدیں وجہ ہو سکتے ہیں کہ خیالی چھت کی شہتیریں بھی خیالی ہونی چاہئیں۔

[1] حسن بن علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ ایھا الناس من عرفنی فقد عرفنی ومن لم یعرفنی فانا الحسن بن علی وانا ابن النبی وانا ابن الوصی وانا ابن البشیر وانا ابن النذیر وانا ابن الداعی الی اللہ باذنہ وانا ابن السراج المنیر وانا من اہل البیت الذی کان جبرائیل ینزل الینا ویصعد من عندنا وانا من اہل البیت الذین اذھب اللہ عنھم الرجس وطھرھم تطھیرا وانا من اہل البیت الذی افترض اللہ مودتھم علی کل مسلم فقال تبارک وتعالیٰ وَمَنْ یَّقْتَرِفْ حَسَنَۃً نَّزِدْ لَہٗ فِیْھَا حُسْنًا فاقتراف الحسنۃ مودتنا اہل البیت۔ (ازالۃ الخفاء)

[2] یعنی ہم ایسے سمندر میں غوطہ زن ہوئے جس کے کنارے پر انبیاء علیہم السلام نہ ٹھیرے۔ سمندر سے مراد حضور علیہ السلام کی ذات ہے جو سخاوت میں سمندر کی طرح ہے اور غوطہ زنی سے مراد فناء کامل ہے جو بوجہ کمال اتباع نصیب ہوتی ہے۔ ۱۲۔ فیض

تَّرْفَعَهُ اللّٰهُ اِلَیْهِ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِیْزًا حَكِیْمًا ۝ (قرآن حکیم)
علیہ السلام کو قتل نہیں کیا بلکہ اللہ نے اُن کو اپنی طرف اٹھا لیا اور اللہ غالب حکمت والا ہے

سیفِ چشتیائی

تصنیفِ لطیف
رئیس العارفین حضرت سید پیر مہر علی شاہ صاحب گیلانی

بایماء
سید پیر غلام محی الدین شاہ صاحب قدس سرہٗ

باہتمام
سید پیر غلام معین الدین شاہ صاحب قدس سرہٗ
و
سید پیر شاہ عبدالحق صاحب مدظلہ العالی


(http://www.islamimehfil.com/index.php?app=core&module=attach&section=attach&attach_rel_module=post&atta

تنظیمی و تحریکی مجلہ انوار رضا جوہر آباد (69) تاجدار بریلی نمبر 2003ء

ختم نبوت اور امام احمد رضا خاں رحمہ اللہ تعالٰی

محقق العصر مفتی محمد خاں قادری

الحمد للہ رب العالمین و الصلوۃ والسلام علی خاتم النبیین و علی آلہ و اصحابہ اجمعین.

اسلام کے بنیادی عقائد میں سے ایک عقیدہ یہ بھی ہے۔ کہ حضور ﷺ آخری نبی ہیں۔ان کے بعد کسی قسم کا کوئی ظلی نبی نہیں آسکتا۔ جو شخص اس کے خلاف عقیدہ رکھے۔اور یہ کہے اور مانے کہ آپ کے بعد نیا نبی آسکتا ہے۔وہ دائرہ اسلام سے خارج ہو جائے گا۔

اللہ تعالٰی نے قرآن مجید میں اسی عقیدہ کا واضح اور دوٹوک الفاظ میں اعلان فرمایا ہے۔

ماکان محمد ابا احد من رجالکم و لکن رسول اللہ و خاتم النبیین و کان اللہ بکل شی علیما (الاحزاب)

حضور ﷺ نے متعدد ارشادات عالیہ میں اس عقیدہ کی تصریح فرمائی۔

مسلم شریف میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے۔ مجھے اللہ تعالٰی نے دیگر انبیاء پر چھ فضیلتیں عطا فرما رکھیں ہیں۔

۱۔ مجھے جامع کلمات سے نوازا گیا ہے۔۲۔مخالفین کے دل میں میرا رعب ڈال دیا گیا ہے۔ ۳۔میرے لیے مال غنیمت کو حلال فرما دیا۔۴۔ میری خاطر تمام زمین کو پاک اور جائے سجدہ بنادیا ہے۔۵۔ مجھے تمام مخلوق کا نبی بنایا گیا ہے۔۶۔ مجھ پر انبیاء کا اختتام کردیا ہے

بخاری و مسلم ،ترمذی اور مسند احمد میں حضرت جابر بن عبداللہ، حضرت ابو ہریرۃ اور حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری اور دیگر تمام انبیاء کی مثال ایک عمدہ محل کی ہے۔ جسے بنایا گیا مگر اس میں ایک اینٹ کی جگہ خالی چھوڑ دی گئی۔اسے ہر کوئی دیکھنے والا یہی کہتا کاش! یہاں اینٹ رکھ کر اسے مکمل کردیا گیا ہوتا۔

ترجمہ: میں نے آ کر وہ جگہ پر کر دی۔ عمارت نبوت میری وجہ سے مکمل ہو گئی۔اور مجھ پر

(http://www.islamimehfil.com/index.php?app=core&module=attach&section=attach&attach_rel_module=post&atta

سوال نمبر ۴۲ تا ۴۶: کیا فرماتے علمائے دین ان اقوال کے باب میں۔

اول ایک رسالہ میں لکھا ہے کہ شب معراج میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت پیران پیر رحمتہ اللہ علیہ نے عرش معلیٰ پر اپنے اوپر سوار کر کے پہنچایا یا کاندھا دے کر اوپر جانے کی معاونت کی یعنی یہ کام اوپر جانے کا براق اور جبرائیل علیہ السلام اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے انجام کو نہ پہنچا۔ حضرت غوث الاعظم رحمتہ اللہ علیہ وسلم نے یہ مہم سرانجام کو پہنچائی ؟

دوسری: یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر میرے بعد نبی ہوتا تو پیران پیر ہوتے ؟

تیسری: یہ کہ زنبیل ارواح کی حضرت عزرائیل علیہ السلام سے حضرت پیران پیر نے چھین لی تھی۔

چوتھی: یہ کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا نے حضرت غوث الاعظم کی روح کو دودھ پلایا ہے؟

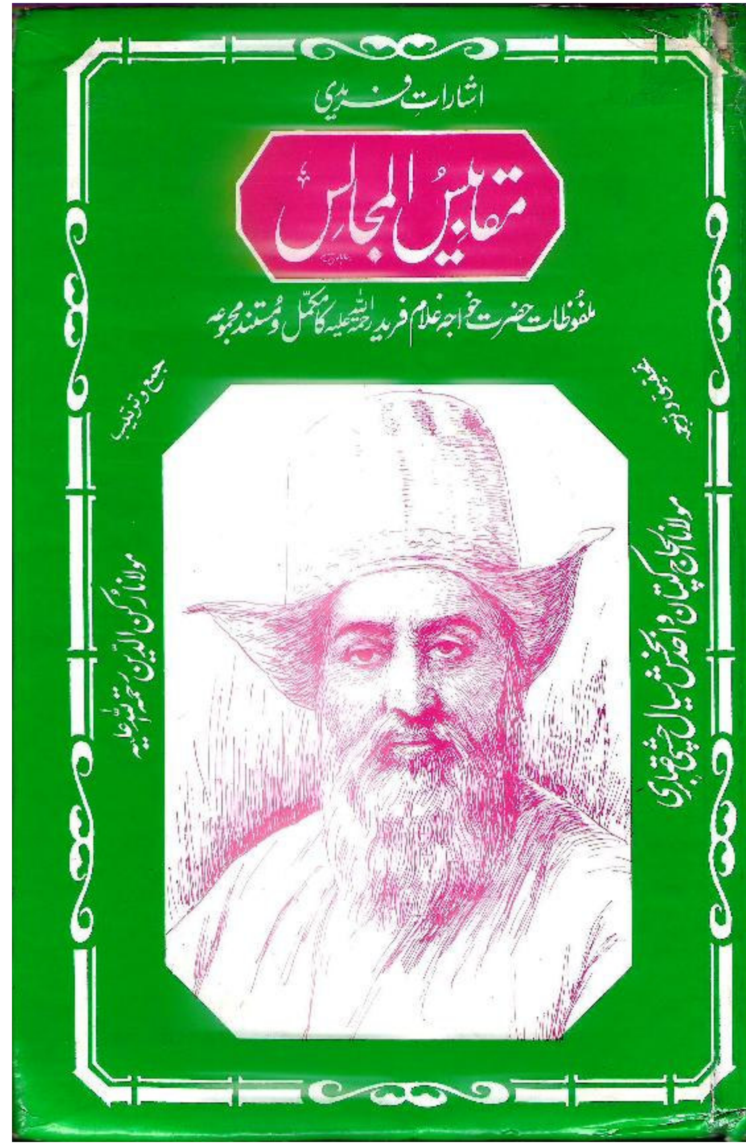
پانچویں: اکثر عوام کے عقیدہ میں یہ بات جمی ہوئی ہے کہ حضرت غوث الاعظم رحمتہ اللہ علیہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے بھی زیادہ مرتبہ رکھتے ہیں۔ان اقوال کا کیا حال ہے۔ مفصل بیان فرما کر اجر عظیم اور ثواب کریم پائے اور رفع نزاع بین الفریقین فرمائیں؟

الجواب: اللھم لک الحمد فقیر غفر اللہ تعالٰی لہ کلمات چند مجمل و سودمند گزارش کرے کہ اگرچہ فریقین میں کسی کو پسند نہ آئیں مگر بعونہ تعالٰی حق و انصاف ان سے متجاوز نہیں۔ والحق ان یتبع و اللہ الھادی الی صراط مستقیم یہ قول کہ اگر نبوت ختم نہ ہوتی تو حضور غوث پاک رضی اللہ تعالٰی عنہ نبی ہوتے اگرچہ اپنے مفہوم شرطی پر صحیح و جائز اطلاق ہے کہ بے شک مرتبہ علیہ رفیعہ حضور پرنور رضی اللہ تعالٰی عنہ ظل مرتبہ نبوت ہے۔ خود حضور معلٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جو قدم میرے جد اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اٹھایا میں نے وہی قدم رکھا سوا اقدام نبوت کے کہ ان میں غیر نبی کا حصہ نہیں

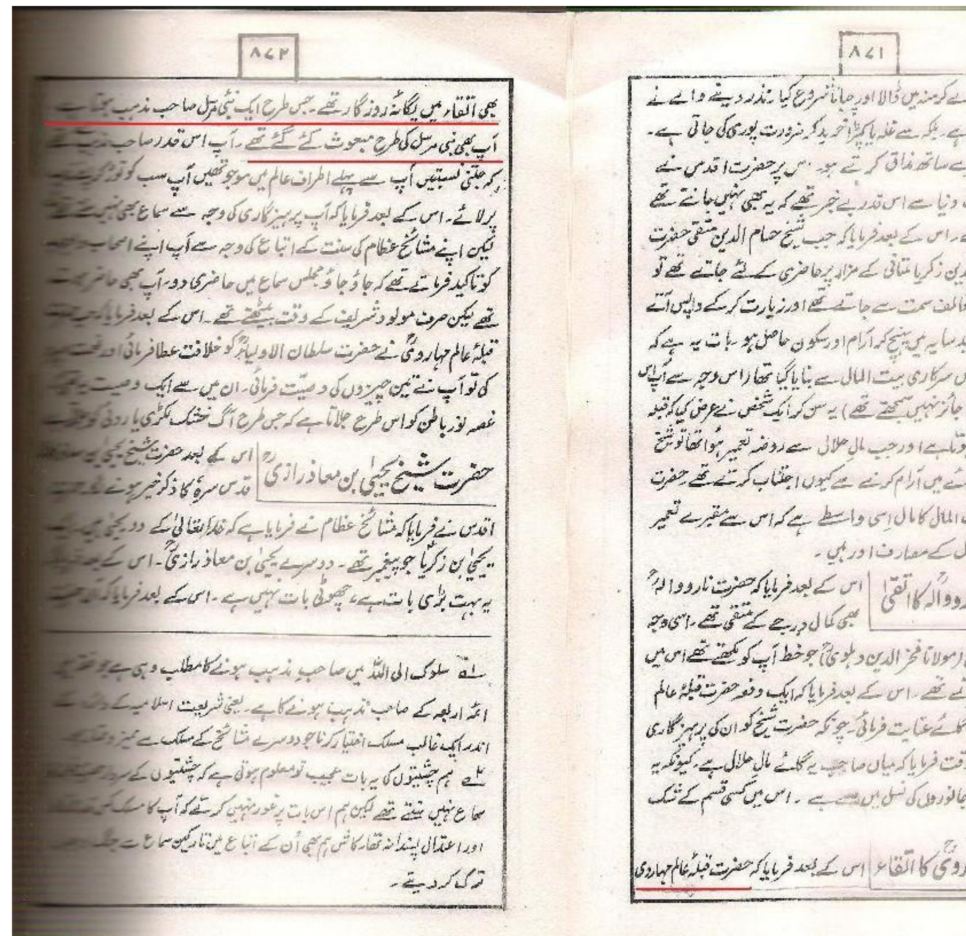
از نبی برداشتن گام از تو بنہادن قدم غیر اقدام النبوۃ سد ممشا بالختام

اور جواز اطلاق یوں کہ خود حدیث میں امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کے لئے وارد ولو کان بعدی نبی فکان عمر بن الخطاب میرے بعد نبی ہوتا تو عمر

(http://www.islamimehfil.com/index.php?app=core&module=attach&section=attach&attach_rel_module=post&atta



(http://www.islamimehfil.com/index.php?app=core&module=attach&section=attach&attach_rel_module=post&attach_id=47405)



ے کر منہ میں ڈالا اور چبانا شروع کیا۔ نذرانہ دینے والے نے
ہے۔ بلکہ سے غلہ یا کپڑا خرید کر ضرورت پوری کی جاتی ہے۔
سے ساتھ مذاق کرتے ہو۔ اس پر حضرت اقدس نے
دنیا سے اس قدر بے خبر تھے کہ یہ بھی نہیں جانتے تھے
ے۔ اس کے بعد فرمایا کہ جب شیخ حسام الدین ملتقی حضرت
دین زکریا ملتانی کے مزار پر حاضری کے لئے جاتے تھے تو
مخالف سمت سے جاتے تھے اور زیارت کرکے واپس آتے
ید سایہ میں پہنچ کر آرام اور سکون حاصل ہو۔ بات یہ ہے کہ
ن سرکاری بیت المال سے بنایا گیا تھا۔ اس وجہ سے آپ اس
جائز نہیں سمجھتے تھے) یہ سن کر ایک شخص نے عرض کیا کہ قبلہ
ہوتا ہے اور جب مال حلال سے روضہ تعمیر ہوا تھا تو شیخ
ئے میں آرام کرنے سے کیوں اجتناب کرتے تھے۔ حضرت
المال کا مال اسی واسطے ہے کہ اس سے مقبرے تعمیر
ل کے مصارف اور ہیں۔

روواله رح کا تقویٰ | اس کے بعد فرمایا کہ حضرت نارووالہ رح بھی کمال درجے کے متقی تھے۔ اسی وجہ

ا مولانا فخر الدین دہلوی رح جو خط آپ کو لکھتے تھے اس میں
نے تھے۔ اس کے بعد فرمایا کہ ایک دفعہ حضرت قبلۂ عالم
گائے عنایت فرمائی۔ چونکہ حضرت شیخ کو ان کی پرہیزگاری
وقت فرمایا کہ میاں صاحب یہ گائے مال حلال ہے۔ کیونکہ یہ
جانوروں کی نسل میں سے ہے۔ اس میں کسی قسم کے شک

روی رح کا اتقاء | اس کے بعد فرمایا کہ حضرت قبلۂ عالم مہاروی

بھی اتقاء میں یگانۂ روزگار تھے۔ جس طرح ایک نبی مرسل صاحب مذہب ہوتا ہے
آپ بھی نبی مرسل کی طرح مبعوث کئے گئے تھے۔ آپ اس قدر صاحب مذہب
کہ جتنی نسبتیں آپ سے پہلے اطراف عالم میں موجود تھیں آپ سب کو توڑ کر
پر لائے۔ اس کے بعد فرمایا کہ آپ پرہیزگاری کی وجہ سے سماع بھی نہیں سنتے
لیکن اپنے مشائخ عظام کی سنت کے اتباع کی وجہ سے آپ اپنے اصحاب
کو تاکید فرماتے تھے کہ جاؤ جاؤ مجلس سماع میں حاضری دو۔ آپ بھی حاضر
تھے لیکن صرف مولود شریف کے وقت بیٹھتے تھے۔ اس کے بعد فرمایا کہ
قبلۂ عالم مہاروی رح نے حضرت سلطان الاولیاء رح کو خلافت عطا فرمائی اور
کی تو آپ نے تین چیزوں کی وصیت فرمائی۔ ان میں سے ایک وصیت یہ
غصہ نور باطن کو اس طرح جلاتا ہے کہ جس طرح آگ خشک لکڑی یا روئی کو

حضرت شیخ یحییٰ بن معاذ رازی رح | اس کے بعد حضرت شیخ یحییٰ ... قدس سرہٗ کا ذکر خیر ہونے

اقدس نے فرمایا کہ مشائخ عظام نے فرمایا ہے کہ خدا تعالیٰ کے دو یحییٰ
یحییٰ بن زکریا جو پیغمبر تھے۔ دوسرے یحییٰ بن معاذ رازی رح۔ اس کے بعد
یہ بہت بڑی بات ہے، چھوٹی بات نہیں ہے۔ اس کے بعد فرمایا کہ

---

[1] سلوک الی اللہ میں صاحب مذہب ہونے کا مطلب وہی ہے جو
ائمہ اربعہ کے صاحب مذہب ہونے کا ہے۔ یعنی شریعت اسلامیہ کے
اندر ایک غالب مسلک اختیار کرنا جو دوسرے مشائخ کے مسلک سے ممیز

[2] ہم چشتیوں کی یہ بات عجیب تو معلوم ہوتی ہے کہ چشتیوں کے
سماع نہیں سنتے تھے لیکن ہم اس بات پر غور نہیں کرتے کہ آپ کا مسلک
اور اعتدال پسند نہ تھا کاش ہم بھی اُن کے اتباع میں تارکین سماع
ترک کر دیتے۔

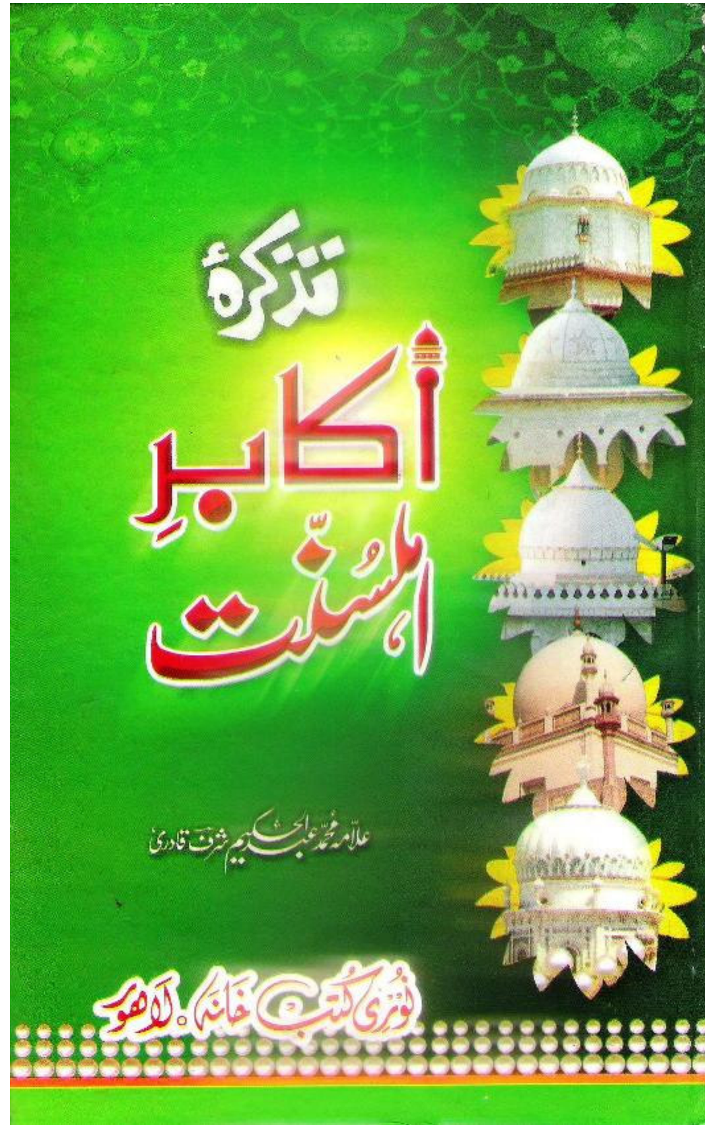
(http://www.islamimehfil.com/index.php?app=core&module=attach&section=attach&attach_rel_module=post&atta

جہ آپ کا معمول تھا۔ لیکن اس کے باوجود آپ کے فیضِ توجہ سے لاکھوں آدمی مستفیض
ور سینکڑوں خلافت سے مشرف ہو کر صاحب سلسلہ ہوئے تاہم آپ کو وہ شہرت حاصل نہ ہوئی
ت مولانا فخر الدین محمد دہلوی کو ہوئی۔ اس حد تک کہ یہاں پہنچ کر سلسلۂ چشتیہ فخریہ کے
موسوم ہوا۔ اس کے بعد فرمایا کہ حضرت مولانا صاحب کا نام حضرت شیخ کلیم اللہ رح
ا۔ جب حضرت مولانا پیدا ہوئے تو حضرت شیخ کلیم اللہ نے حضرت شیخ نظام الدین رح
لبا دے کر فرمایا کہ میں نے جو آپ کو ایک فرزند ارجمند کی بشارت دی تھی وہ یہی
سعادت مند ہے۔ اس کے بعد فرمایا کہ حضرت مولانا فرمایا کرتے تھے کہ ہمارے حضرت
یخ کے تمام مریدین برگزیدہ تھے اور محبت شیخ میں اس قدر محو تھے کہ کلمہ طیبہ میں "محمد رسول اللہ"
شیخ کے ڈر سے کہتے تھے ورنہ ان کا جی یہ چاہتا تھا کہ شیخ کے نام کا کلمہ پڑھیں۔

ت میاں عشق اللہ رح

حضرت مولانا صاحب یہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ ہمارے
شیخ علیہ الرحمہ کے اکثر مرید برگزیدہ تھے لیکن
شق اللہ کا مقابلہ کوئی نہیں کر سکتا۔ مولانا فرماتے ہیں کہ میں چھوٹا تھا اور میاں عشق اللہ
تھے۔ بچپن میں میں اُن کے ساتھ کھیلا کرتا تھا۔ اس کے فرمایا کہ حضرت شیخ
لدین نے حضرت عشق اللہ سے اس قدر مجاہدہ لیا کہ ہر روز تین پاؤ مکھن اُن کے جسم
ں کے لیے مخصوص تھا۔ یہ میاں عشق اللہ ایک ہندو جوہری کے بیٹے تھے۔ قصہ یوں
ہندو بڑا دولت مند تاجر تھا اور جواہرات کی تجارت کیا کرتا تھا لیکن اُس کے کوئی
نہیں تھی، چنانچہ اُس نے تمام ہندو فقراء کی خدمت کی لیکن کوئی اُس کی مراد پوری نہ
۔ آخر اُس نے حضرت شیخ نظام الدین رح کی خدمت میں آ کر کمال عجز و نیاز سے عرض کیا
ند عطا ہو۔ حضرت شیخ نے فرمایا میری قسمت میں چند بیٹے لکھے ہیں ان میں سے ایک بیٹا
ھے دیتا ہوں لیکن پہلے میرے ساتھ وعدہ کرو کہ جب وہ بڑا ہو جائے تو میرے حوالہ
ا۔ اس نے کہا اسی طرح کروں گا۔ آپ نے فرمایا اچھا اب گھر جاؤ اور عیش کرو۔ عرصہ
نو ماہ کے بعد اُس کے ہاں لڑکا پیدا ہوا اور وہ خوشی سے اُسے اٹھا کر حضرت شیخ کی
ت میں لے آیا۔ بچے نے آتے ہی آنکھیں حضرت شیخ پر جا لیں اور دوسری طرف

(http://www.islamimehfil.com/index.php?app=core&module=attach&section=attach&attach_rel_module=post&atta



(http://www.islamimehfil.com/index.php?app=core&module=attach&section=attach&attach_rel_module=post&attach_id=47408)

۳۲۱

خواجہ غلام فرید فاروقی چشتی قدس سرہ (چاچڑاں شریف)

ضرت خواجہ غلام فرید ابن حضرت خواجہ خدا بخش (م ۱۲ ذوالحجہ
جہ احمد علی (م ۹ شعبان ۱۲۳۱ھ) ابن حضرت قاضی محمد عاقل
یفہ حضرت قبلۂ عالم خواجہ نور محمد مہاروی قدست اسرارہم ۲۶ ذیقعد
چاچڑاں شریف (تحصیل خانپور) میں پیدا ہوئے لے آپ کا سلسلۂ
سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک پہنچتا ہے۔ آپ کے
لک بن یحییٰ سندھ میں وارد ہوئے، بعد ازاں آپ کے اجداد
سکونت بخشا لیکن آپ کے والدِ ماجد سکھوں کے مظالم سے تنگ
اول کی درخواست پر چاچڑاں شریف میں قیام پذیر ہوئے تھے
حب قدس سرہ کی ولادتِ باسعادت ہوئی۔
ں قرآنِ کریم حفظ کیا اسی دوران آپ کے والدِ ماجد کا وصال
م و معارف اپنے بڑے بھائی حضرت خواجہ فخر جہاں غلام
(م ۵ جمادی الاولیٰ ۱۲۸۸ھ) سے حاصل کئے اور مرتبۂ کمال کو
ں قدس سرہ کے وصال کے بعد آپ سجادہ نشین ہوئے ۲ہ
حب رحمہ اللہ تعالیٰ سرائیکی زبان کے ملک الشعراء تھے۔ آپ
با کا سوز ہے۔ آپ کی کافیاں آج بھی اثر آفرینی میں جواب نہیں

، مناقبِ فریدی (مطبع احمدی، دہلی ۱۳۱۴ھ) ص ۹۶
نے اپنی تالیف "خواجہ غلام فرید" میں مقابیس المجالس کی اس روایت کو ترجیح دی
کے آخری عشرہ کے یکشنبہ (۲۳ ذوالحجہ) کو ہوئی۔
جہ غلام فرید، اردو اکادمی، بہاولپور ۱۹۶۳ء، ص ۲۷-۳۶

۳۲۲

کمال ہوئے، خلافت عطا کرنے میں بڑی احتیاط سے کام لیتے تھے، فرماتے تھے، جب تک کل منازل طے نہ ہو جائیں شیخ کو لازم ہے کہ مرید کو خرقۂ خلافت نہ دے۔ آپ کے چند خلفاء کے اسماء یہ ہیں :-

۱۔ حضرت خواجہ محمد بخش المعروف بہ نازک کریم رحمہ اللہ تعالیٰ (فرزندِ ارجمند)
۲۔ مخدوم سید ولایت شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ (اوچ شریف)
۳۔ حضرت خواجہ میاں فضل حق مہاروی رحمہ اللہ تعالیٰ۔
۴۔ میاں بلند وخاں بیکانیری۔
۵۔ مولانا احمد بخش ساکن جھجہ عباسیاں (بہاولپور) وغیرہم لہ

آپ کی بلند پایہ اور مقبولِ عام تصانیف یہ ہیں :-

۱۔ فوائدِ فریدیہ، مسلکِ توحید اور اعتقادی مسائل پر بہترین کتاب۔
۲۔ دیوانِ فرید (اردو)
۳۔ " (ملتانی)

نیز آپ کے ملفوظات مرتبہ مولانا رکن الدین، "اشاراتِ فریدی" کے نام سے چار جلدوں میں طبع ہو چکے ہیں ۲ہ

۷ ربیع الاول ۱۳۱۹ھ/۱۹۰۱ء کو آپ کا وصال ہوا۔ مزار پُر انوار کوٹ مٹھن شریف (بہاولپور ڈویژن) میں مرجعِ خلائق ہے۔ قطعۂ تاریخِ وصال یہ ہے :

"خرامیدہ بہ قصرِ خلد امروز" (۱۳۱۹ھ)

لہ فیض احمد اویسی، مولانا : التذکار السعید، ص ۶۸
۲ہ ایضاً : ص ۶۴-۶۵
۳ہ ایضاً : ص ۷۱

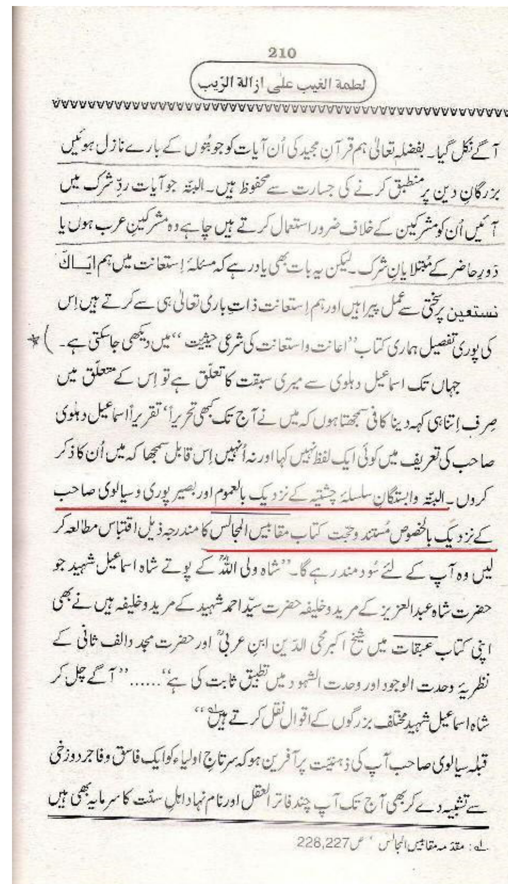
(http://www.islamimehfil.com/index.php?app=core&module=attach&section=attach&attach_rel_module=post&atta

احمد

Posted 12 June 2011 - 08:02 AM



Attached Images



210

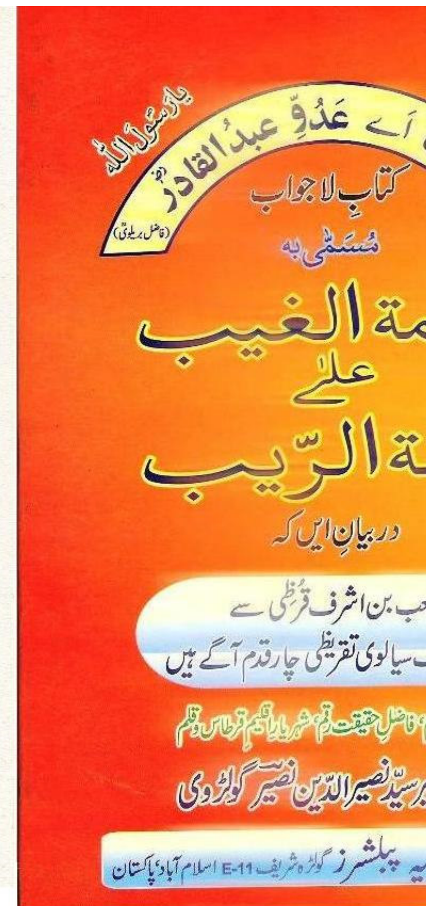
لطمة الغيب علٰى ازالة الريب

آگے نکل گیا۔ بفضلہ تعالٰی ہم قرآنِ مجید کی اُن آیات کو جو بُتوں کے بارے نازل ہوئیں بزرگانِ دین پر منطبق کرنے کی جسارت سے محفوظ ہیں۔ البتہ جو آیات ردِ شرک میں آئیں اُن کو مشرکین کے خلاف ضرور استعمال کرتے ہیں چاہے وہ مشرکینِ عرب ہوں یا دورِ حاضر کے مُبتلایانِ شرک۔ لیکن یہ بات بھی یاد رہے کہ مسئلۂ استعانت میں ہم ایاک نستعین پر سختی سے عمل پیرا ہیں اور ہم استعانت ذاتِ باری تعالٰی ہی سے کرتے ہیں اس کی پوری تفصیل ہماری کتاب ''اعانت واستعانت کی شرعی حیثیت'' میں دیکھی جاسکتی ہے۔

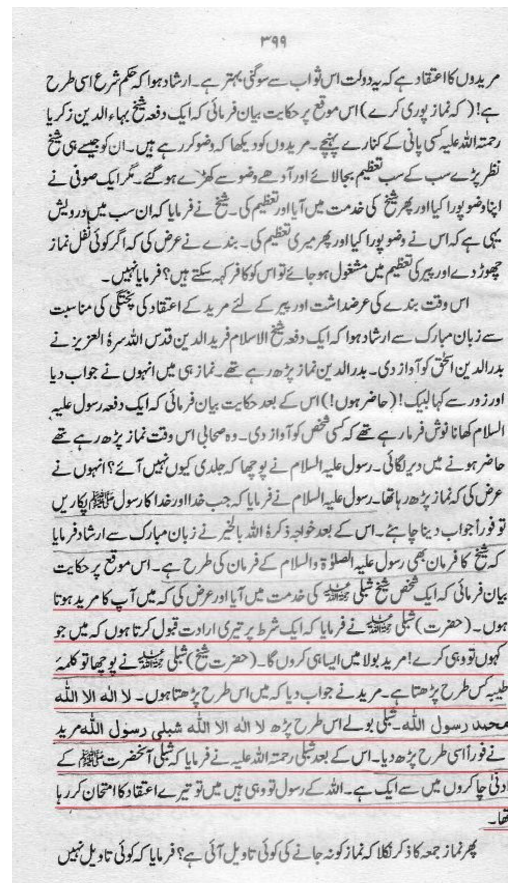
جہاں تک اسماعیل دہلوی سے میری سبقت کا تعلق ہے تو اس کے متعلق میں صِرف اِتنا ہی کہہ دینا کافی سمجھتا ہوں کہ میں نے آج تک کبھی تحریراً تقریراً اسماعیل دہلوی صاحب کی تعریف میں کوئی ایک لفظ نہیں کہا اور نہ اُنہیں اِس قابل سمجھا کہ میں اُن کا ذکر کروں۔ البتہ وابستگانِ سلسلۂ چشتیہ کے نزدیک بالعموم اور بصیر پوری وسیالوی صاحب کے نزدیک بالخصوص مُستند وحجت کتاب مقابیس المجالس کا مندرجہ ذیل اقتباس مطالعہ کر لیں وہ آپ کے لئے سُود مند رہے گا۔ ''شاہ ولی اللہؒ کے پوتے شاہ اسماعیل شہید جو حضرت شاہ عبدالعزیز کے مرید وخلیفہ حضرت سیّد احمد شہید کے مرید وخلیفہ ہیں نے بھی اپنی کتاب عبقات میں شیخ اکبر محی الدین ابنِ عربیؒ اور حضرت مجدد الف ثانی کے نظریۂ وحدت الوجود اور وحدت الشہود میں تطبیق ثابت کی ہے''...... ''آگے چل کر شاہ اسماعیل شہید مختلف بزرگوں کے اقوال نقل کرتے ہیں[1]''

قبلہ سیالوی صاحب آپ کی ذہنیت پر آفرین ہو کہ سرتاجِ اولیاء کو ایک فاسق وفاجر دوزخی سے تشبیہ دے کر بھی آج تک آپ چند فاتر العقل اور نام نہاد اہلِ سنّت کا سرمایہ بھی ہیں

[1]: مقدمہ مقابیس المجالس ' ص 228,227



(http://www.islamimehfil.com/index.php?app=core&module=attach&section=attach&attach_rel_module=post&atta

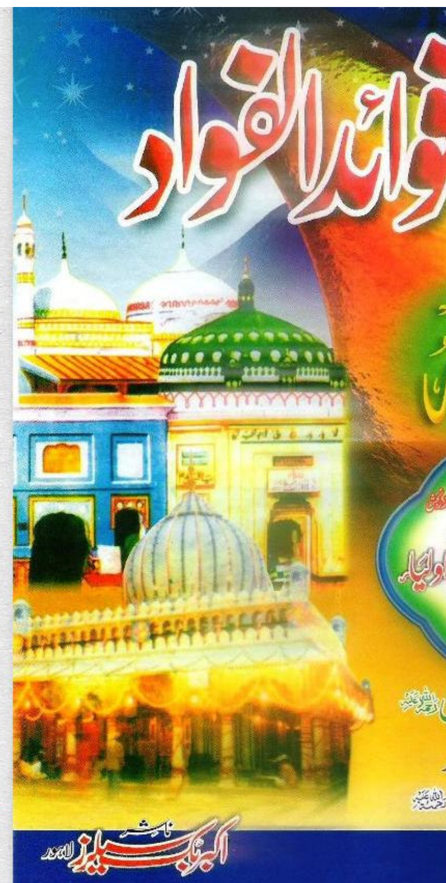


۳۹۹

مریدوں کا اعتقاد ہے کہ یہ دولت اس ثواب سے سوگنی بہتر ہے۔ ارشاد ہوا کہ حکم شرع اسی طرح ہے! (کہ نماز پوری کرے) اس موقع پر حکایت بیان فرمائی کہ ایک دفعہ شیخ بہاء الدین زکریا رحمۃ اللہ علیہ کسی پانی کے کنارے پہنچے۔ مریدوں کو دیکھا کہ وضو کر رہے ہیں۔ ان کو جیسے ہی شیخ نظر پڑے سب کے سب تعظیم بجالائے اور آدھے وضو سے کھڑے ہوگئے۔ مگر ایک صوفی نے اپنا وضو پورا کیا اور پھر شیخ کی خدمت میں آیا اور تعظیم کی۔ شیخ نے فرمایا کہ ان سب میں درویش یہی ہے کہ اس نے وضو پورا کیا اور پھر میری تعظیم کی۔ بندے نے عرض کی کہ اگر کوئی نفل نماز چھوڑ دے اور پیر کی تعظیم میں مشغول ہوجائے تو اس کو کافر کہہ سکتے ہیں؟ فرمایا نہیں۔

اس وقت بندے کی عرضداشت اور پیر کے لئے مرید کے اعتقاد کی پختگی کی مناسبت سے زبان مبارک سے ارشاد ہوا کہ ایک دفعہ شیخ الاسلام فرید الدین قدس اللہ سرہٗ العزیز نے بدرالدین اسحٰق کو آواز دی۔ بدرالدین نماز پڑھ رہے تھے۔ نماز ہی میں انہوں نے جواب دیا اور زور سے کہا لبیک! (حاضر ہوں!) اس کے بعد حکایت بیان فرمائی کہ ایک دفعہ رسول علیہ السلام کھانا نوش فرما رہے تھے کہ کسی شخص کو آواز دی۔ وہ صحابی اس وقت نماز پڑھ رہے تھے حاضر ہونے میں دیر لگائی۔ رسول علیہ السلام نے پوچھا کہ جلدی کیوں نہیں آئے؟ انہوں نے عرض کی کہ نماز پڑھ رہا تھا۔ رسول علیہ السلام نے فرمایا کہ جب خدا اور خدا کا رسول ﷺ پکاریں تو فوراً جواب دینا چاہئے۔ اس کے بعد خواجہ ذکرہٗ اللہ بالخیر نے زبان مبارک سے ارشاد فرمایا کہ شیخ کا فرمان بھی رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرمان کی طرح ہے۔ اس موقع پر حکایت بیان فرمائی کہ ایک شخص شیخ شبلی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں آیا اور عرض کی کہ میں آپ کا مرید ہوتا ہوں۔ (حضرت) شبلی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ایک شرط پر تیری ارادت قبول کرتا ہوں کہ میں جو کہوں تو وہی کرے! مرید بولا میں ایسا ہی کروں گا۔ (حضرت شیخ) شبلی رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا تو کلمۂ طیبہ کس طرح پڑھتا ہے۔ مرید نے جواب دیا کہ میں اس طرح پڑھتا ہوں۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ شبلی بولے اس طرح پڑھ لا الہ الا اللہ شبلی رسول اللہ مرید نے فوراً اسی طرح پڑھ دیا۔ اس کے بعد شبلی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ شبلی آنحضرت ﷺ کے ادنیٰ چاکروں میں سے ایک ہے۔ اللہ کے رسول تو وہی ہیں میں تو تیرے اعتقاد کا امتحان کر رہا تھا۔

پھر نماز جمعہ کا ذکر نکلا کہ نماز کو نہ جانے کی کوئی تاویل آئی ہے؟ فرمایا کہ کوئی تاویل نہیں



(http://www.islamimehfil.com/index.php?app=core&module=attach&section=attach&attach_rel_module=post&atta

اللہ تعالٰی ائمہ کرام سے راضی ہو کہ انھوں نے امت کے لئے کتنی خیر خواہی فرمائی۔ (ت)

یہ سب امور ملفوظات اقدس میں مذکور و ماثور فوائد الفواد شریف میں صاف تصریح فرمائی ہے کہ مزامیر حرام است[2] (مزامیر یعنی گانے بجانے کے آلات کا استعمال حرام ہے۔ ت)

کما نقل عنہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سیدی الشیخ المحقق مولانا عبدالحق المحدث الدھلوی رحمۃ اللہ

جیساکہ ان سے نقل کیا ہے اللہ تعالٰی ان سے راضی ہو میرے آقا شیخ محقق مولانا عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے

---

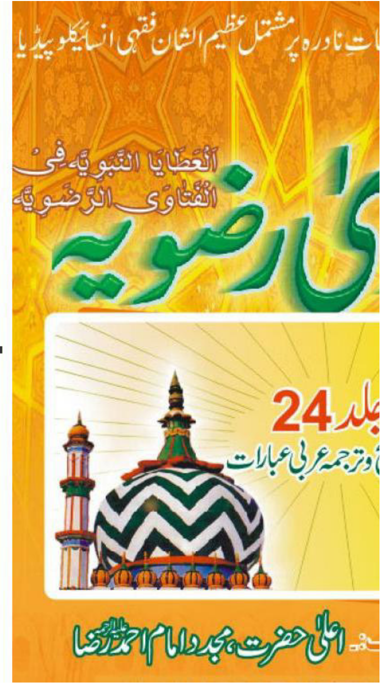
[1] کشف القناع عن اصول السماع
[2] فوائد الفواد

۸۰

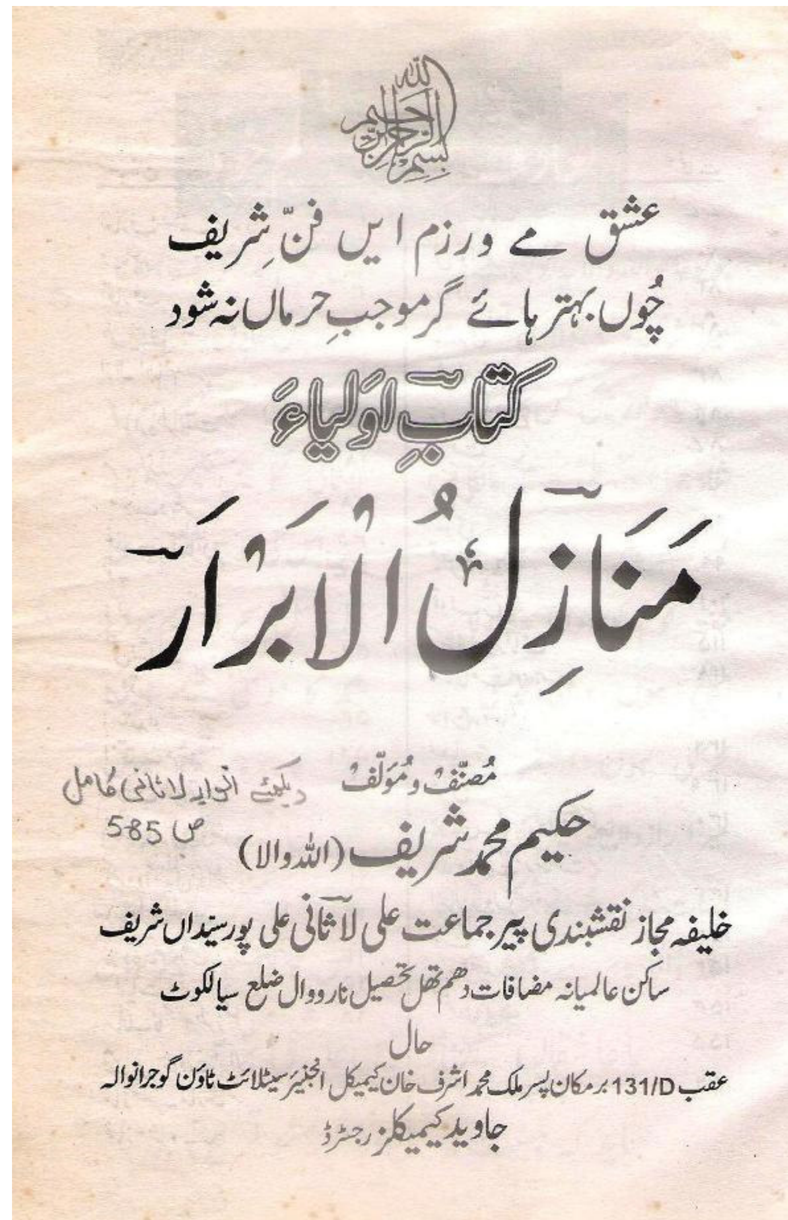
تعالٰی علیہم وعلینا بھم۔ آمین!

اور ان کی وجہ سے ہم پر بھی اس کی رحمتیں ہوں۔ اے اللہ! اس دعا کو شرفِ قبولیت سے نواز دے۔ (ت)

حضور ممدوح کے یہ ارشادات عالیہ ہمارے لئے سند کافی اور ان اہل ہوا و ہوس مدعیانِ چشتیت پر حجت کافی۔ ہاں جہاد کا طبل، سحری کا نقارہ، حمام کا بوق، اعلانِ نکاح کا بے جلاجل دف جائز ہیں کہ یہ آلاتِ لہو ولعب نہیں۔ یونہی یہ بھی ممکن کہ بعض بندگانِ خدا جو ظلماتِ نفس وکدوراتِ شہوت سے یک لخت بری ومنزہ ہو کر فانی فی اللہ و باقی باللہ ہو گئے کہ



(http://www.islamimehfil.com/index.php?app=core&module=attach&section=attach&attach_rel_module=post&atta



بسم اللہ الرحمن الرحیم

عشق مے ورزم ایں فنِّ شریف
چوں بہتر ہائے گر موجبِ حرماں نہ شود

کتابِ اولیاءَ

مَنَازِلُ الاَبرَار

مُصنّف و مُولّف

حکیم محمد شریف (اللہ والا)

دیکھئے انوار لاثانی کامل
ص 585

خلیفہ مجاز نقشبندی پیر جماعت علی لاثانی علی پور سیداں شریف

ساکن عالمیانہ مضافات دھم تھل تحصیل نارووال ضلع سیالکوٹ

حال

عقب 131/D بر مکان پسر ملک محمد اشرف خان کیمیکل انجنیئر سیٹلائٹ ٹاؤن گوجرانوالہ

جاوید کیمیکلز رجسٹرڈ

(http://www.islamimehfil.com/index.php?app=core&module=attach&section=attach&attach_rel_module=post&attach_id=47413)

تعارف

منبع فیوض و برکات جامع العلوم ابدان ولادیانِ گنج
ارِ قرآن صاحبِ وجدان حکیمِ عالیشان واقفِ رموزِ
نرت قبلہ حکیم خادم علی صاحب مدظلہ العالی جلوہ
ب سڑک بنام گرامی خادم علی روڈ بمقام سیالکوٹ نے
لاحظہ اور رموزانہ بلیغ فرماتے ہوئے تہ دل سے صحت
شتیاق خود اشاعت کی تاکید فرمائی۔

اب کی تجویز اور سرِ ورق و تفریط کی تحریر صاحب
متعلق ہے۔ قول الحکیم لا یخلوُ من الحکمۃ
مہتری در قبول فرمان است

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

عبادہ الذین اصطفٰی امابعد یہ عاصی سراپا معاصی اپنے
سے برائے مفادِ ذاتی و تجلیہ قلوبِ یاران مذاقی دانایانِ
وشنی میں آدابِ سلوکِ طریقت کا مختصر بیان کرتا ہے۔

سرِّ وحدت منطق طیر است جامی لب ببند
جز سلیمانے نشاید فہم ایں گفتار را

للہ علیہ فرماتے ہیں کہ کلامِ وحدت منطق طیر ہے جس

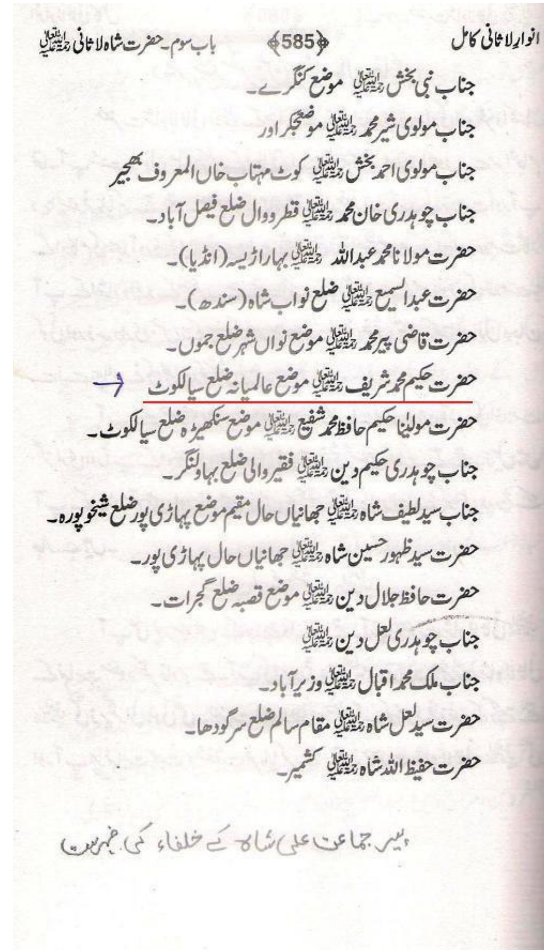
☆ (شیخ شبلی رحمتہ اللہ علیہ کے پاس دو شخص بیعت کے لئے حاضر ہوئے۔ ایک مولوی وضع کا تھا اور ایک سادہ زمیندار تھا۔ آپ نے بیعت کرنے پر مولوی صاحب سے فرمایا۔ کہ پڑھو لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ۔ شبلی رسول اللہ۔ اس پر مولوی صاحب نے لاحول پڑھا اور آپ نے جھڑک دیا۔ پھر زمیندار کی باری آئی۔ آپ نے اس کو بھی اسی طرح فرمایا۔ وہ خاموش رہا۔ آپ نے زور سے فرمایا کہ بولتے کیوں نہیں۔ تم بھی مولوی صاحب سے متفق ہو۔ زمیندار بولا کہ میں تو آپ کو خدا تعالیٰ کے مقام پر سمجھ کر آیا تھا۔ آپ ابھی تک مقامِ نبیؐ کا ہی ذکر فرماتے ہیں۔) ☆

الغرض یہ چیزیں طریقت کے رموز ہیں اور درست ہیں۔ عوام نہیں سمجھ سکتے۔ خواص اور سالکانِ طریقت کو ان چیزوں کو سمجھ کر عمل پیرا ہونا لازمی اور ضروری ہے۔ شیخ کامل مظہرِ خدا ہوتا ہے۔ اور اسی کے ساتھ تعلق کی مضبوطی وصول الی اللہ کے راز میں مضمر ہے۔ اللہ رسولؐ اور شیخ میں مدارج کا فرق مسلّمہ ہے۔ لیکن اتحاد اور یک رنگی کی صورت میں ان کو ایک نہ سمجھا جائے۔ تو بے ادبی ہے۔

آں ولی حق کہ خوئے حق گرفت
نور گشت و تابشِ مطلق گرفت

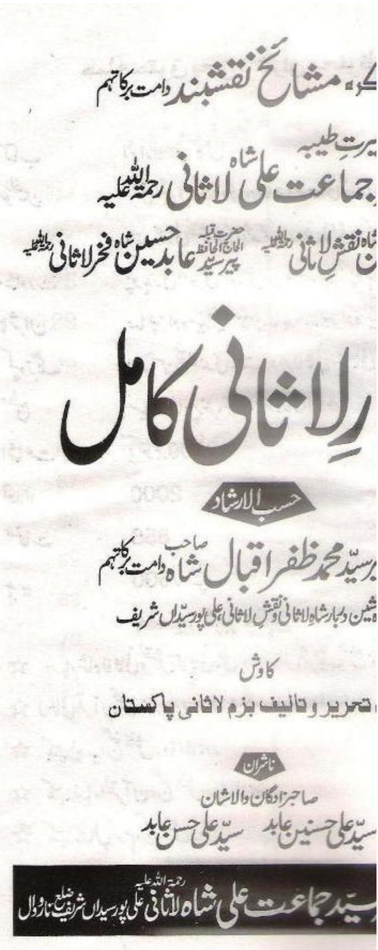
اللہ کا دوست وہ ہوتا ہے جس میں اللہ تعالیٰ کی خُوخصلت اور آب و تاب ہو۔ گھبرانے کی بات نہیں ہے۔ یہ حقیقت ہے۔ شیخ سے تمام دنیا کے ساتھ رشتہ داوروں سے زیادہ اور بہتر صورت میں معاملہ رکھنا چاہیئے اور بہت زیادہ

(http://www.islamimehfil.com/index.php?app=core&module=attach&section=attach&attach_rel_module=post&atta



جناب نبی بخش رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ موضع کنگرے۔
جناب مولوی شیر محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ موضع جگراور
جناب مولوی احمد بخش رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کوٹ مہتاب خاں المعروف بھجیر
جناب چوہدری خان محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ قطروال ضلع فیصل آباد۔
حضرت مولانا محمد عبداللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بہاراڑیسہ (انڈیا)۔
حضرت عبدالسمیع رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ضلع نواب شاہ (سندھ)۔
حضرت قاضی پیر محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ موضع نواں شہر ضلع جموں۔
حضرت حکیم محمد شریف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ موضع عالمیانہ ضلع سیالکوٹ
حضرت مولینا حکیم حافظ محمد شفیع رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ موضع سنکھیڑہ ضلع سیالکوٹ۔
جناب چوہدری حکیم دین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فقیروالی ضلع بہاولنگر۔
جناب سید لطیف شاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جھانیاں حال مقیم موضع پہاڑی پور ضلع شیخوپورہ۔
حضرت سید ظہور حسین شاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جھانیاں حال پہاڑی پور۔
حضرت حافظ جلال دین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ موضع قصبہ ضلع گجرات۔
جناب چوہدری لعل دین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
جناب ملک محمد اقبال رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ وزیرآباد۔
حضرت سید لعل شاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مقام سالم ضلع سرگودھا۔
حضرت حفیظ اللہ شاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کشمیر۔

پیر جماعت علی شاہ کے خلفاء کی فہرست



مشائخ نقشبند دامت برکاتھم
جماعت علی شاہ لاثانی رحمۃ اللہ علیہ
پیر سید عابد حسین شاہ فخر لاثانی
لاثانی کامل
حسب الارشاد
سید محمد ظفر اقبال شاہ صاحب دامت برکاتھم
کاوش
تحریر و تالیف بزم لاثانی پاکستان
ناشران
صاحبزادگان والاشان
سید علی حسن عابد
جماعت علی شاہ لاثانی رحمۃ اللہ علیہ علی پور سیداں شریف ضلع نارووال

(http://www.islamimehfil.com/index.php?app=core&module=attach&section=attach&attach_rel_module=post&atta

۱۳۵

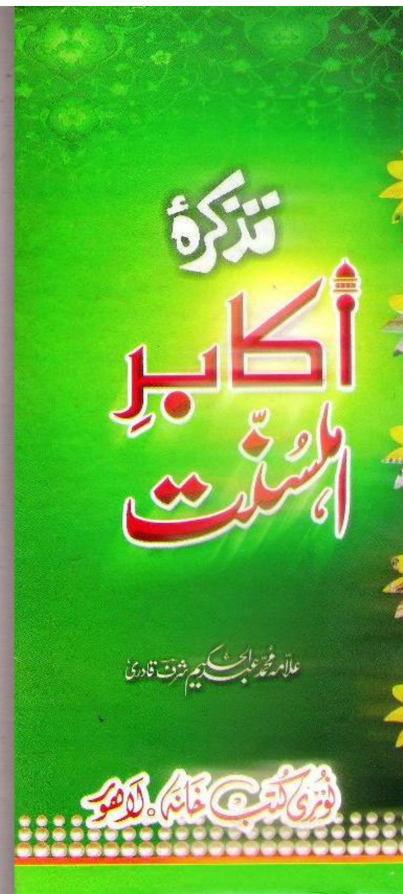
طبیبِ روحانی و جسمانی حضرت مولانا حکیم خادم علی سیالکوٹی قدس سرہ

حضرت مولانا حکیم خادم علی قدس سرہ العزیز کوٹلی لوہاراں ضلع سیالکوٹ کے رہنے والے تھے[1] علوم دینیہ اور طب میں فخرِ روزگار تھے، شعر و شاعری میں کمال رکھتے تھے حضرت حکیم صاحب حافظِ قرآن اور ظاہری علوم میں باکمال ہونے کے ساتھ ساتھ باطنی علوم میں بھی بلند مقام رکھتے تھے سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ میں حضرت خواجہ حافظ محمد عبدالکریم قدس سرہ (راولپنڈی) کے مرید ہوئے اور خلافت و اجازت سے مشرف ہوئے اور ان کے وصال کے بعد حضرت امیرِ ملت محدث علی پوری سے بھی خلافت پائی۔[2] حضرت حکیم صاحب قادر الکلام خطیب تھے، ان کی تقریر اور منظوم کلام میں بلا کا سوز تھا، انہوں نے شریعت و طریقت، طب و حکمت اور علم و ادب کی گرانقدر خدمات انجام دیں، آپ کا کلام حکمت و موعظت اور پند و نصیحت کا قابلِ قدر خزینہ ہے، آپ کی متعدد تصانیف شائع ہو کر مقبولِ عوام و خواص ہو چکی ہیں، افسوس کہ ہمیں کوشش کے باوجود ان کے تفصیلی حالات نہ مل سکے۔

حضرت حکیم صاحب نے اپنے فیضِ کرامت پر طب کا پردہ ڈال رکھا تھا، ہزاروں افراد حاضر ہوتے اور اپنی ظاہری و باطنی بیماریوں کا علاج کروا کر واپس جاتے۔ آپ کا حلقۂ ارادت بہت وسیع ہے جس جگہ آپ قیام فرما تھے اس سڑک کا نام حکیم خادم علی روڈ رکھ دیا گیا ہے۔ حضرت حکیم صاحب غریب پرور اور وفا شعار بزرگ تھے۔ حکیم عبداللہ سکھ مذہب چھوڑ کر آپ کے ہاتھ پر مسلمان ہوئے تھے، ان کی وفات کے بعد آپ طویل عرصہ تک ان کے مطب، واقع اڈہ شہباز پر تشریف لے جاتے رہے اور مریضوں کو نسخے لکھ کر دیتے رہے تاکہ حکیم عبداللہ مرحوم کا مطب چلتا رہے اور ان کے بچوں کی کفالت ہوتی رہے[3]

[1] زبدۃ الحکماء حکیم آفتاب احمد قرشی نے آپکا سنِ ولادت ۱۸۶۶ء لکھا ہے (مجلہ طبیہ لاہور، اکتوبر ۱۹۷۱ء، ص ۴)

[2] بروایت مولانا محمد عالم سیالکوٹی، حال مقیم لاہور۔ [3] بروایت برادرم جناب محمد صادق قصوری زید مجدہٗ۔



(http://www.islamimehfil.com/index.php?app=core&module=attach&section=attach&attach_rel_module=post&atta

۱۲۷

اس راہ (طریقت) کی مشکلات

چہ دریں جا امتیاز میانِ تجلی کہ بر تعین حقیقتِ جبرائیلیہ و حقیقتِ محمدیہ علیہما الصلوٰۃ والسلام کہ اوّل القاءِ سُورِ قرآنیہ می فرماید و ثانی مخاطب بآن باشد۔

و ہم چنیں میانِ تجلی کہ وجودِ سالک بعینہٖ مظہرِ حقیقتِ محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام شدہ در ترنم لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ چشتی رسول اللّٰہ در آید یا رفع اشتباہ میانِ تجلی ملکی کہ نازل است بر سالک و تعین ملکی کہ نزول فرمودہ بود بر نبی از انبیاءِ سابقہ و بسبب تشابہ آن دو تعین دعوٰی عینیت آں نبی نماید بغیر از مدد سابقہ عنایتِ ازلیہ کہ اکثر و اغلب از صورتِ پیرِ ظہور می نماید دشوار است و متعسر۔

کیونکہ اس راہ (مشکل اطوار) میں (فیوضات ظہور واردات اور ورودِ تجلیات سے ناواقف کے لئے) امتیاز درمیان تجلی نوری کے جو کہ تعین حقیقتِ جبرائیلیہ و حقیقتِ محمدیہ علیہما الصلوٰۃ والسلام پر کہ اوّل (حقیقتِ جبرائیلیہ) القائے سُورِ قرآنیہ (کا فیضان) کرتی ہے اور ثانی (حقیقتِ محمدیہ مخاطب (بکلام اللہ) ہوتی ہے۔

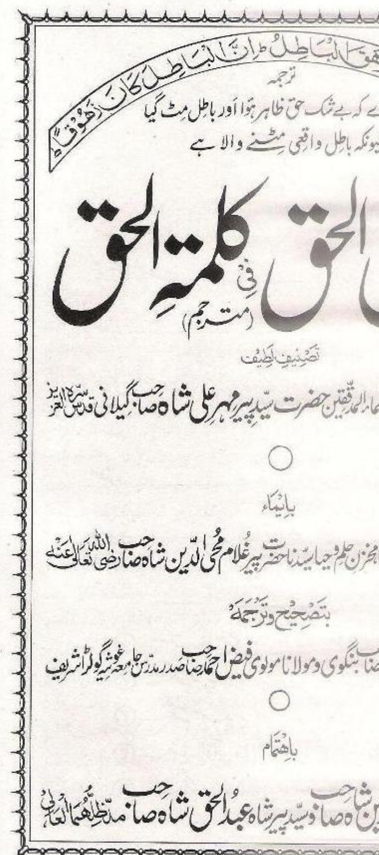
اور ایسا ہی امتیاز درمیان تجلی (ظہوری) کے کہ سالک کا وجود بعینہٖ مظہر حقیقتِ محمدیہ ہو کر لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ چشتی (سالک) رسول اللّٰہ کے ترنم میں آتا ہے۔ یا (سالک کے مشاہدہ میں) رفع اشتباہ کا درمیان تجلی ملکی کے (کہ قلب) سالک پر نازل ہے۔ اور تعین ملکی کہ انبیاء سابقہ میں سے کسی نبی پر اس فرشتہ نے نزول فرمایا ہو۔ (اور بمناسبت قلب سالک کے اس نبی کے قلب سے سالک پر تجلی ملکی وارد ہوا ہو) اور بسبب باہمی مشابہت ان دونوں تعین (تجلی ملکی و تعین ملکی) کے سالک (فریبِ مشاہدہ سے) دعوٰی عینیت (بروزی) اس نبی کا کرتا ہے۔ تو بغیر مدد سابقہ عنایت ازلی کے۔ کہ اکثر و اغلب احوال میں (وہ مدد ازلیہ) شیخ کامل کی صورت لطیفہ سے ظہور کرتی ہے دشوار اور مشکل ہے۔

اِن مشکلات کا حل

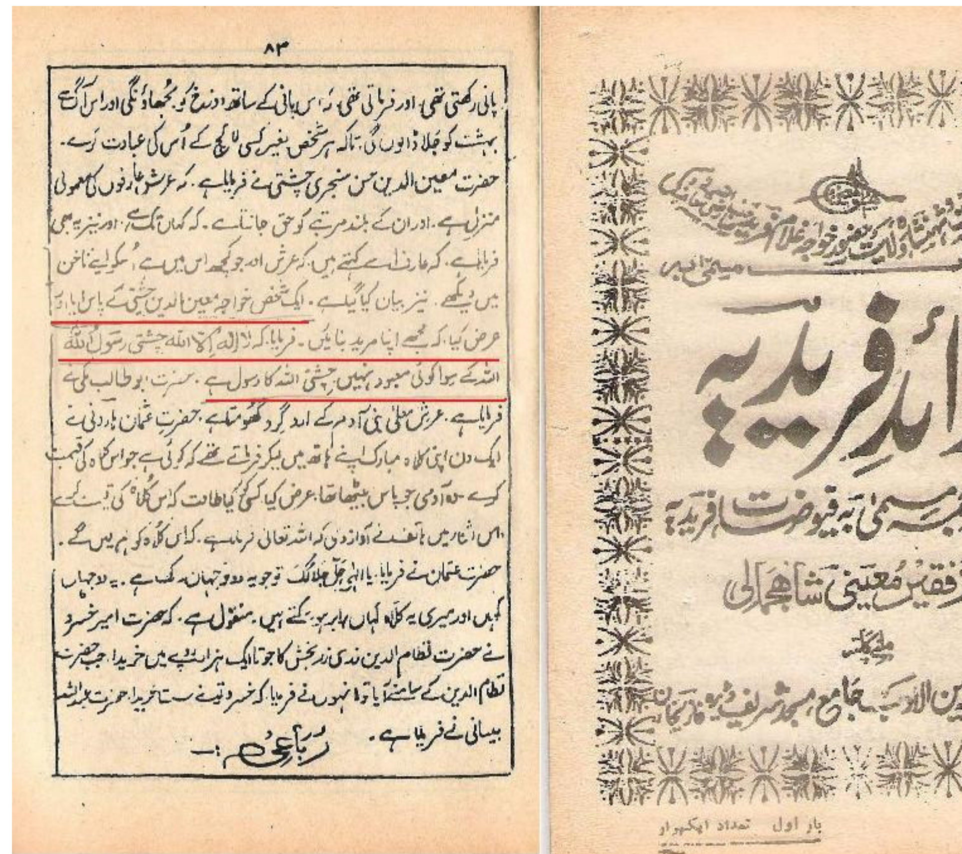
ف طالب را باید کہ اوّلاً نفی وجودِ موہوم بہ تکرار نفی و اثبات و مداومت بر دوازدہ تسبیح معمولہ خواجگان نماید بعد ازاں دست بمراقبہ زند کہ المجاہدہ ثم المشاہدہ الا در حق بعضے از اہلِ سعادت کہ جذب متقدم است بر سلوک نصیبِ اوشان است المشاہدہ راست آید۔

طالب صادق کو لازم ہے کہ اوّلاً (بارادہ و خیال) نفی وجود موہوم کی کلمۂ نفی و اثبات (لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ) کے تکرار سے اور بارہ تسبیح (بارہ ۱۲۰۰ سو) معمولہ خواجگان پر مداومت کرے، (جن کی تفصیل بشرائط کشکول کلیمی میں ملاحظہ فرماویں) بعد ازاں مراقبہ شروع کرے کیونکہ مشاہدۂ ربوبیت مجاہدہ و مشقت سے حاصل ہوتا ہے۔ ہاں بعض اہلِ سعادت کے حق میں کہ ان کے نصیب خوش نصیبی میں جذب (کشش ایزدی) سلوک پر مقدم ہے۔ اوّل مشاہدہ پھر مجاہدہ درست آتا ہے۔

[1] بعض کم فہم لوگ اس عبارت کو سیاق و سباق سے کاٹ کر غلط فہمی کا شکار ہوتے کہ یہ کلمہ گویا مطلوب ہے۔ حالانکہ مطلب ظاہر ہے کہ توفیقِ الٰہی اور مرشد کی رہنمائی کے بغیر سالک کو ایسے تصورات و تخیلات آتے ہیں جو نفع کے بجائے نقصان اور وصل کی جگہ حرمان و خسران کی وادیوں میں بھٹکا دیتے ہیں اور ایسی باتیں سرزد ہوتی ہیں لہٰذا جس طرح مغالطہ کھا کر ظلی بروزی نبوت کا دعوٰی باطل ہے ایسا ہی چشتی رسول اللہ کہنا بھی محض مغالطہ ہے جس کا ازالہ شیخ کامل کے بغیر مشکل ہے۔ اسی لئے مرشدِ کامل کے بغیر اس راہ میں قدم رکھنا خطرناک ہے۔ (مترجم)



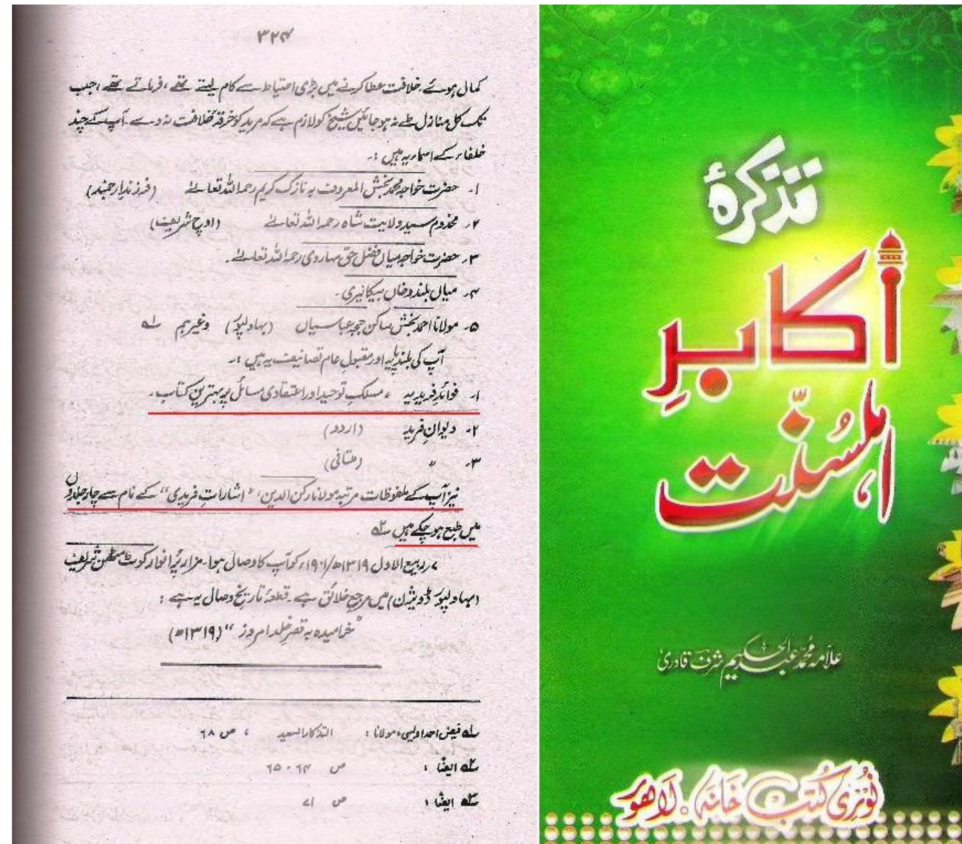
(http://www.islamimehfil.com/index.php?app=core&module=attach&section=attach&attach_rel_module=post&atta



۸۳

پانی رکھتی تھی۔ اور فرماتی تھی۔ کہ اس پانی کے ساتھ دوزخ کو بجھاؤنگی اور اس آگ سے
بہشت کو جلا ڈالوں گی۔ تاکہ ہر شخص بغیر کسی لالچ کے اُس کی عبادت کرے۔
حضرت معین الدین حسن سنجری چشتی نے فرمایا ہے۔ کہ عرش عارفوں کی معمولی
منزل ہے۔ اور ان کے بلند مرتبے کو حق جانتا ہے۔ کہ کہاں تک ہے۔ اور نیز یہ بھی
فرمایا ہے۔ کہ عارف اسے کہتے ہیں۔ کہ عرش اور جو کچھ اس میں ہے۔ سکو اپنے ناخن
میں دیکھے۔ نیز بیان کیا گیا ہے۔ ایک شخص خواجہ معین الدین چشتی کے پاس آیا اور
عرض کیا۔ کہ مجھے اپنا مرید بنائیں۔ فرمایا۔ کہ لا الٰہ الا اللہ چشتی رسول اللہ
اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ چشتی اللہ کا رسول ہے۔ حضرت ابو طالب مکی نے
فرمایا ہے۔ عرش معلی بنی آدم کے ارد گرد گھومتا ہے۔ حضرت عثمان ہارونی نے
ایک دن اپنی کلاہ مبارک اپنے ہاتھ میں پکڑ فرماتے تھے کہ کوئی ہے جو اس کلاہ کی قیمت
کرے۔ وہ آدمی جو پاس بیٹھا تھا۔ عرض کیا۔ کسی کو کیا طاقت کہ اس کلاہ کی قیمت کرے
اس اثنا میں ہاتف نے آواز دی کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ اس کلاہ کو ہم لیں گے۔
حضرت عثمان نے فرمایا۔ یا الٰہی جل جلالک تو جو یہ دو جہان دے کہ ہے۔ یہ دو جہاں
کہیں اور میری یہ کلاہ کہاں برابر ہو سکتے ہیں۔ منقول ہے۔ کہ حضرت امیر خسرو
نے حضرت نظام الدین دہلوی زر بخش کا جوتا ایک ہزار روپے میں خرید۔ جب حضرت
نظام الدین کے سامنے آیا تو انہوں نے فرمایا۔ کہ خسرو تو نے سستا خریدا۔ حضرت عبداللہ
بیسانی نے فرمایا ہے۔ رباعی:-

(http://www.islamimehfil.com/index.php?app=core&module=attach&section=attach&attach_rel_module=post&atta



۳۲۴

کمال ہوئے۔ خلافت عطا کرنے میں بڑی احتیاط سے کام لیتے تھے، فرماتے تھے، جب
تک کل منازل طے نہ ہو جائیں شیخ کو لازم ہے کہ مرید کو خرقۂ خلافت نہ دے۔ آپ کے چند
خلفاء کے اسماء یہ ہیں :-

۱۔ حضرت خواجہ محمد بخش المعروف بہ نازک کریم رحمہ اللہ تعالیٰ (فرزند ارجمند)
۲۔ مخدوم سید ولایت شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ (اوچ شریف)
۳۔ حضرت خواجہ میاں فضل حق مہاروی رحمہ اللہ تعالیٰ۔
۴۔ میاں بلند خاں بیکانیری۔
۵۔ مولانا احمد بخش ساکن چچہ عباسیاں (بہاولپور) وغیرہم [1]

آپ کی بلند پایہ اور مقبولِ عام تصانیف یہ ہیں :-

۱۔ فوائدِ فریدیہ ، مسلکِ توحید اور اعتقادی مسائل پہ بہترین کتاب۔
۲۔ دیوانِ فرید (اردو)
۳۔ " (ملتانی)

نیز آپ کے ملفوظات مرتبہ مولانا رکن الدین، "اشاراتِ فریدی" کے نام سے چار جلدوں
میں طبع ہو چکے ہیں [2]

۷ ربیع الاول ۱۳۱۹ھ/۱۹۰۱ء کو آپ کا وصال ہوا۔ مزار پُر انوار کوٹ مٹھن شریف
(بہاولپور ڈویژن) میں مرجع خلائق ہے۔ قطعۂ تاریخ وصال یہ ہے :

"خرامیدہ بہ قصرِ خلد امروز" (۱۳۱۹ھ)

---

[1] فیض احمد اویسی، مولانا : التذکار السعید ، ص ۶۸
[2] ایضاً ، ص ۶۴ ، ۶۵
[3] ایضاً ، ص ۷۱

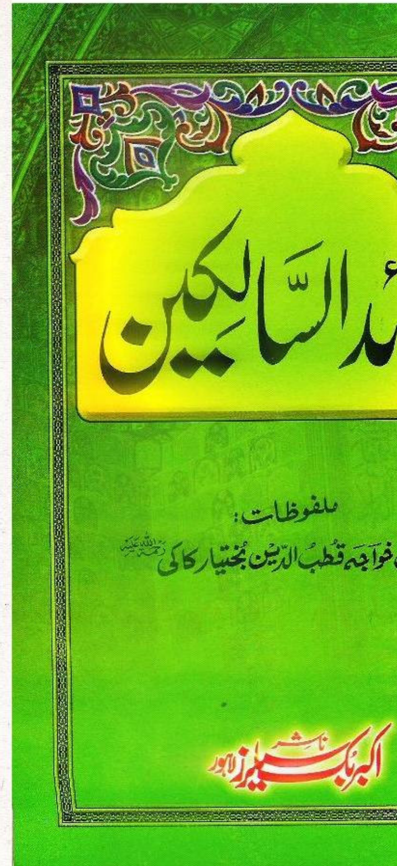
(http://www.islamimehfil.com/index.php?app=core&module=attach&section=attach&attach_rel_module=post&atta

۲۷

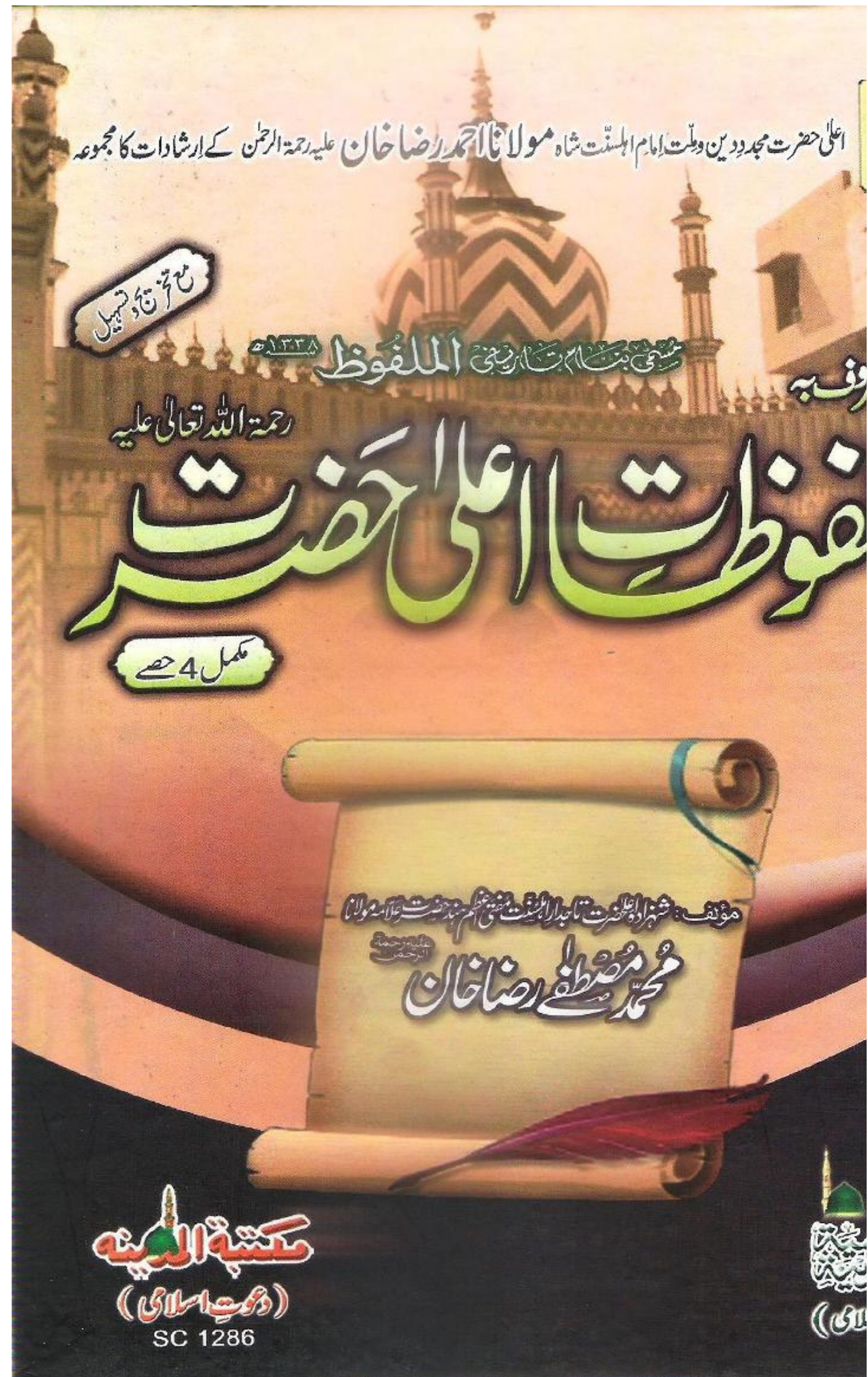
نے عرض کی کہ میں آپ کی خدمت میں مرید ہونے کے واسطے آیا ہوں! شیخ صاحب اس وقت اپنی خاص حالت میں تھے۔ آپ نے فرمایا کہ جو کچھ میں تجھے کہتا ہوں وہ کہو اور بجا لا تب مرید کروں گا۔ اس نے عرض کی کہ جو آپ فرمادیں میں بجا لانے کو تیار ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ تو کلمہ کس طرح پڑھتا ہے؟ اس نے کہا لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہُ مُـحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ آپ نے فرمایا یوں کہو! لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ چشْتِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ۔ اس نے اسی طرح کہا۔ خواجہ صاحب نے اسے بیعت کرلیا اور خلعت ونعمت دی اور بیعت کے شرف سے مشرف کیا پھر اس شخص کو فرمایا کہ سن! میں نے تجھے جو کہا تھا کہ کلمہ اس طرح پڑھو! یہ صرف تیرا عقیدہ آزمانے کی خاطر کہا تھا ورنہ میں کون ہوں؟ میں تو ایک ادنٰی سا غلام محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہوں۔ کلمہ اصل میں وہی ہے لیکن میں نے صرف حال کی کمالیت کی وجہ سے یہ کلمہ تیری زبان سے کہلوایا تھا چونکہ تو مرید ہونے کیلئے آیا ہے اور تجھے مجھ پر یقین کامل تھا۔ اس لئے فوراً تو نے ایسا کہہ دیا اس لئے سچا مرید ہوگیا۔ اور درحقیقت مرید کا صدق بھی ایسا ہی ہونا چاہئے کہ اپنے پیر کی خدمت میں صادق اور راسخ رہے۔

پھر اس بارے میں گفتگو شروع ہوئی کہ جب انسان توبہ کرے تو پھر اسے گناہوں سے میل جول نہیں رکھنا چاہئے جن سے وہ پہلے رکھتا تھا کہ کہیں پھر اسی گناہ میں مشغول نہ ہوجائے کیونکہ انسان کیلئے بری صحبت سے بڑھ کر اور کوئی بری چیز نہیں۔ اس واسطے کہ صحبت کی تاثیر ضرور ہوجایا کرتی ہے اور اسے چاہئے کہ خود بھی جس کام سے توبہ کی ہے اس سے کنارہ کشی کرتا رہے اور اسے اپنا دشمن خیال کرتا رہے۔

اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ خواجہ حمید الدین بہلوانی ایک مرد بزرگ جو حضرت خواجہ معین الدین کے مریدوں میں سے تھے اور اس دعا گو کے ہم خرقہ تھے جب انہوں نے توبہ کی تو یار اور ہم نشین پھر آئے اور آپ سے کہا کہ آؤ! پھر وہی عیش لوٹیں۔ خواجہ حمید الدین بہلوانی نے وہاں جانے سے انکار کیا اور کہا کہ جاؤ! گوشہ میں بیٹھو اور اس مسکین کو چھوڑ دو کہ میں نے اپنا ازار بند ایسا مضبوط باندھا ہے کہ بہشت



(http://www.islamimehfil.com/index.php?app=core&module=attach&section=attach&attach_rel_module=post&atta



(http://www.islamimehfil.com/index.php?app=core&module=attach&section=attach&attach_rel_module=post&att

ہے، چند مشہور امالی یہ ہیں:

(1) اَمَالِی اِبْنِ حَجَرْ (احمد بن علی بن حجر العسقلانی متوفی ۸۵۲ھ)

(2) اَمَالِی اِبْنِ عَسَاکِرْ فِی حَدِیْث (ابو القاسم علی بن الحسن الدمشقی متوفی ۵۷۱ھ)

(3) اَمَالِی اَلْمُطْلَقَة (امام عبدالرحمن جلال الدین السیوطی الشافعی متوفی ۹۱۱ھ)

(4) اَمَالِی اَبِی الْفَرَج (السرخی الشافعی عبدالرحمن بن احمد متوفی ۴۹۴ھ)

(5) اَمَالِی فَخْرُ الدِّیْن قَاضِیْخَان (حسن بن منصور الاوزجندی متوفی ۵۹۲ھ)

(6) اَمَالِی الْقِیْرَاطِی (عثمان سعد بن محمد القیراطی متوفی ۳۳۰ھ)

(7) اَلْمَبْسُوْط (شمس آئمہ محمد بن احمد السرخسی الحنفی متوفی ۴۸۳ھ)

(8) اَمَالِی (امام ابو یوسف قاضی یعقوب بن ابراهیم الانصاری الحنفی متوفی ۱۸۲ھ)

(9) اَمَالِی الْخَمْسُمِائَة (ابو سعد عبدالکریم بن محمد الشافعی متوفی ۵۶۲ھ)

برصغیر پاک و ہند میں بھی ملفوظات جمع کرنے کا سلسلہ رہا ہے۔ مثلاً

(۱) ''دلیلُ العِرفان'' ملفوظات حضرت خواجہ معین الدین چشتی علیہ رحمۃ اللہ القوی

(۲) ''فوَائدُ السَّالِکِین'' ملفوظات حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی علیہ رحمۃ اللہ الھادی

(۳) ''راحتُ القُلوب'' ملفوظات حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(٤) ''فوَائدُ الفواد'' ملفوظات حضرت نظام الدین اولیا محبوب الٰہی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(۵) ''اَنِیسُ الاَرواح'' ملفوظات حضرت خواجہ عثمان ہارونی علیہ رحمۃ اللہ الغنی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہ تعالٰی علی محمّد

ماضی قریب میں اعلیٰ حضرت، مجدد دین وملت پروانۂ شمع رسالت شاہ مولانا **احمد رضا خان** علیہ رحمۃ الرحمٰن کے **ملفوظات** نمایاں حیثیت کے حامل ہیں۔ علم ومعرفت کے اِن **خوشبودار مدنی پھولوں** کو آپ کے شہزادے حضور مفتئِ اعظم ہند مولانا محمد مصطفےٰ رضا خان علیہ رحمۃ المنان نے ایک ''ہار'' میں پرو کر آنے والی نسلوں کے لئے ''**الملفوظ**'' کے نام سے بطورِ تحفہ پیش کیا ہے۔ اعلیٰ حضرت[1] رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ عقائد، کلام، تفسیر، حدیث، اُصولِ حدیث، فقہ، اُصولِ فقہ، تصوّف، سلوک، ادب،

[1]: اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا تفصیلی تعارف اسی کتاب کے صفحہ 27 پر ملاحظہ کیجئے۔

(http://www.islamimehfil.com/index.php?app=core&module=attach&section=attach&attach_rel_module=post&attach_id=47422)

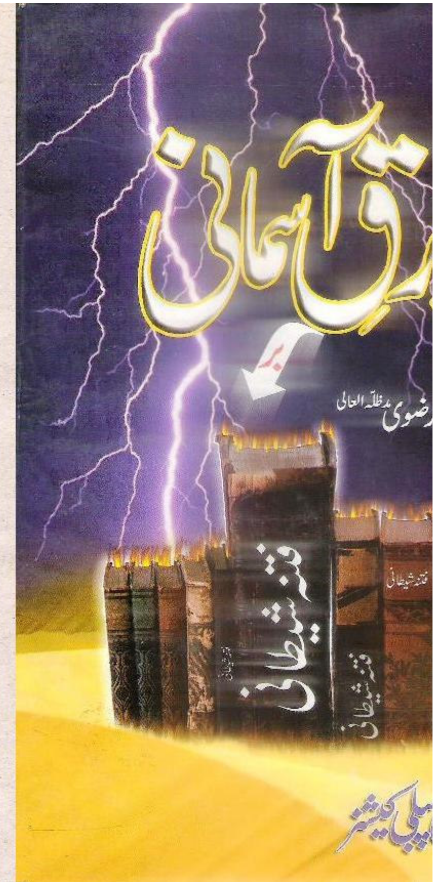
۱۳۸

جس پر خود دیوبندی حکیم الامت تھانوی صاحب نے اپنے اس کلمہ پڑھنے والے مُرید کو یُوں کہہ کر حوصلہ افزائی کی تھی کہ "اس واقعہ میں تسلی تھی کہ جس کی طرف تُم رجوع کرتے ہو وہ بعونہٖ تعالےٰ متبع سنّت ہے" ("الامداد" تھانہ بھون) پر علماء اہل سنّت کے محققانہ اعتراضات کی یلغار سے تنگ آچکے تھے اس لئے انہوں نے بوکھلاہٹ کے عالم میں جوابی طور پر یہ کلمہ بعض اہل چشت سے نقل کر کے اس کو رضا خانی کلمہ شریف قرار دیا حالانکہ "فوائد فریدیہ" میں چشتی رسول اللہ کی وضاحت و تصریح بھی ہے اس کو ملّاں رحمانی ہضم کر گیا صرف یہ الفاظ نقل کر دیئے جو اس کی دھوکہ منڈی کے لئے مفید تھے اور پھر خواجہ غلام فرید علیہ الرحمۃ پر بھی کیا اعتراض ہے جبکہ یہ کلمہ اپنی تفصیل کے ساتھ "فوائد السالکین" ملفوظات خواجہ قطب الدّین بختیار کاکی مرتبہ خواجہ بابا فرید الدّین گنج شکر میں موجود ہے۔

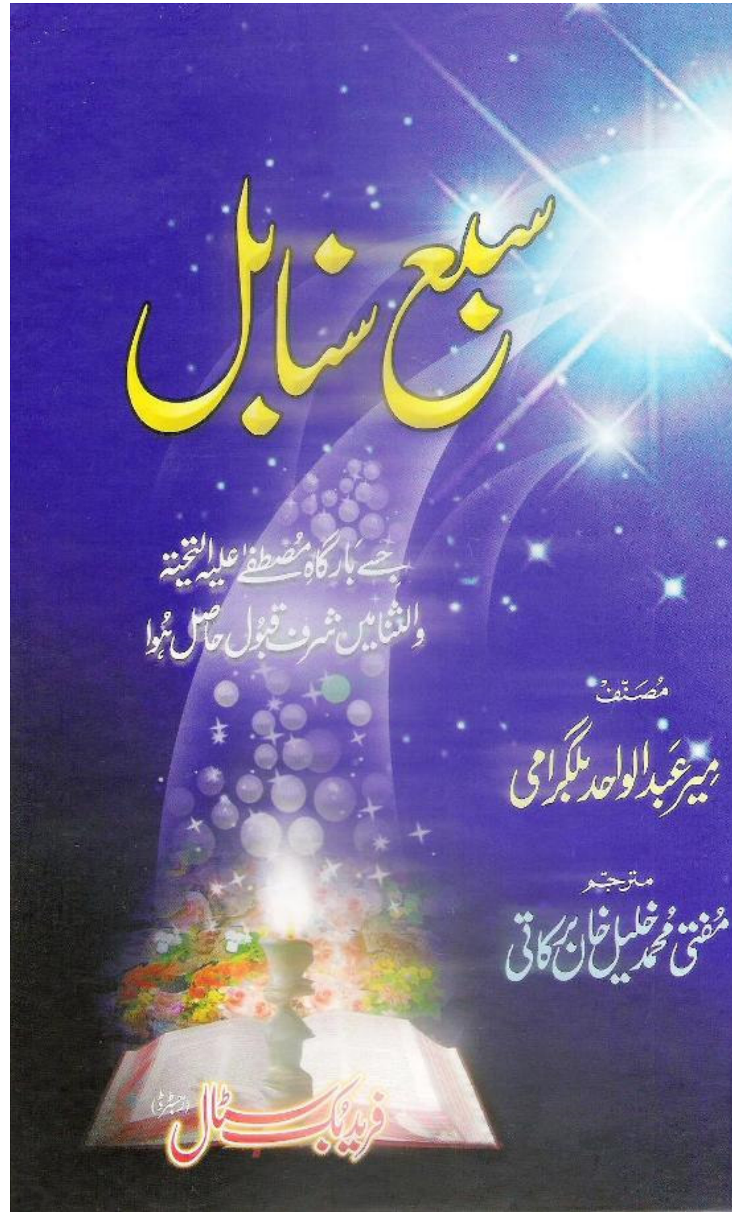
گھر کی شہادت

دیوبندی وہابی فرقہ کے ایک اور ملّاں جوزف کے ہم فذق مصنّف ڈاکٹر مسعود الدّین عثمانی اپنی ایک تازہ تصنیف "توحید خالص" پہلی قسط گھر کے چراغ کے صفحہ ۸۰ پر اسی چشتی رسول اللہ کی حقیقت یوں بیان کرتے ہیں:۔

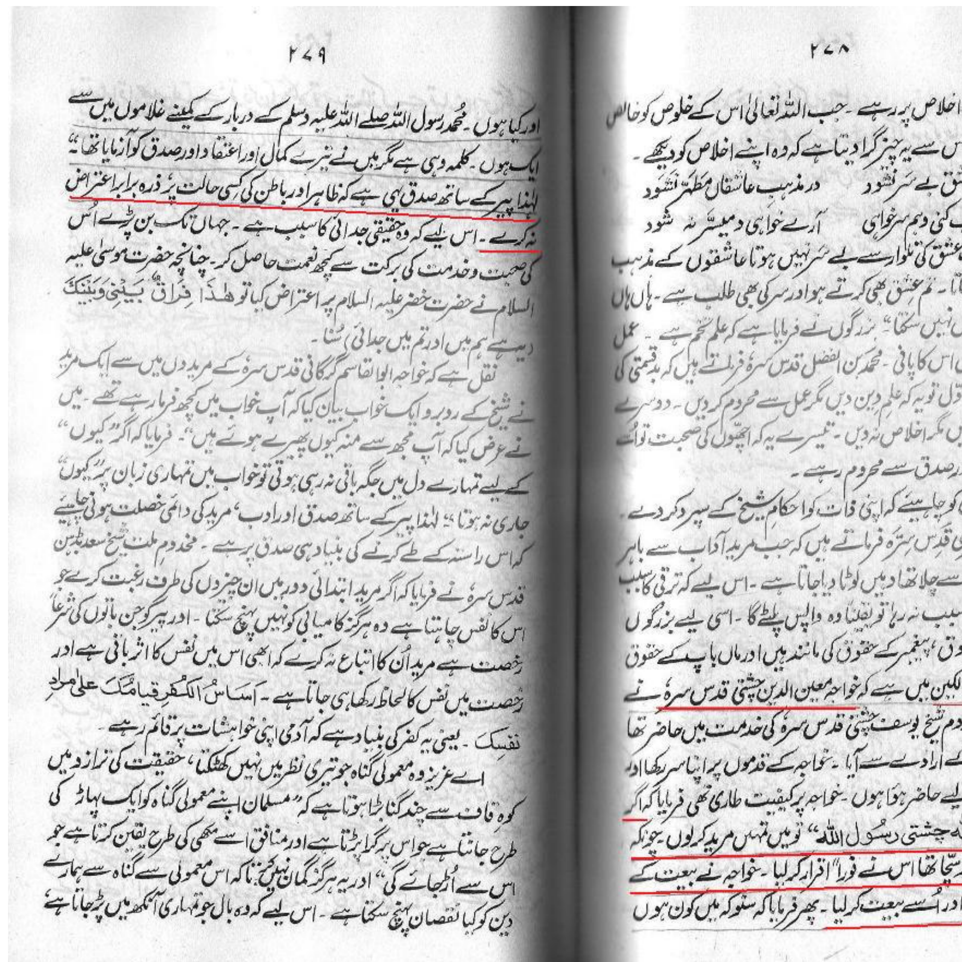
"خواجہ فرید الدّین گنج شکر بیان فرماتے ہیں کہ ایک دن خواجہ قطب الدّین بختیار کاکی کی محفل میں مختلف قسم کے ذکر ہو رہے تھے...... ایک مرتبہ شیخ (خواجہ معین الدّین چشتی) کی خدمت میں حاضر تھا اور اہل صفہ بھی موجود تھے اولیاء اللہ کا ذکر ہو رہا تھا کہ اتنے میں ایک شخص آیا اور بیعت کے لئے پابوسی کی آپ (خواجہ معین الدّین چشتی اجمیری علیہ الرحمۃ) نے اُس کو بٹھالیا اُس نے عرض کی کہ میں مرید ہونے آیا ہوں" فرمایا "جو کچھ ہم کہیں گے کرے گا اگر یہ شرط منظور ہے تو بیشک میں مرید کر لوں گا"۔ اس نے کہا جو کچھ آپ کہیں گے وہی کروں گا۔ آپ نے فرمایا تو کلمہ اس طرح پڑھتا ہے



(http://www.islamimehfil.com/index.php?app=core&module=attach&section=attach&attach_rel_module=post&att



(http://www.islamimehfil.com/index.php?app=core&module=attach&section=attach&attach_rel_module=post&attach_id=47425)



۲۷۸

اخلاص پہ رہے - جب اللہ تعالیٰ اس کے خلوص کو خالص
س سے یہ چیز گرا دیتا ہے کہ وہ اپنے اخلاص کو دیکھے -
شق بے سر نشود — در مذہب عاشقاں مطہر نشود
ب کنی وہم سر خواہی — آں رے خواہی و میسّر نہ شود
عشق کی تلوار سے بے سر نہیں ہوتا عاشقوں کے مذہب
تا - تم عشق بھی کرتے ہو اور سر کی بھی طلب ہے - ہاں ہاں
ں نہیں سکتا" بزرگوں نے فرمایا ہے کہ علم تخم ہے - عمل
ں اس کا پانی - محمد بن الفضل قدس سرہٗ فرماتے ہیں کہ بدقسمتی کی
ول تو یہ کہ علم دین دیں مگر عمل سے محروم کر دیں - دوسرے
ں مگر اخلاص نہ دیں - تیسرے یہ کہ اچھوں کی صحبت تو اُسے
ر صدق سے محروم رہے -
ی کو چاہیئے کہ اپنی ذات کو احکام شیخ کے سپرد کر دے -
ی قدس سرہٗ فرماتے ہیں کہ جب مرید آداب سے باہر
سے چلا تھا وہیں لوٹا دیا جاتا ہے - اس لیے کہ ترقی کا سبب
سبب نہ رہا تو یقیناً وہ واپس پلٹے گا - اسی لیے بزرگوں
وق پیغمبر کے حقوق کی مانند ہیں اور ماں باپ کے حقوق
لکین میں ہے کہ خواجہ معین الدین چشتی قدس سرہٗ نے
دم شیخ یوسف چشتی قدس سرہٗ کی خدمت میں حاضر تھا
ے ارادے سے آیا - خواجہ کے قدموں پر اپنا سر رکھا اور
لیے حاضر ہوا ہوں - خواجہ پر کیفیت طاری تھی فرمایا کہ اگر
ہ چشتی رسول اللہ" تو میں تمہیں مرید کر لوں - چونکہ
سچا تھا اس نے فوراً اقرار کر لیا - خواجہ نے بیعت کے
اور اُسے بیعت کر لیا - پھر فرمایا کہ سنو کہ میں کون ہوں

۲۷۹

اور کیا ہوں - محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے دربار کے کمینے غلاموں میں سے
ایک ہوں - کلمہ وہی ہے مگر میں نے تیرے کمال اور اعتقاد اور صدق کو آزمایا تھا"
لہٰذا پیر کے ساتھ صدق یہی ہے کہ ظاہر اور باطن کی کسی حالت پر ذرہ برابر اعتراض
نہ کرے - اس لیے کہ وہ حقیقی جدائی کا سبب ہے - جہاں تک بن پڑے اُس
کی صحبت و خدمت کی برکت سے کچھ نعمت حاصل کر - چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ
السلام نے حضرت خضر علیہ السلام پر اعتراض کیا تو هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِي وَبَيْنِكَ
دیبے ہم میں اور تم میں جدائی رستا -
نقل ہے کہ خواجہ ابوالقاسم گرگانی قدس سرہٗ کے مریدوں میں سے ایک مرید
نے شیخ کے روبرو ایک خواب بیان کیا کہ آپ خواب میں کچھ فرما رہے تھے - میں
نے عرض کیا کہ آپ مجھ سے منہ کیوں پھیرے ہوئے ہیں"- فرمایا کہ اگر "کیوں"
کے لیے تمہارے دل میں جگہ باقی نہ رہی ہوتی تو خواب میں تمہاری زبان پر "کیوں"
جاری نہ ہوتا"- لہٰذا پیر کے ساتھ صدق اور ادب، مرید کی دائمی خصلت ہونی چاہیئے
کہ اس راستہ کے طے کرنے کی بنیاد ہی صدق پر ہے - مخدوم ملت شیخ سعد الدین
قدس سرہٗ نے فرمایا کہ اگر مرید ابتدائی دور میں ان چیزوں کی طرف رغبت کرے جو
اس کا نفس چاہتا ہے وہ ہرگز کامیابی کو نہیں پہنچ سکتا - اور پیر کو جن باتوں کی شرعاً
رخصت ہے مرید اُن کا اتباع نہ کرے کہ ابھی اس میں نفس کا اثر باقی ہے اور
رخصت میں نفس کا لحاظ رکھا ہی جاتا ہے - اَسَاسُ الْكُفْرِ قِيَامُكَ عَلٰى مُرَادِ
نَفْسِكَ - یعنی یہ کفر کی بنیاد ہے کہ آدمی اپنی خواہشات پر قائم رہے -
اے عزیز وہ معمولی گناہ جو تیری نظر میں نہیں کھٹکتا، حقیقت کی ترازو میں
کوہِ قاف سے چند گنا بڑا ہوتا ہے کہ "مسلمان اپنے معمولی گناہ کو ایک پہاڑ کی
طرح جانتا ہے جو اس پر گرا پڑتا ہے اور منافق اسے مکھی کی طرح یقین کرتا ہے جو
اس سے اُڑ جائے گی" اور یہ ہرگز گمان نہیں کرتا کہ اس معمولی سے گناہ سے ہمارے
دین کو کیا نقصان پہنچ سکتا ہے - اس لیے کہ وہ بال جو تمہاری آنکھ میں پڑ جاتا ہے،

(http://www.islamimehfil.com/index.php?app=core&module=attach&section=attach&attach_rel_module=post&atta

۴۸۴

ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے بارے میں سوال کیا امام ممدوح نے میری طرف ملتفت ہوکر فرمایا:

انظروا الٰی اھل بلادك یسألونی عن ابی بکر وعمر لهما عندی افضل من علی[1]	اپنے شہر والوں کو دیکھو مجھ سے ابوبکر و عمر کے بارے میں سوال کرتے ہیں وہ دونوں میرے نزدیک بلاشبہہ مولا علی سے افضل ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

یہ امامِ اجل حضرت امام حسن مجتبیٰ کے پوتے اور حضرت امام حسین شہیدِ کربلا کے نواسے ہیں ان کا لقب مبارک نفس زکیہ ہے، ان کے والد حضرت عبداللہ محض کہ سب میں پہلے حسنی حسینی دونوں شرف کے جامع ہوئے لہذا المحض کہلوائے، اپنے زمانے میں سردار بنی ہاشم تھے، ان کے والد ماجد امام حسن مثنیٰ اور والدہ ماجدہ حضرت فاطمہ صغریٰ بنت امام حسین صلی اللہ تعالےٰ علیٰ ابیہم وعلیہم وبارک وسلم۔

حدیثِ دہم[2]: امام حافظ عمر بن شبہ حضرت امام اجل سید زید شہید ابن امام علی سجاد زین العابدین ابن امام حسین سعید شہید صلوات اللہ تعالیٰ وتسلیماتہ علیٰ جدہم الکریم وعلیہم سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کوفیوں سے فرمایا:

انطلقت الخوارج فبرئت ممن دون ابی بکر وعمر، ولم یستطیعوا ان یقولوا فیهما شیئا وانطلقتم انتم فطفرتم ای وثبتم فوق ذٰلك فبرئتم منهما فمن بقی؟ فوالله ما بقی احد الا برئتم منه[2]	یعنی خارجیوں نے اُٹھ کر ان سے تبرّی کی جو ابوبکر و عمر سے کم تھے یعنی عثمان و علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم مگر ابوبکر و عمر کی شان میں کچھ کہنے کی گنجائش نہ پائی اور تم نے اُس کو فیوا اُوپر جست کی کہ ابوبکر و عمر سے تبرّی کی تواب کون رہ گیا خدا کی قسم اب کوئی نہ رہا جس پر تم نے تبرّا نہ کہا ہو۔

والعیاذ باللہ رب العلمین اللہ اکبر (اور اللہ تعالیٰ کی پناہ جو پروردگار ہے تمام جہانوں کا، اللہ سب سے بڑا ہے۔ت)

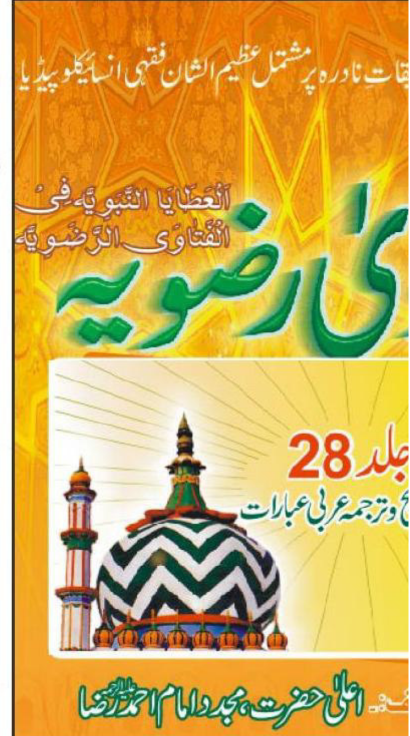
امام زید شہید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ ارشاد مجید ہم غلامانِ خاندانِ زید کو بحمداللہ کافی و وافی ہے، سیدِ سادات بلگرام حضرت مرجع الفریقین، مجمع الطریقین، حبرِ شریعت، بحرِ طریقت،

---

[1] الصواعق المحرقۃ بحوالہ الدارقطنی عن جندب الاسدی الباب الثانی دار الکتب العلمیۃ بیروت ص ۸۳
[2] " " " الحافظ عمر بن شبہ " " " " ص ۷۹

۴۸۵

بقیۃ السلف، حجۃ الخلف سیدنا و مولانا میر عبدالواحد حسینی زیدی واسطی بلگرامی قدس اللہ تعالیٰ سرہ السامی نے کتاب مستطاب سبع سنابل شریف تصنیف فرمائی کہ بارگاہِ عالم پناہ حضور سید المرسلین صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم میں موقع قبول عظیم پر واقع ہوئی، حضرت مستفتی دامت برکاتہم کے



(http://www.islamimehfil.com/index.php?app=core&module=attach&section=attach&attach_rel_module=post&att

۶۵۷

رام چندر اور کرشن ولی یا نبی ہوں، لہذا فدوی مکلف خدمت فیض درجت ہے کہ حضرت مرزا مظہر جانجاناں صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے کسی مکتوب وغیرہ میں یہ لکھا ہے اور حضور نے ملاحظہ فرمایا ہے، قول مذکور رام چندر و کرشن مرزا صاحب نے کسی شخص کے خواب کی تعبیر میں فرمایا ہے یہ بھی اس کتاب میں مرقوم ہے فقط۔

الجواب

مولوی محمد علی صاحب نہ خیالاتِ سابقہ سے تائب ہوئے نہ اس حکایت کی کچھ اصل جو مولانا فضل الرحمٰن کی طرف منسوب ہوئی، نہ یہ بات جناب مرزا صاحب نے کسی خواب کی تعبیر میں کہی بلکہ کسی خط کے جواب میں ایک مکتوب لکھا ہے اس میں ہندوؤں کے دین کو محض بر بنائے ظن و تخمین دینِ سماوی گمان کرنے کی ضرور کوشش فرمائی ہے بلکہ معارف و مکاشفات و علوم عقلی و نقلی میں ان کا یدِطولیٰ مانا ہے بلکہ ان کی بت پرستی کو شرک سے منزّہ اور صوفیۂ کرام کے تصورِ برزخ کے مثل مانا ہے اور بحکم لکل امۃ رسول[1] (ہر امت کے لئے رسول ہے۔ت) ہندوستان میں بھی بعثتِ انبیاء ہونا اور ان کے بزرگوں کا مرتبۂ کمال و تکمیل رکھنا لکھا ہے، مگر رام یا کرشن کا نام نہیں بایں ہمہ فرمایا ہے:

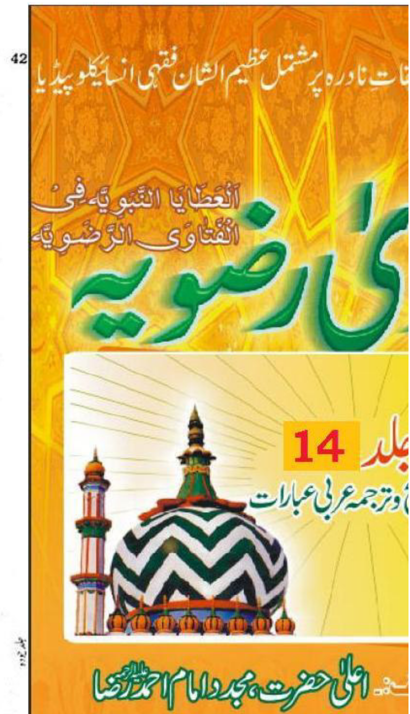
درشان آنہا سکوت اولیٰ ست نہ مارا جزم بکفرو ہلاک اتباع آنہا لازم ست و نہ یقین بہ نجات آنہا برما واجب و مادہ حسنِ ظن متحقق ست[2]	ان کے بارے میں سکوت اولیٰ ہے ہم پر ان کے کفر اور ان کے اتباع کا ہلاک ہونا ماننا لازم نہیں اور نہ ان کی نجات پر یقین لازم ہے البتہ حسنِ ظن متحقق ہے (ت)

یہ اس تمام مکتوب کا خلاصہ ہے ان فقرات کا حال قبل اظہار خود آشکار، اگر یہ مکتوب مرزا صاحب کا ہے اور اگر ان کا بے دلیل فرمانا سند میں پیش کیا جاسکتا ہے تو ان سے بدرجہا اقدم و اعلم حضرت زبدۃ العارفین سیدنا میر عبدالواحد بلگرامی قدس سرہ السامی سبع سنابل شریف میں کہ بارگاہِ رسالت میں پیش اور سرکار کو مقبول ہو چکی، ص ۷۰ میں فرماتے ہیں:

مخدوم شیخ ابوالفتح جون پوری را در ماہ ربیع الاول بحبت عرس رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام	مخدوم شیخ ابوالفتح جون پوری کو ماہ ربیع الاول میں حضور اکرم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے

---

[1] القرآن الکریم ۱۰/۴۷
[2] مکتوبات مرزا مظہر از کلمات طیبات مکتوب ۱۴ مطبع مجتبائی دہلی ص ۲۷



(http://www.islamimehfil.com/index.php?app=core&module=attach&section=attach&attach_rel_module=post&att

۱۶

ممدوحِ اکابر حضرت میر سید عبدالواحد بلگرامی

قدّس سرّہ العزیز

← سبع سنابل عمدہ ترین کتابے است در عقائد و تصوف مشتمل است بر ہفت سُنبلہ و ہر سُنبلہ بمنزلہ بابے است مصنف او ممدوحِ اکابر و نادر روزگار حضرت مولانا سید میر عبدالواحد بلگرامی قدس سرّہ السامی است۔ نبذے از احوال و آثار اُو در آخر کتاب بحوالہ مآثر الکرام کہ از تصانیف میر سید غلام علی آزاد بلگرامی است ملحق کردہ شد۔ دریں جا چند ارشادات نقل می نمایم:

← * ("امام احمد رضا فاضل بریلوی قدس سرّہٗ می فرماید: سیدِ سادات بلگرام، حضرت مرجع الفریقین، مجمع الطریقین، حبر شریعت، بحرِ طریقت، بقیۃ السلف، حجۃ الخلف سیدنا و مولانا میر عبدالواحد حسینی قدس سرّہ السامی کتاب مُستطاب سبع سنابل شریف تصنیف فرمود۔") *

عظیم ترین امتیاز کہ سبع سنابل را حاصل شد این است کہ در بارگاہِ محبوب رب العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مقبول و منظور شد۔ محبوب العاشقین حضرت شاہ حمزہ حسینی مارہروی قدس سرّہٗ کہ از سلسلۂ مشائخ امام احمد رضا است، در کاشف الاستار می فرماید:

← "باید دانست کہ در خاندانِ ما حضرت سند المحققین سید عبدالواحد بلگرامی بسیار صاحبِ کمال برخاستہ اند۔ قطبِ فلکِ ہدایت و مرکزِ دائرۂ ولایت بود۔ در علوم صوری و معنوی فائق و از مشارب اہل تحقیق ذائق، صاحبِ تصنیف و تالیف است و نسب این فقیر بہ چہار واسطہ بذاتِ

(http://www.islamimehfil.com/index.php?app=core&module=attach&section=attach&attach_rel_module=post&atta

50

یہ سن کر وہ بہت شرمندہ ہوئے اور زار زار روئے اور کہا میں نے سب کچھ اپنے بزرگوں کے خلاف کیا ہے اب میری توبہ۔ آئندہ ایسا کام کبھی نہ کروں گا اور آپ کے ہاتھ پر توبہ کی۔ ۵

"میاں صاحب (ایک زائر) خوبصورت پچیس سالہ داڑھی صفا نوجوان تھے آپؒ نے نام پوچھا تو کہا حسین آپ نے فرمایا کیا حسین ہے؟ اس نے کہا جی ہاں آپ نے ٹھوڑی سے پکڑ کر اس کا منہ دائیں بائیں پھرایا اور فرمایا دیکھو یہ حسین کی شکل ہے یہ حسین ہے اتنے میں دو چار طمانچے آپ نے رسید کر دیئے۔ ازاں بعد فرمایا کہو لا الہ الا اللہ انگریز رسول اللہ، لا الہ الا اللہ لندن کعبۃ اللہ وہ بے چارہ ہیبت سے لرز رہا تھا اور مجلس بھی دم بخود تھی پھر آپ نے دریافت فرمایا کہ باپ دادا بھی دیکھے تھے اس نے کہا جی ہاں آپ نے فرمایا کہ ان کی صورت بھی یہی تھی اس نے کہا جی نہیں فرمایا پھر تجھے کیا ہو گیا میں نے سنا ہے کہ بزرگ تھے ان کی قبر پر اب بھی لوگ حاجات طلب کرنے کے لئے جاتے ہیں کیا ایسا ہی ہے اس نے کہا۔ جی ہاں ایسا ہی ہے تو آپ نے فرمایا کہ پھر تجھے کیا ہو گیا پھر دو چار طمانچے اور لگا دیے ازاں بعد فرمایا کہ کتنے مربعوں کے مالک ہو اس نے کہا چودہ کے آپ نے پھر دو طمانچے لگا دیئے کہ اللہ نے اتنا دے رکھا ہے اور پھر یہ حالت پھر فرمایا کہو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ازاں بعد پوچھا کیا کرتے ہو اس نے کہا ذیلدار ہوں آپ نے فرمایا کہ یہاں کیوں آئے ہو اس نے عرض کیا کہ کپتان آیا ہوا ہے اس سے کچھ کام تھا۔ آپ نے نہایت نرم طبیعت سے فرمایا لوگوں کے فیصلے گھر ہی کر دیا کرو جتنا ہو سکے گھر ہی نمٹا دیا کرو۔ صورت سیرت مسلمانوں کی پیدا کرو انگریزوں کے جو افسر گھر آ جائیں ان کی خدمت کر کے ان کو ٹال دو اور خود ان کے پیچھے نہ دوڑا کرو اب تمہاری پیشی صاحب کے پاس کس وقت ہے وہ چونکہ آپ کی طبیعت سے ناواقف تھا اس سے اسے کچھ معلوم نہ ہوا بلکہ حیران۔ اس نے سمجھا پھر کچھ تادیب ہو پھر فرمایا دو پہر کا

(http://www.islamimehfil.com/index.php?app=core&module=attach&section=attach&attach_rel_module=post&atta

Toheedi Bhai

Posted 15 June 2011 - 05:35 AM

in aetraz ka jawab is thred main de diya gaya hai .
http://www.islamimehfil.com/topic/10627-%D8%A7%D9%84%D9%84%DB%81-%D8%B3%DB%92-%DA%A9%D8%B4%D8%AA%DB%8C-%D8%9F-%DA%A9%DB%8C%D8%A7-%D8%9F/
http://www.islamimehfil.com/topic/11778-barelvi-kalma-angraiz/

Edited by toheedi bhai, 15 June 2011 - 11:22 AM.

Usman.Hussaini

Posted 17 June 2011 - 06:26 PM

jazak ALLAH touhedi bhai

Talinenoor

Posted 18 June 2011 - 10:33 AM

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صریح توہین کی تاویلات کرنے والوں کی خدمت میں

Attached Images

عقیدہ ختم نبوت اسلام وایمان کا انتہائی اہم و بنیادی عقیدہ ہے۔مگر فرقہ بریلویہ کی انتہائی معتبر و مستند کتب میں اس کے صریح
ومعارض عقائد ونظریات کی ایک سنگین تعداد پائی جاتی ہے۔جس کے کافی ثبوت مع مکمل حوالہ جات پیش کردیے گئے ہیں۔
''لا الہ الا اللہ شبلی رسول اللہ''، ''لا الہ الا اللہ چشتی رسول اللہ'' اور ''لا الہ الا اللہ انگریز رسول اللہ'' کے صریح کفریہ و گستاخانہ
کی باطل تاویل میں کسی قسم کا غلبہ حال، شطح یا مستی کا مردود بہانہ بھی فضول اور نا قابلِ قبول ہے۔کیونکہ ان تینوں کفریہ و گستاخانہ
کے پڑھانے اور پڑھنے والوں کا ان خبیث کلمات کو جان بوجھ کر محض مرید کے صدق اور اعتقاد کو آزمانے یا محض اپنا غصہ
کے لئے بلا اکراہ پڑھنا پڑھانا مذکور ہے۔نیز ان کو نقل کرنے والوں نے بھی بطور استدلال و تائید اور بطور حجت ان کفریہ و
نہ کلمات کو پیش کر رکھا ہے۔

(http://www.islamimehfil.com/index.php?app=core&module=attach&section=attach&attach_rel_module=post&attach_id=47447)

رالدین سیالوی بریلوی نے لکھا:

''ان تمام عبارات میں تصریح ہے کہ گستاخانہ کلمات بولنے والا جو مراد بھی بیان کرے اس سے حکم کفر ٹل نہیں سکتا۔ جو آدمی کہہ
لہ میں اللہ کا رسول ہوں اپنی مراد بھی بتلائے پھر بھی فقہاء اس کو کافر سمجھ رہے ہیں۔''

[عبارات اکابر کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ: ج ا ص ۳۶۵]

شتی، شبلی وانگریز رسول اللہ'' کے صریح کفریہ وگستاخانہ کلمات کہنے والے اور ان کو صحیح سمجھنے والے چاہے جو مرضی بہانے بنائیں
رضی اپنی مراد بیان کریں ان کفریہ وگستاخانہ کلمات کہنے کی وجہ سے ان پر جو حکم کفر عائد ہوتا ہے ہرگز ٹلنے والا نہیں۔

رالدین سیالوی بریلوی نے ایک اور جگہ لکھا:

''نیز یہ بات بھی ذہن میں رکھنی چاہئے کہ جب ایک آدمی کفریہ کلمہ بولے اور کچھ لوگ اس کی تائید کریں اور اس کو کفر نہ سمجھیں
یہ کلمہ سب کی طرف منسوب ہوگا اور یہی سمجھا جائے گا کہ سب کا یہی عقیدہ ہے۔''

[عبارات اکابر کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ: ج ۲ ص ۵۰]

وی اصول سے بھی معلوم ہوا کہ ''چشتی، شبلی وانگریز رسول اللہ'' کے صریح کفریہ وگستاخانہ کلمات کہنے والے اور ان کو بطور تائید
ل کرنے والے اور ان صریح کفریہ کلمات کو کفر نہ سمجھنے والے سب کے سب اس جرم میں شریک ہیں اور یہ کفر وگستاخی ان سب کا
ھی جائے گی۔

اخان بریلوی نے لکھا:

''نشہ کی بیہوشی میں اگر کسی سے کفر کی کوئی بات نکل جائے اسے بوجہ بیہوشی کافر نہ کہیں گے نہ سزائے کفر دیں گے، مگر نبی صلی
لے علیہ وسلم کی شانِ اقدس میں گستاخی وہ کفر ہے کہ نشہ کی بیہوشی سے بھی صادر ہوا تو اسے معافی نہ دیں گے۔''

[فتاویٰ رضویہ: ج ۱۴ ص ۳۰۱]

رالدین سیالوی بریلوی نے لکھا:

''اس سلسلہ میں گزارش ہے کہ ایک ہے باقی کلمات کفر کا حکم اور ایک ہے سرکار (ﷺ) کی شان میں گستاخی کرنے کا حکم۔ تو
سرکار کی شان میں گستاخی کرے گا وہ چاہے نشہ میں ہو یا اس کی زبان قابو میں نہ ہو پھر بھی اس کو کافر سمجھا جائے گا۔''

[عبارات اکابر کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ: ج ۲ ص ۳۸۶]

ی اصولوں سے واضح ہوا کہ نبی ﷺ کی شان میں گستاخی اور توہین دوسرے کلمات کفر کی طرح نہیں بلکہ اس کا حکم باقی کفریات
ں زیادہ درجہ سخت ہے۔ باقی کلمات کفر کا مرتکب اگر ہوش میں نہ ہو تو کافر قرار دیا جائے گا نہ کفر کی سزا پائے گا مگر جو شخص نبی ﷺ
خی وتوہین کا مرتکب ہو چاہے ہوش میں نہ ہو یا اس کی زبان قابو میں نہ ہو تب بھی معافی وخلاصی نہیں پا سکتا اور کفر کا مرتکب و
ا جائے گا۔ اور جو جان بوجھ کر اس کفر وگستاخی کا مرتکب ہو اس کا حکم کس قدر سنگین ہوگا جاننا مشکل نہیں۔

ان اپنے تسلیم شدہ اصولوں کے باوجود بریلوی حضرات اگر ''چشتی، شبلی وانگریز رسول اللہ'' جیسے سنگین کفریہ وگستاخانہ کلمات کی
ت باتوں کے سہارے تاویل کریں اور ان کے قائلین کا دفاع کریں تو یہ سوائے گمراہی وضلالت کے کچھ نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں
م کفریہ وگستاخانہ کلمات اور ان کی تائید سے اپنی پناہ میں رکھے اور صرف سلف صالحین کے منہج کے مطابق کتاب وسنت کو اپنا
ل بنانے کی توفیق سے نوازے، آمین یارب العالمین۔

(http://www.islamimehfil.com/index.php?
app=core&module=attach&section=attach&attach_rel_module=post&attach_id=47448)

Edited by talinenoor, 18 June 2011 - 10:42 AM.

Saeedi

Posted 20 June 2011 - 05:22 PM

اللہ اکبر

Attached Images

کیا حضرت (امیر معاویہؓ) کو (رسول اللہ) کہا گیا تھا......یا......نہیں؟

ہم پہلے حقیقت واضح کر چکے ہیں کہ (فلاں رسول اللہ) کہنا ہمارے نزدیک کفر ہے...... حضرت شبلی یا حضرت چشتی تک تو اتر تو رہا الگ، خبر واحد سے بھی ثابت نہیں ہو سکتا۔ محض حکایت سے استدلال کی ایک حد ہوتی ہے، اُس سے آگے حکایت سے کام نہیں چلتا............ پھر سکاریٰ (مغلوب الحال) مرفوع القلم ہیں...... پھر رجوع کا قول بھی ان کتابوں میں موجود ہے۔...... مگر جناب دیکھیں کہ البدایۃ والنہایہ میں ہے:

أن عمرو بن العاص قدم في وفد أهل مصر إلى معاوية، فقال لهم في الطريق :إذا دخلتم على معاوية فلا تسلموا عليه بالخلافة فإنه لا يحب ذلك، فلما دخل عليه عمرو قبلهم، قال معاوية لحاجبه :أدخلهم، وأوعز إليه أن يخوفهم في الدخول ويرعبهم، وقال :إني لاظن عمرا قد تقدم إليهم في شئي ؟-فلما أدخلوهم عليه -وقد أهانوهم - جعل أحدهم إذا دخل يقول: السلام عليك يا رسول الله، فلما نهض عمرو من عنده قال :قبحكم الله !نهيتكم عن أن تسلموا عليه بالخلافة فسلمتم عليه بالنبوة.-	بے شک عمرو بن عاص اہل مصر کے وفد کے ساتھ معاویہ کے پاس آئے، تو راستے میں اُن لوگوں کو کہا کہ جب تم معاویہ کے سامنے جانا تو اُسے لفظ (خلیفہ) کے ساتھ سلام نہ کرنا کیونکہ اُسے یہ لفظ پسند نہیں ہے۔ جب اُن سب سے پہلے عمرو داخل ہو گئے تو معاویہ نے اپنے دربان سے کہا: اُنہیں اندر لاؤ، اور اُسے حکم دیا کہ ان پر خوف اور رعب طاری کر کے اندر لانا۔ اور کہا کہ میرا خیال ہے کہ عمرو نے بھی اُنہیں کچھ نہ کچھ پہلے سمجھا دیا ہو گا۔ تو جب وہ داخل ہوئے تو ان (درباریوں) نے بے شک اُن (لوگوں) کی اہانت کی۔ اُن میں سے ہر ایک داخل ہوتے ہوئے معاویہ کو یوں سلام کر رہا تھا: اے اللہ کے رسول! تجھ پر سلام ہو۔ پھر جب عمرو معاویہ کے پاس سے اُٹھ آیا تو اُن سے کہا: اللہ تمہیں قباحت میں مبتلا کرے، میں نے تمہیں روکا تھا کہ معاویہ پر خلیفہ کہہ کر سلام نہ کرنا تو تم نے اُسے نبی کہہ کر سلام کر دیا۔

البدایہ والنہایہ کتب صوفیہ سے زیادہ معتبر ہے اور حضرت امیر معاویہ اُن صوفیوں سے زیادہ

(http://www.islamimehfil.com/index.php?app=core&module=attach&section=attach&attach_rel_module=post&attach_id=47461)

معتبر ہیں۔اورحضرت امیر معاویہ کا خودکو(رسول اللہ) کہا جانا سنا اوراس کے خلاف اُن لوگوں پر نکیر نہ کی۔یہ تقریری حدیث ہے یا نہیں؟......ابن کثیر نے اس واقعہ کو نقل کرکے برقرار رکھا ہے اورکوئی جرح نہیں کی۔......اب میں وہابیہ سے پوچھتاہوں کہ شبلی وچشتی کے واقعہ کی کوئی سند اُن کتابوں میں ہے یانہیں؟ کیا بے سند اور باسند برابر ہیں؟ کیا جتنی جرح چشتی وشبلی اور ناقلین حکایت پر کررہے ہو،اتنی جرح جناب امیر معاویہ اور البدایہ والنہایہ اور ابن کثیر پر بھی کرتے ہو؟ مگر وہابی انصاف نہیں کرتے۔

شبلی وچشتی کی حکایات کو جب متفرق مقامات سے جمع کرکے ایک جگہ محدثانہ طریق سے مجموعی طور پر دیکھیں تو کیا غلبہ حال واستغراق کے الفاظ اور رجوع کے الفاظ نہیں ملتے؟

میاں شیر محمد شرقپوری صاحب نے طنز کے طور پر جو کچھ کہا،وہ مقصود نہ تھا طنز میں اُلٹ مقصود تھا۔اور میاں صاحب کا مقصود انگریز کی پیروی ترک کرانا تھا۔چنانچہ واقعہ کا باقی حصہ اس بات کی دلیل ہے۔

وہابیت اور مرزائیت:

۱۔مرزائی بھی اجرائے نبوت کے قائل ہیں،اور وہابی بھی اجرائے نبوت کو مقدورِ باری (ممکن) لکھ چکے ہیں کہ:"اس شہنشاہ کی تو یہ شان ہے کہ ایک حکم کن سے چاہے تو کروڑوں نبی......اور محمد ﷺ کے برابر پیدا کر ڈالے"۔(تقویۃ الایمان،ص ۳۱)۔(حالانکہ اب کسی اور کا اول الخلق اور اول الانبیاء فی الخلق ہونا محال عقلی ہے)

۲۔مرزا کی کتاب براہین احمدیہ کی مرزائی تو تعریف کرتے ہیں،وہابی بھی شروع (محمد حسین بٹالوی) سے آج (یحییٰ گوندلوی) تک اُس کتاب براہین احمدیہ کی تعریف کررہے ہیں۔(مطرقۃ الحدید،ص ۳۹۔۴۰)

۳۔مرزائی مرزا کے ہر نکاح سے خوش ہیں،وہابی مولوی نذیر حسین شیخ الکل وہابی نے ۱۸۸۴ء میں مرزا کا ایک نکاح پڑھانے کا شرف حاصل کیا۔(مطرقۃ الحدید،ص ۱۴)

۴۔مرزائی دوسروں کی اقتداء نہیں کرتے مگر ثناء اللہ امرتسری مرزائی مولوی کی اقتداء میں نماز پڑھنا جائز جانتا تھا۔(فیصلہ مکہ،ص ۲۶)۔

۵۔مرزائی بھی اُن سے خوش ہیں جو اُن کے خلاف نہیں اور وہابی بھی اُن علماء کو مسلمان ہی جانتے ہیں جو مرزائیوں کو کافر نہیں کہتے (فتاویٰ نذیریہ،ج ۲ص ۳۸۹)۔

(http://www.islamimehfil.com/index.php?app=core&module=attach&section=attach&attach_rel_module=post&attach_id=47462)

Saeedi

Posted 21 June 2011 - 05:50 PM

البدایۃ والنہایۃ کا عکس

Attached Images

البداية والنهاية

للحافظ عماد الدين أبي الفداء إسماعيل
ابن عمر بن كثير القرشي الدمشقي
٧٠١ - ٧٧٤ هـ

تحقيق
الدكتور عبد الله بن عبد المحسن التركي

بالتعاون مع
مركز البحوث والدراسات العربية والإسلامية
بدار هجر

الجزء الحادي عشر

هجر
للطباعة والنشر والتوزيع والإعلان

(http://www.islamimehfil.com/index.php?
app=core&module=attach&section=attach&attach_rel_module=post&attach_id=47463)

وقال العُتْبِيُّ[1] : قيل لمُعاويةَ : أسْرَعَ إليك الشَّيْبُ . فقال : كيف لا ولا أزالُ أَرَى رجلًا مِن العربِ قائمًا على رأسى يُلْقِحُ لى كلامًا يُلْزِمُنى جوابَه ، فإن أَصَبْتُ لم أُحْمَدْ ، وإن أخطَأْتُ سارت بها البُرُدُ .

وقال الشعبيُّ وغيرُه[2] : أصابت مُعاويةَ فى آخرِ عُمرِه لَقْوةٌ[3] .

[4] وذكَر ابنُ جَريرٍ[5] أن عمرَو بنَ العاصِ قَدِم فى وفدِ أهلِ مِصْرَ إلى مُعاويةَ ، فقال لهم فى الطَّريقِ : إذا دَخَلْتُم على مُعاويةَ فلا تُسَلِّموا عليه بالخِلافةِ ؛ فإنه[6] لا يُحِبُّ ذلك[6] . فلمَّا دَخَل عليه عمرٌو قبلَهم قال مُعاويةُ لحاجِبِه : أَدْخِلْهم . وأَوْعَزَ إليه أن يُخَوِّفَهم فى الدُّخولِ ويُرْعِبَهم ، وقال : إنى لَأَظُنُّ عَمْرًا قد تقَدَّم إليهم فى شىءٍ . فلما أَدْخَلوهم عليه - وقد أهانوهم - جعَل أحَدُهم إذا دَخَل يقولُ : السلامُ عليك يا رسولَ اللّهِ . فلمَّا نهَض عمرٌو مِن عندِه قال : قَبَّحكم اللّهُ[4] !

---

(١) تاريخ دمشق ٧٤٩/١٦ مخطوط .

(٢) المصدر السابق ١٦/ ٧٤٩.

(٣) فى الأصل ، ا٦، م: «لوقة». واللقوة: داء يكون فى الوجه يَعْوَجُّ منه الشِّدْق . انظر اللسان (ل ق و).
وبعده فى الأصل ، ا٦، م : «وروى ابن عساكر فى ترجمة حديج الخصى مولى معاوية قال : اشترى معاوية جارية بيضاء جميلة ، فأدخلتها عليه مجردة وبيده قضيب ، فجعل يهوى به إلى متاعها - يعنى فرجها - ويقول : هذا المتاع لو كان متاع ! اذهب بها إلى يزيد بن معاوية . ثم قال : لا ، ادع لى ربيعة بن عمرو الجرشى - وكان فقيها - فلما دخل عليه قال : إن هذه أُتيت بها مجردة ، فرأيت منها ذاك وذاك ، وإنى أردت أن أبعث بها إلى يزيد . فقال : لا تفعل يا أمير المؤمنين ؛ فإنها لا تصلح له . فقال : نعم ما رأيت . قال : ثم وهبها لعبد اللّه بن مسعدة الفزارى مولى فاطمة بنت رسول اللّه ﷺ ، وكان أسود ، فقال له : بيِّض بها ولدك . وهذا من فقه معاوية وتحريه ، [٦/ ١٧٣و] حيث كان نظر إليها بشهوة ، ولكنه استضعف نفسه عنها ، فتحرج أن يهبها من ولده يزيد لقوله تعالى : ﴿ولا تنكحوا ما نكح آباؤكم من النساء﴾ . وقد وافقه على ذلك الفقيه ربيعة بن عمرو الجرشى الدمشقى» .

(٤ - ٤) سقط من : الأصل .

(٥) تاريخ الطبرى ٥/ ٣٣٠، ٣٣١.

(٦ - ٦) فى تاريخ الطبرى : «أعظم لكم فى عينه» .

(http://www.islamimehfil.com/index.php?app=core&module=attach&section=attach&attach_rel_module=post&attach_id=47464)

[1]نَهَيْتُكم عن أن تُسَلِّموا عليه بالخِلافةِ فسَلَّمْتُم عليه بالنُّبوةِ!

وذكَر[2] أن رجلًا سأَل مِن مُعاويةَ أن يُساعِدَه فى بِناءِ دارٍ باثْنَىْ عشَرَ ألفَ جِذْعٍ مِن الخشبِ. فقال له مُعاويةُ: أين دارُك؟ قال: بالبَصْرةِ. قال: وكم اتِّساعُها؟ قال: فَرْسَخان فى فَرْسَخَيْن. قال: لا تَقُلْ دارى بالبَصْرةِ، ولكن قُل: البَصْرةُ فى دارى.

وذكَر[3] أن رجلًا دخَل بابنٍ معه، فجلَسا على سِماطِ مُعاويةَ، فجعَل ولدُه يأْكُلُ أكْلًا ذَرِيعًا، فجعَل مُعاويةُ يُلاحِظُه، وجعَل أبوه يُرِيدُ أن يَنْهاه عن ذلك فلا يَفْطِنُ، فلمَّا خرَجا لامَه أبوه، وقطَعه عن الدُّخولِ، فقال له مُعاويةُ: أين ابنُك التِّلْقامةُ[4]؟ قال: اشْتَكَى. قال: قد عَلِمْتُ أن أكْلَه سيُورِثُه داءً.

قال[5]: ونظَر مُعاويةُ إلى رجلٍ وقَف بينَ يديه يُخاطِبُه وعليه عَباءةٌ، فجعَل يَزْدَرِيه. فقال: يا أميرَ المؤمنين، إنك لا تُخاطِبُ العَباءةَ، إنما يخاطِبُك مَن فيها.

وقال مُعاويةُ[5]: أفْضلُ الناسِ من عقَلَ وحَلُمَ؛ مَن إذا أُعْطِىَ شَكَر، وإذا ابْتُلِىَ صَبَرَ، وإذا غَضِب كَظَمَ، وإذا قَدَرَ غَفَرَ، وإذا وَعَد أَنْجَزَ، وإذا أساء اسْتَغْفَر.

وكتَب رجلٌ[6] مِن أهلِ المَدينةِ إلى مُعاويةَ بنِ أبى سفيانَ، رَضِى اللَّهُ عنه:

إذا الرجالُ وَلَدت أولادُها   واضْطَرَبَت مِن كِبَرٍ أعْضادُها[1]

(١ - ١) سقط من: الأصل.
(٢) تاريخ الطبرى ٥/ ٣٣٣.
(٣) المصدر السابق ٥/ ٣٣٢.
(٤) التلقام والتلقامة: كبير اللُّقَم. اللسان (ل ق م).
(٥) تاريخ الطبرى ٥/ ٣٣٦.
(٦) المصدر السابق ٥/ ٣٣٥، ٣٣٦.

٤٥٣

(http://www.islamimehfil.com/index.php?app=core&module=attach&section=attach&attach_rel_module=post&attach_id=47465)

Talinenoor

Posted 21 June 2011 - 06:18 PM

Asslamoalaikum 2 all muslims,

Attached Images

کچھ نا سعیدیوں کے جواب میں

صاحب کے امام احمد رضا خان بریلوی نے لکھا:

''پھر تاریخ کسی کی تصنیف ہو مدارِ عقیدہ نہیں ہو سکتی، مؤرخ رطب، یابس، مسند، مرسل، مقطوع، معضل سب کچھ بھر دیتے ہیں۔''

[فتاویٰ رضویہ: ج ۲۶ ص ۴۲۹]

سعیدی صاحب کے اکابرین کی مستند کتب میں موجود صریح کفریات اوران کی تائید کو امام ابن کثیرؒ کی کتابِ تاریخ ''البدایہ والنہایہ'' ہ پہنچا سکتی ہے؟ یا سعیدی صاحب صرف دھوکہ و تلبیس ہی جانتے ہیں۔

صاحب نے لکھا:

''کیا بے سند اور با سند برابر ہیں؟''

۔۔۔!!! سعیدی صاحب ہم نے آپ سے کب کہا کہ بے سند اور با سند برابر ہیں۔۔۔؟ مگر خود آپ حضرات کے اصول کے مطابق شائخ میں کسی سند کی حاجت ہی نہیں۔ یہاں سند دریافت کرنا سوائے خود کو اور دوسروں کو دھوکہ دینے کے کیا ہے؟

وں کے اعلیٰ حضرت احمد رضا خان بریلوی شب معراج میں شیخ عبدالقادر جیلانی کی روح پاک کے حاضر ہونے اور نبی ﷺ کے ان کی پر قدم رکھ کر براق پر سوار ہونا وغیرہ بلا سند و مردود روایات کے متعلق لکھتے ہیں:

''ہاں فاضل عبدالقادر قادری ابن شیخ محی اربلی نے کتاب تفریح الخاطر فی مناقب الشیخ عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں یہ روایات لکھی سے جامع شریعت و حقیقت شیخ رشید ابن محمد جنیدی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ''حرز العاشقین'' سے نقل کیا، اور ایسے امور کو اتنی ہی سند بس

[فتاویٰ رضویہ: ج ۲۶ ص ۳۹۹]

اندازہ لگائیں جن لوگوں کے اعلیٰ حضرت کے ہاں نبی کریم ﷺ کی جانب بھی ایک بات منسوب کرنے کے لیے صرف یہی کافی ہے فلاں مشائخ تصوف نے اس بات کو اپنی کتاب میں درج کیا ہے اور یہی سند کافی ہے وہ اگر اپنے اکابرین و بزرگوں کے تسلیم و تائید شدہ لال کردہ واقعات کی سند دریافت کریں تو اسے سوائے لوگوں کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کے اور کیا کہیں۔۔۔؟

ضا خان بریلوی مزید اپنے اس اصول کو بیان کرتے لکھتے ہیں:

''اور حضرات مشائخ کرام قدست اسرارھم کے علوم اس طریقہ سندِ ظاہری حدثنا فلاں عن فلاں میں منحصر نہیں۔''

[فتاویٰ رضویہ: ج ۲۸ ص ۴۲۶]

صاحب بریلوی مزید فرماتے ہیں:

''نہ روایات مشائخ اس طریقہ سندِ ظاہری میں محصور'' [فتاویٰ رضویہ: ج ۲۸ ص ۴۲۷]

ا کہ ان کے یہاں مشائخ کی روایات سند وغیرہ کی محتاج نہیں اور سعیدی صاحب کا بزرگوں کی روایات و نقول پر سند کا اعتراض کرنا خود پنے اعلیٰ حضرت کے اصولوں کے مطابق باطل ہے۔

ضا خان بریلوی ایک اور جگہ لکھتے ہیں:

''قدم میں کیا وجہ انکار ہے کہ نقول مشائخ کو خواہی رد کیا جائے۔ ہاں سند محدثانہ نہیں پھر نہ ہوا یسی جگہ اسی قدر بس ہے سند کی حاجت

[عرفان شریعت: ص ۹۱]

سعیدی صاحب جب نقول مشائخ کو خوامخواہ رد کرنا آپ لوگوں کے نزدیک درست ہی نہیں اور نہ مشائخ کی نقل کردہ روایات و میں سند کی حاجت ہے بلکہ مشائخ کا نقل کردینا ہی کافی ہے تو پھر کیوں سند پر معترض ہو کر اپنی شرمندگی بھی کروا رہے ہیں اور اپنے بڑوں

(http://www.islamimehfil.com/index.php?app=core&module=attach&section=attach&attach_rel_module=post&attach_id=47466)

اری کا بھی باعث بن رہے ہیں۔۔۔؟

نیز احمد رضا خان بریلوی کا یہ قول پہلے بھی نقل کر دیا گیا ہے کہ ان کے نزدیک خواجہ نظام الدین اولیاء کے ارشادات عالیہ مندرجہ "فوائد
ند کا درجہ ہی رکھتے ہیں اور انہیں میں "شبلی رسول اللہ" کا کفریہ کلمہ با تائید اور جان بوجھ کر پڑھانا مذکور ہے۔

صاحب بیچارگی سے لکھتے ہیں:

"شبلی وچشتی کی حکایات کو جب متفرق مقامات سے جمع کر کے ایک جگہ محدثانہ طریق سے مجموعی طور پر دیکھیں تو کیا غلبہ حال واستغراق
ا اور رجوع کے الفاظ نہیں ملتے؟"

عرض ہے کہ قطعاً نہیں۔۔۔ہم نے جو بھی روایات اس سلسلے میں پیش کی ہیں ان میں حال واستغراق کا بہانہ مردود و باطل ہے۔ان
و جمع بھی کر لیں تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ ان لوگوں نے جان بوجھ کر یہ کفریہ وناپاک کلمات پڑھائے تھے۔اپنے ان کفریہ کلمات پر بعد
نے بنانا ان کا ہوش وحواس میں ہونا ثابت کرتا ہے، جس کا کوئی انصاف پسند انکار نہیں کر سکتا۔

ے رجوع کا تعلق ہے تو سعیدی صاحب سے عرض ہے کہ کیوں اپنے اکابرین کے دفاع میں اس قدر باطل پرستی کا ثبوت دے رہے
ا ان کفریہ کلمات پڑھنے پڑھانے والوں میں سے کسی کا بھی توبہ کرنا ثابت ہے۔۔۔؟ اگر نہیں تو کیا بعد میں بہانے بنانے کو رجوع
ں۔۔۔؟ مثال کے طور پر اگر کوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی دے یا ان کی شان میں گستاخی کرے اور ساتھ یہ بھی کہتا رہے کہ میں تو نبی
علیہ وسلم کا غلام ہوں۔۔۔یا کوئی اور بہانے بنائے۔۔۔تو کیا اس گستاخ کے یہ باطل بہانے اس کا رجوع ہیں یا قابل قبول ہیں؟
اللہ تعالیٰ ایسے گستاخوں اور ان کے حامیوں سے اپنی پناہ میں رکھے۔سعیدی صاحب! ہمیں تو پہلے ہی پتا ہے اور ان شاء اللہ آپ کی
تاویلات سے عام لوگوں کو بھی پتا چل رہا ہے کہ اصلی گستاخ اور ان کا حامی کون ہے؟

﴿سند یا رجوع کا مسئلہ ہی نہیں﴾

یہاں پر پڑھنے والوں پر ایک اور بات واضح کر دینا بھی مقصود ہے وہ یہ کہ یہاں مسئلہ سند اور رجوع وغیرہ کا سرے سے ہے ہی نہیں۔
ن کفریہ کلمات وحکایات کو بریلوی اکابرین نے بطور تائید پیش کر رکھا ہے اور ان پر اعتماد کرتے ہوئے ان سے استدلال کر رکھا ہے۔
صل تفصیل ہمارے پیش کیے گئے ہر حوالے کے ساتھ ساتھ موجود ہے۔نیز یہ بریلوی اصول اسی ضمن میں پیش کیا جا چکا ہے کہ

"یہ بات بھی ذہن میں رکھنی چاہئے کہ جب ایک آدمی کفریہ کلمہ بولے اور کچھ لوگ اس کلمہ کی تائید کریں اور اس کو کفر نہ سمجھیں تو وہ
ہ سب کی طرف منسوب ہوگا اور یہی سمجھا جائے گا کہ سب کا یہی عقیدہ ہے۔" [عبارات اکابر کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ: ج ۲ ص ۵۰]

ں تسلیم شدہ اصول سے ثابت اصل نکتے سے جان چھڑانے کے لئے سعیدی صاحب بیہودہ تاویلات میں مشغول ہیں۔یہ نہیں دیکھتے کہ
بڑوں نے تو ان کفریہ کلمات کی زبردست تائید کر رکھی ہے۔آپ کی جان ان کے اس کفر کو تسلیم کئے بغیر کیسے چھوٹے گی۔۔۔؟ بلکہ خود
کلمات اور ان کے تائید کرنے والوں کا دفاع کرنے والے اپنا اصلی عقیدہ ظاہر کر چکے ہیں چاہے جتنا چھپانے کی کوشش کریں۔

سعیدی صاحب یہاں جن باطل ومردود تاویلات میں مشغول ہیں ان کا بھرپور جواب تو دے ہی دیا گیا ہے۔سعیدی صاحب کی ان
ت کو بریلوی علماء کیا سمجھتے ہیں، ملاحظہ فرمایئے۔اشرف علی تھانوی نے بھی ایک ایسا ہی واقعہ پیش کر رکھا ہے جس میں پیر نے مرید کو اپنے
ر پڑھایا اور مرید کے پڑھنے پر بہانے بنائے۔اس کو نقل کر کے مخالف پر رد کرتے ہوئے کوکب نورانی اوکاڑوی بریلوی نے لکھا:

"خود تھانوی صاحب کی زبانی یہ بھی جان لیا کہ بیعت کے لئے امتحان کرتے ہوئے کلمے میں اپنا نام پڑھوانا، جائز سمجھا گیا۔۔۔
وحین کے لئے آپ فاسد تاویل کر کے غلط کو بھی صحیح قرار دینا اپنا ایمانی فریضہ سمجھتے ہیں، یعنی آپ کے نزدیک آپ کے دیوبندی اکابر کی
ہے وہ اللہ کریم کے رسول کریم ﷺ کی نہیں۔۔۔اللہ کریم ہمیں آپ کی اس نام نہاد دین داری اور آپ کے ایسے ممدوحین سے
۔(آمین)" [حقائق: ص ۱۱۱]

(http://www.islamimehfil.com/index.php?
app=core&module=attach&section=attach&attach_rel_module=post&attach_id=47467)

یۓ! کوکب نورانی اوکاڑوی بریلوی نے یہ ہرگز نہیں دیکھا کہ تھانوی صاحب نے جو واقعہ پیر کا مرید کو اپنے نام کا کلمہ پڑھانے کا نقل کیا
ی سند بھی ہے کہ نہیں بلکہ تھانوی کے اس پر اعتماد کو بنیاد بنا کر اعتراض کیا۔ نیز اس کے مقابلے میں تمام بے بنیاد بہانوں کو فاسد تاویل
ے کر رد کر دیا اور اس کا نتیجہ یہ نکالا کہ ایسی تاویلات کرنے والے اپنے اکابرین کی عزت کو اللہ کے رسول ﷺ کی عزت سے زیادہ سمجھتے
لا اس سے زیادہ سعیدی صاحب اور ان جیسے کفریہ عبارات کو ایمان کا لبادہ پہنا کر پیش کرنے والے بریلوی حضرات کی حقیقت کیا واضح
ود کوکب نورانی اوکاڑوی نامی بریلوی عالم نے کر دی ہے۔

صاحب نے لکھا:

”میاں شیر محمد شرقپوری صاحب نے طنز کے طور پر جو کہا، وہ مقصود نہ تھا طنز میں الٹ مقصود تھا۔“

لد۔ میں نے پہلے ہی ان تمام بیہودہ تاویلات کا راستہ بند کرنے کے لئے بریلوی اصول پیش کر دیے تھے کہ ایسے کفریہ کلمات میں نیت،
ر مراد جو بھی ہو، حکمِ کفر ٹل نہیں سکتا۔ مگر سعیدی صاحب کا تو مقصود ہی صرف دھوکہ دینا ہے۔ چنانچہ مزید عرض ہے کہ بریلوی غزالی زماں
کاظمی نے لکھا:

”توہین رسالت پر حکمِ کفر کا مدار ظاہر الفاظ پر ہے۔ توہین کرنے والے کے قصد و نیت اور اس کے قرائنِ حال کو نہیں دیکھا جائے گا،
ن کا دروازہ کبھی بند نہیں نہ ہو سکے گا۔“ [گستاخِ رسول کی سزا۔۔۔:ص ۴۱]

بریلوی نے لکھا:

”کیا بلا ضرورت با اختیار خود کفر بکنے سے آدمی کافر نہیں ہوتا جب کہ دل سے نہ ہو، اس دل سے نہ ہونے کا عذر منافقین پیش کر چکے اور
حد قہار سے فتوائے کفر پا چکے۔“ [فتاویٰ رضویہ: ج ۱۴ص ۵۹۹]

ضاحت میں مزید لکھا:

”یہاں وہ ضرورت معتبر ہے کہ حدِ اکراہ شرعی تک پہنچی۔۔۔۔ کوئی اسے قتل کر دیتا یا ہاتھ پاؤں کاٹ دیتا یا آنکھیں پھوڑ دیتا، کچھ بھی نہ
کے ایک رونگٹے کو بھی ضرر نہ پہنچتا، تو یقیناً اس نے بلا اکراہ وہ کلماتِ کفر بکے اور واحد قہار عز جلالہ نے کلماتِ کفر بکنے میں کافر ہونے سے
نلائے اکراہ کا استثنا فرمایا ہے۔۔۔۔
راہ تو در کنار ایک رونگٹے کو بھی نقصان نہ پہنچتا تھا ایک دھیلا بھی گرہ سے نہ جاتا تھا۔۔۔۔ لہٰذا جو بلا اکراہ کلمہ کفر بکے بلا فرق نیت مطلقاً
اجماعاً کافر ہے“ [فتاویٰ رضویہ: ج ۱۴ص ۶۰۰]

ن رسول اللہ“، ”شبلی رسول اللہ“ اور ”انگریز رسول اللہ“ کے کفریہ کلمات پڑھانے والوں اور ان کے قائلین کا صریح واضح کفر نیت، مقصود،
طنز کے پردوں میں چھپ نہیں سکتا۔ کیا ان کفریہ کلمات کے قائلین کے مقصود اور طنز کرنے کی ضرورت حدِ اکراہ شرعی تک پہنچتی
۔۔؟ اگر نہیں تو کیوں سعیدی صاحب جیسے اپنے بڑوں کے کفر و گستاخی کو چھپانے کی خاطر بریلی کے تسلیم شدہ شرعی اصولوں کی دھجیاں
ہیں۔۔۔؟؟؟

آخر میں ان صریح گستاخیوں اور کفریات کی باطل تاویلات میں مشغول ہونے والے سعیدی صاحب جیسوں کے لئے ان کے ہی
اں کا فتویٰ پیشِ خدمت ہے۔ بریلوی غزالی زماں احمد سعید کاظمی نے لکھا:

”وہ لوگ جو نبی ﷺ کی توہین صریح کی تاویل کر کے اس کے مرتکب کو کفر سے بچانا چاہیں بالکل اسی طرح قتل کے مستحق ہیں جیسا کہ خود
نے والا مستوجب حد ہے۔“ [گستاخِ رسول کی سزا۔۔۔:ص ۴۵]

(http://www.islamimehfil.com/index.php?app=core&module=attach&section=attach&attach_rel_module=post&attach_id=47468)

Raza11

Posted 21 June 2011 - 10:04 PM

JANAB TALLINOOR SAB AP KI POST KA JAWAB TO BA ASANI DYA JA SAKTA HE,LAKIN AP KE MAD E MUQABIL SAEEDI SAB HE OR YAQEENAN WOH BEHS NABTA DEN GAE LAKIN HAM ZAROORI SAMAJH TE HEN KE QAAREN KO MUTALA KAR DEN KE JIS BAT KO AP BARI CHALAKI SE CHOPA RAHE HEN GHAZALI ZAMAN KE FATAWE KI TASHREEH ME ASAL MUQSAD HAZRAT GHAZALI ZAMAN KA QUL KE MUTALIQ HE NA KE SAHIB QUL KE HAL KE MUTALIQ HE YANI AGR KOI QUL KI TASHREEH KARE TO OS PER BHI WAHI HUKUM HE JO QUL PER HE LAKIN HAM QUL KI TASHREEH NAHI KARTE BALKE SAHIB QUL KE HAL KI TASHREEH KARTEH HEN

OR ISI NUQTE KO AP BAYAN NAHI KARNA CHATE HEN ,YAQEENAN GHAZAL ZAMAN NE FATWA DETE WAQT HAZOOR ﷺ KI HADEES MAD E NAZR RAKHI HON GI JISME ARABI KE GHALBA HAL ME YE KAHNA KE ME TERA RAAB HON OR TO MERA BANDHA,JAB GHALBA HAL NE HAZOOR ﷺ NE KOI HUKUM NAHI LAGA YA TO JANAB AP PHIR KIO MUNKIR NAZR ATA HEN.

Edited by raza11, 21 June 2011 - 10:15 PM.

Saeedi

Posted 25 June 2011 - 03:33 PM

اللہ اکبر

Attached Images

وہابی کا سند کے بغیر ہی تکفیر کرنے کا شوق:

ہم نے سند کی بات کی تو وہابی سٹپٹا گیا...... کبھی کہا (چہ چہ چہ)...... اور کبھی بولا (سند یا رجوع کا مسئلہ ہی نہیں)...... بات بات پہ سند مانگنے والے کی زبان اب دیکھنی چاہیے۔ کافر قرار دینے کے لئے سند کی ضرورت ہی نہیں سمجھتا۔ کیا اعمال مشائخ کے لئے (مثلاً سر درد کے لئے سورۃ فاتحہ پڑھنا وغیرہ) کے لئے بھی اتنی گواہیاں مانگتا ہے جتنی گواہیاں زانی کو سنگسار کرنے کے لئے مانگتا ہے۔ ظالم کو یہ پتہ نہیں کہ مقام کی اہمیت کے مطابق سند کی اہمیت ہوتی ہے۔ کیا تاریخی بات، فضائل، حلال حرام اور کفر و ایمان کے لئے ایک ہی درجہ سند اور ثبوت مانگنا حماقت ہے یا نہیں؟...... یونہی کیا حضرت چشتی اور حضرت شبلی کا کفر ثابت کرنے کے لئے جناب کے پیش کردہ بالکل بے سند حوالے کافی ہیں؟ ہرگز نہیں......

شبہات سے حدود ٹا لنے کی تعلیم کا وہابی منکر ہے؟:

ردِ تکفیر اور ترکِ حدود کے لئے چونکہ شبہات یا احتمال بھی کافی ہوتے ہیں تو لہٰذا یہاں جناب کے پیش کردہ حوالے (رجوع) ہی کافی ہیں۔...... اب جناب کی مزید ڈھٹائی یہ ہے کہ آپ حالتِ خاص (مستی) کے انکاری ہیں۔
سبع سنابل (ص ۱۳۲) سے فوائد السالکین کی فارسی عبارت دیکھو:

من بخدمت شیخ یوسف چشتی قدس سرہٗ حاضر بودم کہ مردے بہ نیت بیعت درآمد سر در قدم خواجہ نہاد، وگفت بہ بیعت آمدم ۔خواجہ در حالتے بود...... الخ	یعنی میں (یعنی خواجہ معین الدین چشتی اجمیری) حضرت شیخ یوسف چشتی قدس سرہٗ کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک آدمی بیعت کی نیت سے خواجہ صاحب کے پاس آیا سر خواجہ کے قدموں پر رکھا (قدم بوسی کی) اور عرض کی: بیعت کے لئے آیا ہوں۔ خواجہ پر اُس وقت (غلبہ حال کی) کیفیت طاری تھی۔

کیا یہ صوفیانہ الفاظ جناب کو سمجھ نہیں آتے؟ پھر کیا فوائد فریدیہ میں شطح نقل کرتے ہوئے آپ کو چند صفحات پہلے (مستی کا کلام) نظر نہ آیا تھا؟ کیا تحقیق الحق سے عبارت نقل کرتے وقت سالک کا اشتباہ میں مبتلا ہونا نظر نہ آیا، کیا یہ سب حوالے غلبہ حال کے نہیں؟۔

(http://www.islamimehfil.com/index.php?app=core&module=attach&section=attach&attach_rel_module=post&attach_id=47494)

ذہبی نے تاریخ اسلام میں شبلی کے متعلق لکھا:

أحسن أحوال الشبلي أن يقال فيه مجنون، يريد أنه كثير الشطح، والمجنون رفع عنه القلم. (تاریخ اسلام، ۲:۳۵)	احوال شبلی کا احسن بیان اسے مست کہنا ہے، مراد یہ ہے کہ شبلی کثیر الشطح ہے اور مست مرفوع القلم ہوتا ہے۔

پھر شبلی سے یہ بے سند منسوب حکایت فوائد الفواد میں ہے۔ یا...... انسان کامل میں ہے۔ پھر دونوں میں فرق بھی موجود ہے۔ پھر فوائد السالکین کی روایت میں شبلی کی بجائے چشتی لکھا ہے۔ حضرت نظام الدین محبوب الٰہی نے چشتی کی بجائے شبلی فرمایا۔ جس سے پتہ چلا کہ حضرت نظام الدین کے دور تک یہ کہانی حضرت شبلی کے نام سے چل رہی تھی اور فوائد السالکین اگر حضرت نظام الدین کے پیر فرید الدین گنج شکر نے لکھی ہوتی تو حضرت نظام الدین اس کے خلاف کیسے لکھ سکتے تھے؟...... پھر خواجہ یوسف چشتی (متوفی ۴۵۹ھ) کی خدمت میں حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری (ولادت قریب ۵۳۷ھ) کیسے پہنچ گئے تھے؟ یہ فوائد السالکین کے جعلی ہونے کا واضح ثبوت ہے۔

ہم کہتے ہیں کہ امتحان عقیدت کا وہ طریقہ غلبہ حال میں اختیار کیا تھا۔ اور رجوع کے الفاظ یہ لکھے ہیں کہ:

بشنو من کیستم و چہ کس باشم ہو یکے از کمینہ بندگان رسول ہستم وکلمہ ہماں ست۔ (سبع سنابل ص ۱۴۳، بحوالہ فوائد السالکین)	سن لے، میں کیا اور میری حیثیت کیا؟ اور میں تو سرکار کے ادنیٰ غلاموں میں سے ایک ہوں، اور کلمہ وہی پہلا ہے۔

اور حالت خاص میں امتحان عقیدت کے اُس پیرایہ کے لئے کیا یہ الفاظ رجوع نہیں ہیں؟ اور کیا رجوع شدہ بات کو حکایتاً بیان کر دینے سے اب سند کی حاجت ہی نہ رہی؟ اب بے سند منسوب باتوں سے جس کو چاہو کافر بنا ڈالو؟؟!!!

کلام، تکلم، متکلم میں احتمال یا عدم احتمال:

ہم کفریہ کلمہ کو کفریہ ہی کہتے ہیں۔..... ہم نے (کلام یعنی کفریہ کلمہ) میں ہرگز کوئی تاویل نہیں کی اور نہ ہی اس کی تائید کی ہے کہ تم ہمیں نصیر الدین سیالوی وغیرہ کا کلام سناؤ...... یاد رہے کہ ہم نصیر الدین گولڑوی اور نصیر

(http://www.islamimehfil.com/index.php?app=core&module=attach&section=attach&attach_rel_module=post&attach_id=47495)

الدین سیالوی کی کئی باتوں کو مسترد کرتے ہیں اور وہ ہمارے خلاف ہرگز حجت نہیں۔......ہم نے (تکلم) کی نسبت پر کلام کیا ہے، کہ یہ منسوب اور بے سند حکایت ہے، جس کی بنیاد پر کوئی قطعی کلام نہیں کیا جا سکتا۔......پھر ہم نے (متکلم) پر کلام کیا۔ کہ ان ہی میں سے بعض کتابوں میں متکلم کی حالت کو خاص اور مستی کہا گیا ہے۔ اور ان ہی کتابوں میں رجوع کا کلام بھی ملتا ہے۔......ہم ایسے (کلام) کو کفر کہتے ہیں۔ (تکلم) کو ثابت نہیں مانتے منسوب اور بے سند مانتے ہیں۔ اور بر سبیل تنزل (متکلم) کا سکاری سے ہونا یعنی مرفوع القلم ہونا مانتے ہیں اور ایسے کے آخری کلام کو رجوع کا نام دے رہے ہیں۔......فرمایئے! میں نے کلام (فلان رسول اللہ) میں کونسی تاویل کی ہے؟ اور تم نے یہ تکلم کس سند سے ثابت کیا ہے؟ رہے سکر و رجوع کے قول تو وہ تو بر سبیل تنزل پیش کئے ہیں، اور وہ بھی جناب کی محولہ کتابوں میں ملتے ہیں؟......

(فلاں رسول اللہ) کہنا کس کے نزدیک کفر ہے اور کس کے نزدیک نہیں؟:

آپ نے تھانوی کے متعلق کو کب نورانی کا کلام نقل کیا......تو جناب والا! تھانوی نے (فلاں رسول اللہ) کہنے کے متعلق لکھا کہ یہ کلمہ کفر نہیں ہے کیونکہ اس میں دو تاویلیں ہیں۔ (السنۃ الجلیہ)...... جب کہ ہمارے نزدیک یہ کلام (یعنی فلان رسول اللہ کہنا) کفر ہے، اس میں کوئی تاویل قبول نہیں...... جناب کے دیوبندیوں اور ہمارے درمیان یہ فرق ہے۔ یہاں تھانوی نے (فلان رسول اللہ) کہنے کو کلمہ کفر نہ مان کر ہمیں سند پوچھنے کا موقع نہ دیا اور نہ ہی ہمیں سند پوچھنے کی ضرورت رہنے دی۔

کیا کسی حکایت سے استدلال کرنے پر اُس کی سند کی کسی طرح ضرورت نہیں رہتی؟:

آپ کہتے ہیں کہ سند کی ضرورت نہیں ہے......میں کہتا ہوں کہ آپ پھر ایک کلیدی غلطی کر رہے ہیں......

کیا کسی نے اس بے سند حکایت سے یہ استدلال کیا ہے کہ بیعت کرتے وقت فلان رسول اللہ کہنا جائز ہے۔ اگر کسی نے یہ استدلال کیا ہوتا تو جناب اُس کے استدلال پر اعتراض کر سکتے تھے۔ (چشتی و شبلی پر اعتراض کرنے کے مجاز آپ تب بھی نہ ہو سکتے تھے)۔ بے سند حکایت سے جو سبق اخذ کئے گئے۔ وہ دیگر دلائل سے بھی ثابت ہیں۔((شیخ استاذ (نائب رسول ﷺ) کی اطاعت حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی ہی اطاعت ہے۔ خضر راہ

(http://www.islamimehfil.com/index.php?app=core&module=attach&section=attach&attach_rel_module=post&attach_id=47496)

پر اعتراض نہیں کرتے ،اُس کی اطاعت کرتے ہیں)) مگر جس بات سے رجوع ذکر کیا گیا ہے،یعنی اپنے آپ کورسول اللہ کہلوانا،وہ بات کسی ناقل حکایت نے اخذ نہیں کی کہ وہابی کی غرض پوری ہو۔

کلموں کا تجزیاتی جائزہ:

حکایت کو......بغیر سند......حالت مستی میں امتحانی کلام کی حیثیت سے بیان کیا گیا ہے......پھر حالت صحو لوٹنے کے ساتھ رجوع بھی مذکور ہے۔

۱ انسان کامل	بغیر سند	جیسے شجر موسیٰ سے (انی انا اللہ) سنا گیا، ایسے ہی شبلی سے (انا رسول) آپ سے سنا گیا، آپ کی زبان پر کس نے کہا؟ ۔یہ غلبہ حال ہے۔	
۲ فوائد الفواد	بغیر سند	حکایت میں (انا رسول) کی جگہ (شبلی رسول) ہے۔	رجوع
۳ فوائد السالکین	سند غلط	در حالتے بود، حکایت میں شبلی کی جگہ خواجہ یوسف چشتی داخل کر دیا گیا۔اگر فوائد السالکین درست ہوتی تو فوائد الفواد میں بھی واقعہ کو حضرت شبلی سے منسوب کرنے کی بجائے حضرت یوسف چشتی سے منسوب کیا جاتا	رجوع
۴ سبع سنابل	بغیر سند	درحالتے بود، (فوائد السالکین سے منقول)	رجوع
۵ تحقیق الحق	بغیر سند	مظہر حقیقت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہونے کے غلبہ حال میں	
۶ فوائد فریدیہ	بغیر سند	مستی و شطح کے طور پر درج۔یوسف چشتی سے بدل کر معین الدین بنا	
۷ منازل ابرار	بغیر سند	: آئینہ شبلی میں تمہارسول کونہیں بلکہ اللہ کو بھی دیکھنا۔	

مقابیس المجالس ———— جامع وراوی (متہم = قادیانی نواز) نے مرشد کو رسول کہنے کے جذبہ کا جھوٹ بولا۔

احوال مقدسہ ———— انگریز کی غلامی پر طنز کرتے ہوئے بتایا گیا کہ انگریز کے ہم صورت گویا انگریز کو رسول اللہ مانتے ہیں

احوال مقدسہ: انگریز کی غلامی پر طنز کرتے ہوئے بتایا گیا کہ انگریز کے ہم صورت گویا انگریز کو رسول اللہ مانتے ہیں

(http://www.islamimehfil.com/index.php?app=core&module=attach&section=attach&attach_rel_module=post&attach_id=47497)

اورلندن کوقبلہ مانتے ہیں ۔اصل مقصود وہ غلامی ترک کرانا تھا، چنانچہ بعد کا واقعہ شاہد ہے۔...... کیا اتنی بات بھی سمجھ نہ آسکی کہ طنز کیا ہوتی ہے؟ قرآن مجید میں کافر کو بطور طنز کہا گیا: ذُق انك انت العزیز الکریم۔ جس طرح ان طنزیہ الفاظ سے اللہ تعالٰی نے کافر کو (عزیز و کریم) نہیں مانا ، اسی طرح میاں صاحب نے بھی انگریز کو طنزاً (رسول اللہ) کہا ہے۔...... طنزیہ کلام سمجھے بغیر امام احمد رضا اور حضور غزالئ زماں کے حوالے پیش کرنا خود فریبی یا خلق فریبی کے قبیل سے ہیں...... اور پھر...... وہابی کو طنز کا پتہ کیونکر چل سکتا ہے کہ یہ تو سفہاء الاحلام میں سے ہے۔

کیا وہابی منکرین ختم نبوت کے ساتھی و حامی و مقتدی نہیں؟:

ا۔مرزائی بھی اجرائے نبوت کے قائل ہیں،اور وہابی بھی اجرائے نبوت کو مقدورِ باری (ممکن) لکھ چکے ہیں کہ:" اس شہنشاہ کی تو یہ شان ہے کہ ایک حکم کن سے چاہے تو کروڑوں نبی ...... اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر پیدا کر ڈالے "۔(تقویۃ الایمان، ص۳۱)۔(حالانکہ اب کسی اور کا اول الخلق اور اول الانبیاء فی الخلق ہونا محال عقلی ہے)

۲۔مرزا کی کتاب براہین احمدیہ کی مرزائی تو تعریف کرتے ہیں، وہابی بھی شروع (محمد حسین بٹالوی) سے آج (یحیٰی گوندلوی) تک اُس کتاب براہین احمدیہ کی تعریف کر رہے ہیں۔(مطرقۃ الحدید، ص ۳۹-۴۰)

۳۔مرزائی مرزا کے ہر نکاح سے خوش ہیں، وہابی مولوی نذیر حسین شیخ الکل وہابی نے ۱۸۸۴ء میں مرزا کا ایک نکاح پڑھانے کا شرف حاصل کیا۔(مطرقۃ الحدید، ص۱۴)

۴۔مرزائی دوسروں کی اقتداء نہیں کرتے مگر ثناء اللہ امرتسری مرزائی مولوی کی اقتداء میں نماز پڑھنا جائز جانتا تھا۔(فیصلہ مکہ، ص ۲۶)۔

۵۔مرزائی بھی اُن سے خوش ہیں جو اُن کے خلاف نہیں اور وہابی بھی اُن علماء کو مسلمان ہی جانتے ہیں جو مرزائیوں کو کافر نہیں کہتے (فتاوٰی نذیریہ، ج۲ ص ۳۸۹)۔

ان باتوں کا جواب آپ کیوں ہضم کر گئے؟ کیا آپ کے مولوی جو چاہیں کہیں، وہ ائمہ معصومین ہیں؟؟۔

(امیر معاویہؓ) کا (رسول اللہ) کہلانا ابن کثیر کے نزدیک صحیح/حسن+مقبول ہے:

جناب نے البدایہ والنہایہ کے تاریخ کی کتابوں میں شمار ہونے کی بناء پر (امیر معاویہؓ) کو (رسول اللہ)

(http://www.islamimehfil.com/index.php?app=core&module=attach&section=attach&attach_rel_module=post&attach_id=47498)

کہنے کے حوالے کو داخل دفتر کردیا ہے۔جناب والا! یہ ٹھیک ہے کہ عام طور پر کتب تاریخ میں رطب ویابس، جھوٹ سچ سب جمع کردیا جاتا ہے۔مگر آپ کے بزرگ ابن کثیر نے تو یہ صراحت کی ہے کہ میں نے اس کتاب البدایہ والنہایہ میں وہی باتیں لکھی ہیں جو صحیح یا حسن ہیں (اور مقبول عندالعلماء ہیں) اور اگر کہیں کوئی ضعیف روایت بیان کی بھی ہے تو اُس کا ضعف بھی ساتھ ہی بیان کردیا ہے۔(البدایہ والنہایہ ج ص ۶،۷)

وما ورد فى ذلك من الكتاب والسنة والآثار والاخبار المنقولة المقبولة عند العلماء ......وإنما الاعتماد والاستناد على كتاب الله وسنة رسول الله صلى الله عليه وسلم، ما صح نقله أو حسن وما كان فيه ضعف نبينه۔	اور جو اس کتاب میں وارد ہے وہ کتاب وسنت وآثار واخبار منقولہ اور مقبولہ عندالعلماء سے ہے۔...... اور اعتماد واستناد صرف اور صرف کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ سے کیا گیا ہے۔اور جس کی نقل صحیح یا حسن ہے اور جس بات میں ضعف ہے وہ بیان کردیا گیا ہے۔

جناب اب تو آپ کی ذمہ داری بنتی ہے کہ ابن کثیر، البدایہ والنہایہ اور جناب معاویہ پر بھی کلام فرمائیں......ورنہ ان صوفیوں پر بدزبانی سے باز آئیں جن کے متعلق کوئی سند بھی تم پیش نہیں کرسکتے۔اور یہاں ابن کثیر کے اصول کی رو سے روایت صحیح یا حسن اور مقبول ہے۔...... یہاں اب تم ابن کثیر کے مقابلہ پر آکر سند (جو ابن جریر نے دے رکھی ہے) پر جرح کرکے ہی شاید کوئی جواب دے سکو، مگر یہاں صوفیہ کے خلاف تو سرے سے تم کوئی سند ہی پیش نہیں کرسکتے تو تم انصاف کیوں نہیں کرتے؟؟؟

سعودی شرعی حکام کا ایک ارشاد: (مرحبا نهرو رسول السّلام):

اور ہاں آپ کی سعودی نجدی حکومت نے نہرو کا استقبال کرتے ہوئے کہا تھا: (مرحبا نہرو۔رسول السلام!)۔اگر ریالوں کی آمد میں فرق نہ آئے تو اس پر بھی فتویٰ لگایئے گا۔کہ سعودی حکومت مسلمان رہی یا کافر ہوگئی تھی؟ اور اپنے اُس وقت کے مہر بہ لب علمائے وہابیہ پر فتویٰ لگانا نہ بھولئے گا؟ نیازمند سعیدی

(http://www.islamimehfil.com/index.php?app=core&module=attach&section=attach&attach_rel_module=post&attach_id=47499)

البداية والنهاية

للحافظ عماد الدين أبى الفداء إسماعيل

ابن عمر بن كثير القرشى الدمشقى

٧٠١ - ٧٧٤ هـ

تحقيق

الدكتور عبد الله بن عبد المحسن التركي

بالتعاون مع

مركز البحوث والدراسات العربية والإسلامية

بدار هجر

الجزء الأول

هجر

للطباعة والنشر والتوزيع والإعلان

(http://www.islamimehfil.com/index.php?app=core&module=attach&section=attach&attach_rel_module=post&attach_id=47500)

الصَّميمِ ، خاتَمُ الأنبياءِ ، وصاحبُ الحَوْضِ الأكبرِ الرَّوَاءِ[1] ، صاحبُ الشفاعةِ العظمى يومَ القيامةِ وحاملُ اللواءِ ، الذى يبعثُه اللهُ المقامَ المحمودَ الذى يرغبُ إليه فيه الخَلْقُ كلُّهم ، حتى الخليلُ إبراهيمُ صلى اللهُ عليه وعلى سائرِ إخوانِه من النَّبيِّين والمُرسلين ، وسلَّم وشرَّف وكرَّم ، أزْكَى صلاةٍ وتسليمٍ ، وأعْلَى تشريفٍ وتكريمٍ ، ورَضِىَ اللهُ عن جميعِ أصحابِه الغُرِّ الكرامِ ، السادةِ النُّجَباءِ الأعلامِ ، خُلاصةِ العالَمِ بعدَ الأنبياءِ ، ما اختلَط الظلامُ بالضِّياءِ ، وأعْلَنَ الدَّاعِى بالنِّداءِ ، وما نَسَخ[2] النهارُ ظلامَ الليلِ البَهيمِ .

أمَّا بعدُ ؛ فهذا كتابٌ أذكُرُ فيه - بعَوْنِ اللهِ وحُسْنِ توفيقِه - ما يسَّره اللهُ تعالى بحَوْلِه وقُوَّتِه ، مِن ذِكْرِ مَبْدأ المخلوقاتِ ؛ مِن خلقِ العَرْشِ ، والكُرْسِىِّ ، والسَّمٰواتِ ، والأَرَضِينَ ، وما فيهنَّ ، وما بينَهنَّ ، من الملائكةِ والجانِّ والشياطينِ ، وكيفيَّةِ خَلْقِ آدمَ ، عليه السلامُ ، وقَصَصِ النبيِّين ، وما جرَى مَجْرَى ذلك إلى أيَّامِ بنى إسرائيلَ ، وأيامِ الجاهليَّةِ ، حتى تنتهىَ النُّبُوَّةُ إلى أيامِ نبيِّنا محمدٍ ، صلواتُ اللهِ وسلامُه عليه ، فنذكرُ سِيرتَه كما ينبغِى ، فتشفِى الصدورَ والغليلَ ، ونُزيحُ الدَّاءَ عن العليلِ . ثم نذكرُ ما بعدَ ذلك إلى زمانِنا ، ونذكرُ الفِتَنَ والمَلَاحِمَ ، وأشْراطَ السَّاعةِ ، ثم البعثَ والنُّشُورَ وأهوالَ القيامةِ ، ثم صِفَةَ ذلك ، وما فى ذلك اليومِ ، وما يقعُ فيه مِن الأُمورِ الهائلةِ ، ثم صفةَ النارِ ، ثم صفةَ الجِنانِ ، وما فيها من الخَيْراتِ الحِسانِ ، وغيرَ ذلك ، وما يتعلَّقُ به ، وما ورَد فى ذلك من الكتابِ والسُّنَّةِ والآثارِ والأخبارِ المنقولةِ المقبولةِ [٢/١ ظ] عندَ العلماءِ ووَرَثَةِ الأنبياءِ ، الآخِذينَ مِن مِشْكاةِ النُّبُوَّةِ المُصْطَفَويَّةِ المحمديَّةِ ، على مَن جاءَ بها أفضلُ الصلاةِ والسلامِ .

---

(١) الرواء : الماء العذب ، والكثير المروى .

(٢) فى ١ : « سلخ » .

(http://www.islamimehfil.com/index.php?app=core&module=attach&section=attach&attach_rel_module=post&attach_id=47501)

ولسْنا نذكُرُ مِن الإسْرائيليَّاتِ إلَّا ما أذِن الشارعُ فى نَقْلِه ، مما لا يخالِفُ كتابَ اللهِ وسُنَّةَ رسولِه ﷺ ، وهو القِسمُ الذى لا يُصدَّقُ ولا يُكذَّب ، مِمَّا فيه بَسْطٌ لمُخْتَصَرٍ عندَنا ، أو تسميةٌ لمُبْهَمٍ ورَد به شرعُنا ، ممَّا لا فائدةَ فى تعْيِينِه لنا ، فنذكُرُه على سبيلِ التَّحلِّى به ، لا على سبيلِ الاحْتياجِ إليه والاعْتمادِ عليه . وإنَّما الاعتمادُ والاسْتِنادُ على كتابِ اللهِ وسُنَّةِ رسولِ اللهِ ﷺ ، ما صحَّ نَقْلُه أو حَسُنَ ، وما كان فيه ضَعْفٌ نُبيِّنُه ، وباللهِ المُسْتعانُ ، وعليه التُّكْلانُ ، ولا حَوْلَ ولا قُوَّةَ إلاَّ باللهِ العزيزِ الحكيمِ ، العلىِّ العظيمِ ، فقد قال اللهُ تَعالى فى كتابِهِ : ﴿ كَذَٰلِكَ نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ أَنبَآءِ مَا قَدْ سَبَقَ وَقَدْ ءَاتَيْنَـٰكَ مِن لَّدُنَّا ذِكْرًا ﴾ [طه : ٩٩] . وقد قَصَّ اللهُ على نَبِيِّه ﷺ خبرَ ما مضَى مِن خَلْقِ المخلوقاتِ ، وذكْرِ الأُمَمِ الماضِينَ ، وكيف فعَل بأوليائِه ، وماذا أحَلَّ بأعدائِه ، وبيَّن ذلك رسولُ اللهِ ﷺ لأُمَّتِه بَيانًا شافِيًا ، كما[1] سنُوردُ عندَ كلِّ فصلٍ ما وصلَ إلينا عنه صلواتُ اللهِ وسلامُه عليه من ذلك تِلْوَ الآياتِ الوارِداتِ فى ذلك ، فأخبَرنا بما نحتاجُ إليه مِن ذلك ، وترَك ما لا فائدةَ فيه ممَّا قد يَتزاحَمُ على عِلْمِه ويتَراجَمُ فى فَهْمِه طوائفُ مِن علماءِ أهلِ الكتابِ ، ممَّا لا فائدةَ فيه لكثيرٍ من الناسِ ، وقد يستوعبُ نقْلَه طائفةٌ من علمائِنا أيضًا[2] ، ولسنا نَحْذُو حَذْوَهم ، ولا نَنْحُو نحوَهم ، ولا نذكرُ منها إلَّا القليلَ على سبيلِ الاختِصارِ ، ونُبيِّنُ ما فيهِ حَقٌّ منها[3] يوافقُ ما عندَنا ، وما خالفَه يقعُ فيه الإنكارُ .

فأمَّا الحديثُ الذى رَواه البُخارِىُّ رحِمَه اللهُ فى « صَحِيحِه » ، عن [4]عبدِ اللهِ بنِ عَمْرِو بنِ العاصِ[4] ، رَضِىَ اللهُ عنه ، أنَّ رسولَ اللهِ ﷺ قال :

---

(١) سقط من : ح ، م .
(٢) سقط من : م ، ص .
(٣) سقط من : م ، وفى الأصل : « فيها » .
(٤ - ٤) فى النسخ : « عمرو بن العاص » . والحديث عن عبد الله بن عمرو وليس عن أبيه عمرو . =

٧

(http://www.islamimehfil.com/index.php?app=core&module=attach&section=attach&attach_rel_module=post&attach_id=47502)

Toheedi Bhai

Posted 30 June 2011 - 02:53 PM



Attached Images

تاريخ الإسلام

ووفيات المشاهير والأعلام

للحافظ المؤرخ شمس الدين محمد بن أحمد بن عثمان الذهبي
المتوفى سنة ٧٤٨هـ

حوادث ووفيات

٣٣١ - ٣٤٠ هـ.
٣٤١ - ٣٥٠ هـ.

تحقيق
الدكتور عمر عبد السلام تدمري
أستاذ التاريخ الإسلامي في الجامعة اللبنانية
عضو الهيئة الاستشارية للمنشورات التاريخية
في اتحاد المؤرخين العرب

الناشر
دار الكتاب العربي

(http://www.islamimehfil.com/index.php?app=core&module=attach&section=attach&attach_rel_module=post&attach_id=47519)

قال: قوله: ﴿وَقَالَتِ اليَهُودُ والنَّصَارَىٰ نَحْنُ أَبْنَاءُ اللَّهِ وأَحِبَّاؤُهُ﴾[1].

وقال: ما قلت: الله، قطّ، إلّا وآستغفرتُ الله من قولي الله[2].

قال جعفر الخُلْديّ: أحسن أحوال الشِّبْليّ أن يُقال فيه مجنون، يُريد أنّه كثير الشَّطْح، والمجنون رُفِع عنه القلم.

وقال السُّلَميّ: سمعت أبا بكر الأبْهَريّ يقول: سمعت الشِّبْليّ يقول: الإنبساط بالقول مع الله تَرْك الأدب، وترك الأدب يوجب الطَّرد.

وقال أحمد بن عطاء: سمعتُ الشِّبْليّ قال: كتبتُ الحديث عشرين سنة، وجالستُ الفقهاء عشرين سنة[3].

وكان يتفقَّه لمالك. وكان له يوم الجمعة صيحة. فصاحَ يوماً فتشوَّش الخلْق، فحرد أبو عمران الأشيب والفقهاء، فقام الشِّبْليّ وجاءَ إليهم، فلمّا رآه أبو عِمران أجلسه بجنبه، فأراد بعضُ أصحابه أن يُري النّاسَ أنّ الشِّبْليّ جاهل فقال: يا أبا بكر، إذا آشتبه على المرأة دَمُ الحَيْض بدم الإستحاضة كيف تصنع؟

فأجاب الشِّبْليّ بثمانية عشر جواباً. فقام أبو عمران وقبَّل رأسه وقال: مِن الأجوبة ستّة ماكنتُ أعرفها.

رواها أبو عبد الرحمن السُّلَميّ عن أحمد بن محمد بن زكريّا، عن أحمد ابن عطاء[4].

وقيل: إنّه أنشد:

يقول خليلي: كيف صَبْرُكَ عنهم؟ فقلتُ: وهل صبرٌ فيُسأل عن كيفِ
بقلبي جَـوًى[5] أذْكَى من النّار حَـرُّهُ وأَصْلَى من التَّقوى وأمْضَى مِن السيفِ[6]

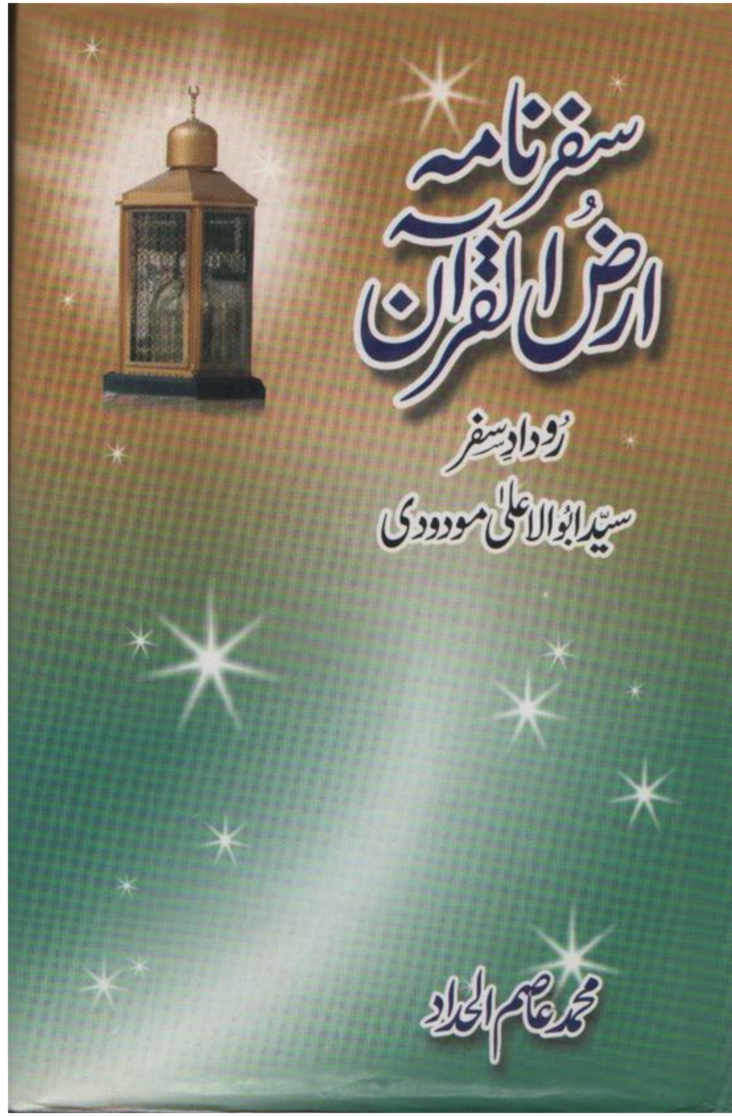
وقيل: إنّه سأله سائل: هل يتحقّق العارف بما يبدو له؟

فقال: كيف يتحقّق بما لا يثبُت، وكيف يطمئنّ إلى ما لا يظهر، وكيف يأنس بما لا يخفى. فهو الظّاهر الباطن الباطن الظّاهر. ثمّ أنشد:

---

(١) سورة المائدة، الآية ١٨، والخبر في: تاريخ بغداد ١٤/٣٩٢.
(٢) تاريخ بغداد ١٤/٣٩٠.
(٣) تاريخ بغداد ١٤/٣٩٣.
(٤) تاريخ بغداد ١٤/٣٩٣.
(٥) في تاريخ بغداد: «هوى».
(٦) تاريخ بغداد ١٤/٣٩٤.

(http://www.islamimehfil.com/index.php?app=core&module=attach&section=attach&attach_rel_module=post&attach_id=47520)



(http://www.islamimehfil.com/index.php?
app=core&module=attach&section=attach&attach_rel_module=post&attach_id=47521)

درعیہ کے تاریخی آثار

12 بجے کے قریب ہم درعیہ پہنچ گئے، یہ بڑی ہی سرسبز و شاداب جگہ ہے اور اس میں کھجور کے متعدد باغ پائے جاتے ہیں۔ جو سب کے سب کنوؤں کے پانی سے سیراب ہوتے ہیں۔ 1818ء تک یہی جگہ آلِ سعود کا پایۂ تخت اور شیخ محمد بن عبدالوہاب کی دعوتِ اصلاح و تجدید کا مرکز رہی ہے، لیکن 1818ء میں مصر کے ترکی گورنر محمد علی پاشا کی بیوی کے بیٹے ابراہیم پاشا نے حملہ کر کے اسے بالکل تباہ کر دیا، یہاں تک کہ آلِ سعود کو یہاں سے بھاگ کر ریاض کو اپنے مرکز بنانا پڑا۔ دور سے ساری بستی کھنڈروں اور مٹی کے بڑے بڑے ڈھیروں کا مجموعہ نظر آ رہی تھی۔ ہم نے وہاں پہنچتے ہی سب سے پہلے اس کی تباہی کے آثار کا مشاہدہ کیا۔ ساری بستی میں صرف چند بکھرے ہوئے گھر آباد ہیں، باقی ساری بستی ویران پڑی ہے۔ امراء آلِ سعود کے محلات کی دیواریں اپنے دروازوں اور کھڑکیوں سمیت اب تک قایم ہیں اور ان میں بعض کافی بلند ہیں۔ تعجب ہوتا ہے کہ یہ دیواریں کچی ہونے کے باوجود اب تک کیونکر قائم ہیں۔ اس کی وجہ شاید یہی ہو کہ اس علاقہ کی مٹی بڑی مضبوط ہے اور بارش یہاں کم ہوتی ہے۔ ایک جگہ کے متعلق ہمیں بتایا گیا کہ یہاں شیخ محمد بن عبدالوہابؒ کی مسجد تھی۔ چودھری صاحب نے اس مسجد کے اور امراء آلِ سعود کے محلات کے چار فوٹو لیے۔

اس کے بعد ہم امیر عبداللہ کے قصر پہنچے۔ امیر اور ان کے ساتھ استاذ عبدالحکیم عابدین موجود تھے اور ہمارا انتظار کر رہے تھے۔ انہوں نے مولانا سے تعارف و ملاقات کے لیے درعیہ کے بہت سے شیوخ کو بھی مدعو کر لیا تھا۔ جن میں شیخ عبداللہ بن خمیس بھی تھے۔ ہندوستان و چین کے تعلقات اور کشمیر کے بارے میں پنڈت نہرو کی پالیسی پر گفتگو ہوتی رہی۔ پاکستان کے مذہبی فرقوں، خصوصاً شیعہ حضرات کے متعلق بھی یہ لوگ بڑے سوالات کرتے رہے۔

عرب قومیت کا فتنہ

3 بجے کے قریب دوپہر کا کھانا ہوا۔ بالکل مغربی طرز پر۔ مولانا نے کھانے کے

(http://www.islamimehfil.com/index.php?app=core&module=attach&section=attach&attach_rel_module=post&attach_id=47522)

دوران اپنی گفتگو میں عرب قومیت کے فتنہ کی خوب خبر لی اور ان لوگوں کو بتایا کہ مسلمانوں کے ساتھ ہندوستان کا معاملہ، عربوں کے ساتھ اسرائیل کے معاملہ سے کسی طرح کم یا مختلف نہیں ہے، لیکن عرب قومیت کا نتیجہ یہ ہے کہ جب آپ کے اس ملک میں پنڈت نہرو آئے تو یہاں کے بہت سے اخبارات نے انہیں رسول السلام (امن کا پیامبر) کا لقب دیتے ہوئے ان کا شان دار استقبال کیا، لیکن آپ ہی بتائیں کہ اگر پاکستان کے لوگ بن گوریوں۔۔۔ وزیر اعظم اسرائیل۔۔۔ کو اپنے ہاں بلوائیں اور پھر اس کا اسی شان سے استقبال کریں، تو آپ لوگوں کی کیا کیفیت ہو؟ امیر عبداللہ نے اس بات کی مذمت کی کہ واقعی بعض عرب حکومتیں ہندوستان کو پاکستان پر ترجیح دیتی ہیں، لیکن اپنی مملکت کے متعلق انہوں نے بتایا کہ یہاں بہر حال پاکستان کو مقدم سمجھا جاتا ہے۔

کھانے کے بعد ہم نے امیر عبداللہ کے باغ کی سیر کی۔ کھجوروں کا سرسبز و شاداب باغ تھا، جس میں کھجور کے علاوہ مالٹے اور سنگترے کے بھی درخت تھے۔ انگور بھی تھے۔ نارنگی کو یہ لوگ ''یوسف آفندی'' کہتے ہیں۔ آفندی ترکی لفظ ہے جو ہر اسم علم کے بعد اسی طرح استعمال ہوتا ہے، جس طرح اردو میں، صاحب، یا ہندی میں بابو۔ اردن، شام اور مصر میں بھی نارنگی کے لیے یہی لفظ استعمال ہوتا ہے۔ غالباً ''یوسف'' نامی کوئی صاحب ہوں گے جو پہلی مرتبہ نارنگی کا درخت ان ممالک میں لائے۔

عصر کے قریب ہم ریاض واپس ہوئے۔ راستہ میں کمال انجم کی باتوں سے اندازہ ہوا کہ وہ عرب قومیت سے متاثر ہیں۔ مولانا نے ان سے فرمایا کہ سنائیے آپ کے ہاں فلسطین میں عرب عیسائیوں کا کیا حال ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ یہ لوگ یہودی اور عرب علاقے کے درمیان بڑی سہولت سے آتے جاتے ہیں، جب کہ مسلمان عربوں کے لیے اُدھر جانا اور یہودیوں کے لیے اِدھر آنا کسی طرح ممکن نہیں ہے۔ مولانا نے دریافت فرمایا: ''آپ لوگ توقع رکھتے ہیں کہ اگر کبھی عربوں اور یہودیوں کے درمیان جنگ چھڑ جائے، تو یہ عیسائی عربوں کا ساتھ دیں گے؟'' انہوں نے جواب دیا کہ اس میں شک ہی ہے۔ مولانا نے فرمایا: ''مگر عالم اسلامی کے غیر عرب مسلمانوں میں سے ہر شخص آپ کا ساتھ دے گا۔'' اس پر استاذ کمال انجم نے کچھ کہا تو نہیں، مگر امید ہے کہ انہوں نے

(http://www.islamimehfil.com/index.php?app=core&module=attach&section=attach&attach_rel_module=post&attach_id=47523)

Talinenoor

Posted 03 July 2011 - 06:14 PM

Asslamoalaikum 2 all muslims,

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

Attached Images

﴿بریلویت=تلبیسات ودجل﴾

صاحب بے چارے اپنے بڑوں کی صریح کفریات پرتلبیسات ودجل کا پردہ ڈال کر بریلویت کی لاج رکھنا چاہتے ہیں۔مگراس سارے
میں حالت یہ ہے کہ'' کچھ نہ سمجھے خدا کرے کوئی'' کے عمدہ مصداق ثابت ہورہے ہیں۔پوچھا کچھ جاتا ہے جواب کچھ آتا ہے۔اپنے ہی
ے تسلیم شدہ اصولوں کے چیتھڑے اڑا کر سعیدی صاحب تاویلات کا پیرہن پہننے میں مشغول ہیں۔
سند کے حوالے سے تو تفصیل سے بیان کرہی دیا گیا ہے اور قارئین ہماری جانب سے پیش کئے گئے حوالوں میں بخوبی دیکھ سکتے ہیں کہ
علیٰ حضرت کیا(بقول سعیدی صاحب)صرف اعمال مشائخ (مثلاً سر درد کے لئے سورۃ فاتحہ پڑھناوغیرہ) کے لئے ہی اقوال وروایاتِ
لو حجت سمجھتے ہیں یا نظریات واعتقادات میں بھی۔نیز کسی بھی انصاف پسند کے لئے جتنی بحث ہوچکی اسی سے اندازہ لگانا کافی ہے کہ
صاحب کے پاس اپنے بڑوں کی ان صریح کفریہ وگستاخانہ عبارات ونظریات کے دفاع میں کہنے کو کچھ نہیں سوائے دجل وتلبیسات
چندمزید گزارشات پیش خدمت ہیں تا کہ سعیدی صاحب کی نا سعیدیاں مزید واضح ہوجائیں۔
صاحب نے لکھا:

''آپ کے بزرگ ابن کثیر۔۔۔''

صاحب نے یوں باور کروانے کی کوشش کی ہے جیسے امام ابن کثیرؒ صرف ہمارے ہی بزرگ ہیں حالانکہ امام ابن کثیرؒ کو بریلوی اعلیٰ
احمد رضاخان بریلوی نے اکابر محققین ومحدثین میں شمار کررکھا ہے۔دیکھئے فتاویٰ رضویہ (ج۲۶ص۴۱۷)
اگر سعیدی صاحب کے دھوکہ کے مطابق (جس کی تفصیل سے وضاحت آگے آرہی ہے) امام ابن کثیرؒ کے نزدیک سیدنا امیر معاویہؓ کا
اللہ'' کہلانا حسن وصحیح اور مقبول ہے تو اس کا الزام صرف ہمارے بزرگ ابن کثیر پر ہی نہیں آپ کے اکابر محققین ومحدثین میں شمار ہونے
ن کثیر پر بھی ہے۔جو جواب اپنے محقق ومحدث ابن کثیر کا سمجھ میں آئے ہمارے بزرگ ابن کثیر کا بھی سمجھ لیجئے گا۔یا شاید سعیدی صاحب
ن ومحدث ابن کثیرؒ سے امیر معاویہؓ کے بارے میں پیش کی گئی روایت کو صحیح وحسن باور کرواکر اوراس سے من گھڑت نتائج اخذ کر کے یہ
پاہتے ہیں کہ ''رسول اللہ'' کہلوانے میں کچھ حرج نہیں۔اللہ ایسی الٹی سوچ سے اپنی پناہ میں رکھے۔

آئمہ محدثین ومؤرخین کا روایت بیان کرنا

صاحب کی ذہنی پسماندگی کا اندازہ لگائیں کہ عنوان قائم کرتے ہیں:

''(امیر معاویہؓ کا) (رسول اللہ) کہلانا ابن کثیر کے نزدیک صحیح/حسن+مقبول ہے''

ا الیہ راجعون،سعیدی صاحب نے اس ضمن میں جوحوالہ نقل کررکھا ہے اس کی صحت وسند سے قطع نظر پورے حوالے میں یہ بات دور دور
جود نہیں کہ سیدنا امیر معاویہؓ نے ان چند مجہول لوگوں سے خود ''رسول اللہ'' کہلوایا'' تھا۔بلکہ ان مجہول لوگوں کی درباریوں یا وہاں موجود
ں جانب سے اہانت کا ذکر ہے،سیدنا عمرو ابن العاصؓ کا ان مجہول لوگوں پر سیدنا امیر معاویہؓ کے پاس سے آنے کے بعد ان لوگوں پر
ل منقول ہے۔اس کے باوجود سعیدی صاحب نے اپنے بڑوں کے دفاع میں امیر معاویہؓ پر ''رسول اللہ'' کہلانے کا الزام عائد کردیا۔
اپنے بڑوں کے کفریہ کلمہ پڑھانے اوراس پر مریدوں کو شاباشی دینے والوں کا دفاع کرنے والوں کے نزدیک سیدنا امیر معاویہؓ کو
عتاب زدہ مجہول لوگوں کا ''رسول اللہ'' کہنا امیر معاویہؓ پر الزام بن گیا،جن کا نہ ان کفریہ کلمات کا خود کہلانا مذکور ہے اور نہ اس پر
ی وتعریف مذکور ہے۔ممکن ہے کہ سعیدی صاحب کہیں کہ سیدنا امیر معاویہؓ نے نکیر نہیں کی تو عرض ہے کہ اس حوالے میں صاف موجود
یدنا عمرو ابن العاصؓ جب سیدنا امیر معاویہؓ کے پاس سے ہی اٹھ کر آئے تو انہوں نے ان لوگوں پر شدید نکیر کی۔نیز بریلویوں کے اعلیٰ
ے نے لکھا:

(http://www.islamimehfil.com/index.php?app=core&module=attach&section=attach&attach_rel_module=post&atta

''عدم نقل، وجود کے منافی نہیں۔'' [فتاویٰ رضویہ: ج۵ ص۶۴۰]

ا کہ امیر معاویہؓ کے بارے میں صراحت سے منقول نہ ہونا مضر نہیں کہ ان کا ان کفریہ کلمات کو پڑھانا یا اس پر رضامند ہونا بھی منقول
اس کے مقابلے میں سیدنا عمرو بن العاصؓ کا مذمت کرنا منقول ہے۔ اگر یہ روایت صحیح بھی ہوتی تو صریح کفریہ کلمات پڑھانے والوں
نے والوں اور ان کے اس کفر کی تائید کرنے والوں کا اس روایت سے دفاع کرنا سوائے تلبیس ابلیس کے کچھ نہیں۔

صاحب نے خود بھی یہ تسلیم کرلیا ہے کہ

''یہ ٹھیک ہے کہ عام طور پر کتب تاریخ میں رطب ویابس، جھوٹ سچ جمع کردیا جاتا ہے۔''

م نے بریلوی اعلیٰ حضرت کا حوالہ بھی پیش کردیا تھا اور جب سعیدی صاحب نے خود بھی اس بات کو تسلیم کرلیا ہے تو باوجود اس تسلیم شدہ
سیدنا امیر معاویہؓ اور امام ابن کثیرؒ پر الزام تراشی کرنا کہاں کا انصاف ہے؟

سعیدی صاحب نے لوگوں کو دھوکہ دینے کے لئے امام ابن کثیرؒ کی یہ دو عبارات کو ملا کر یہ تاثر دینے کی کوشش کی ہے کہ ان کے نزدیک
یہ والنہایہ'' میں پیش کی گئی تمام روایات صحیح یا حسن ہیں چاہے ان کا تعلق کتاب وسنت سے ہو یا آثار سے۔ حالانکہ یہ صرف دھوکہ ہے۔
صاحب کی جانب سے پیش کئے گئے دوسرے سکین (ص۷) کی عبارت میں امام ابن کثیرؒ نے صراحت کر رکھی ہے کہ اعتماد اور استناد
تاب اللہ وسنت رسول اللہ ﷺ پر ہی ہے اور وہ بھی صرف اسی پر جس کی نقل صحیح وحسن ہے اور جو ضعیف ہے اس کی نشاندہی کردی گئی
ن وصحیح کی یہ شرط اور ضعیف کی نشاندہی کی صراحت صرف سنت رسول ﷺ سے متعلق روایات کے بارے میں ہے۔

اس کے مقابلے میں پیش کی گئے سکین (ص۶) کی پہلی عبارت الگ ہے اور اس میں صراحت ہے کہ اس کتاب میں وہ چیزیں بھی پیش
ں جو آثار واخبار میں سے ہیں اور مقبول عند العلماء ہیں یعنی علماء نے اسے اپنی کتابوں میں قبول کیا ہے۔ ان آثار واخبار میں ضعیف و
کی نشاندہی کی کوئی شرط امام ابن کثیرؒ نے عائد نہیں کی بلکہ صرف کسی عالم کا اپنی کتاب میں کسی اثر یا خبر کو قبول کرلینے کی ہی بنیاد پر پیش کر
ہے۔ اسی طرح ایک اور جگہ امام ابن کثیرؒ نے فرمایا:

''اور وہ جملہ باتیں جو احادیث نبوت اور علمائے کرام کی توسط سے ہم تک پہنچی ہیں بیان کریں گے۔''

[البدایہ والنہایہ (اردو ترجمہ تاریخ ابن کثیر): ج۱ ص۴۳ نفیس اکیڈمی کراچی]

کثیرؒ نے علمائے کرام کے توسط سے پہنچنے والے آثار واخبار کے لئے ہرگز بھی صرف صحیح وحسن کی شرط عائد نہیں کی اور نہ ہی ضعیف کی
کی شرط پیش کی ہے جو سعیدی صاحب اس بنیاد پر دھوکہ دینے میں مشغول ہیں۔ امام ابن کثیرؒ نے سیدنا حسینؓ کے واقعات شہادت اور
ڈھیر ساری روایات بیان کی ہیں ان میں سے الگ الگ کسی پر کوئی حکم نہیں لگایا بلکہ بعد میں لکھا:

''اور جو کچھ ہم نے بیان کیا اس کا بعض محل نظر ہے اور اگر ابن جریر (طبری) وغیرہ حفاظ اور آئمہ نے اسے ذکر نہ کیا ہوتا تو میں اسے
رتا۔'' [البدایہ والنہایہ (اردو ترجمہ تاریخ ابن کثیر): ج۸ ص۲۵۸ نفیس اکیڈمی کراچی]

اس سے بھی بالکل واضح ہے کہ اخبار وآثار کے لئے امام ابن کثیرؒ نے بھی دوسرے مؤرخین کی طرح ہرگز بھی صرف حسن وصحیح کی شرط
ی کی اور نہ یہ تمام ان کے نزدیک حسن یا صحیح ہیں بلکہ صرف دوسرے آئمہ کے اپنی کتب میں درج کرنے کی بنا پر یہ روایات پیش کردی
ود سعیدی صاحب اور ان کے اعلیٰ حضرت کو یہ بات بخوبی تسلیم ہے کہ مؤرخین ہر طرح کی روایات لے آتے ہیں جن سے استدلال
ردود ہے۔

خان بریلوی نے لکھا:

''جب انہوں نے فرمادیا کہ بعض یہ روایت لائے تو وہ بری الزمہ ہوگئے جیسے بہت سے محدثین احادیث باطلہ موضوعہ روایت کرتے
تے کہ جب ہم نے سند لکھ دی ہم پر الزام نہ رہا۔'' [فتاویٰ رضویہ: ج۲۲ ص۴۹۶]

(http://www.islamimehfil.com/index.php?app=core&module=attach&section=attach&attach_rel_module=post&atta

یوں کے غوث الاسلام پیر مہر علی شاہ گولڑوی نے لکھا:

''اصحاب روایت کے مدِنظر فقط روایت کے سلسلے کو بیان کرنا ہے جوان کوملا۔اس روایت کرنے سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ ان کا مذہب ہے۔'' [سیف چشتیائی :ص۱۱۲]

لہٰذا امام ابن کثیرؒ کا امام ابن جریر طبریؒ کے حوالے سے صرف روایت پیش کرنا حسن وصحیح کہنا نہیں اور امام ابن جریرؒ نے اپنی تاریخ میں ت کا سلسلہ بیان کیا ہے نیز اسناد کا التزام کیا ہے جس کی بنا پر بقول بریلوی اکابرین بھی ان پر ہرگز کوئی الزام نہیں اور یہ بری الذمہ یدی صاحب اپنے ان اکابرین کے صریح کفریہ و گستاخانہ نظریات کو ان بہانوں میں چھپا نہیں سکتے جو نہ صرف صریح کفر کے مرتکب فر و گستاخی کی تائید میں مشغول ہیں۔

سعیدی صاحب کی باقی باتوں کا تفصیلی جواب پہلے ہی دیا جا چکا ہے۔جس پر سعیدی صاحب محض بہانوں اور اپنے اکابرین کے ں کے سہارے پردہ ڈال رہے ہیں۔جس طرح شیعہ کی کتب میں جو بھی کفر وشرک یا گستاخی اہل بیت حتیٰ کہ نبی کریم ﷺ کی جانب ہے اور بطور تائید واستدلال درج ہے ان کی سند نہ ہونا یا ان کے الفاظ میں فرق ہونا ان کفریات وگستاخیوں کو بطور تائید واستدلال درج والوں کو کوئی فائدہ نہیں دے سکتا بالکل اسی طرح سعیدی صاحب کے یہ بہانے بھی اپنے ان اکابرین کے ہرگز کام آنے والے نہیں نے صریح کفر و گستاخی کو بطور تائید اپنے بزرگوں سے منسوب کر کے استدلال کر رکھا ہے۔حتیٰ کہ صریح کفریات کے بارے میں یہ تک لغرض یہ چیزیں طریقت کے رموز ہیں اور درست ہیں۔۔۔'' [منازل الابرار :ص۱۰۶]

بریلوی اکابرین ان کفریات کی تائید کریں اور ان کو درست تسلیم کریں اور سعیدی صاحب بیچارے عاجز آ کر الٹے سیدھے من گھڑت نع کر کے دفاع کریں تو ان کفریات وگستاخیوں کو کیا فائدہ پہنچا سکتے ہیں؟الٹا خود بھی اسی ضلالت وگمراہی کی دلدل میں دھنستے جا رہے

ساحب نے لکھا:

''آپ نے تھانوی کے متعلق کوکب نورانی کا کلام نقل کیا۔۔۔''

ں کیا!اور کوکب نورانی اوکاڑوی کے کلام سے صاف ظاہر ہے کہ انہوں نے تھانوی کے صرف بے سند حکایت کے نقل پر اعتراض کیا اور یہ کلمہ کی تائید قرار دیا اور اس بات کو اپنے اکابرین کی عزت اللہ اور رسول سے بھی زیادہ قرار دینا مانا۔جس کے مرتکب یہاں سعیدی اپنے اکابرین کے دفاع میں ہو رہے ہیں۔

ا جو کلام (السنۃ الجلیہ سے) پیش کر کے سعیدی صاحب دھوکہ دینا چاہتے ہیں وہ کوکب نورانی اوکاروی کے پیش نظر ہی نہیں بلکہ صرف کے درج کرنے کو بنیاد بنا کر کوکب نورانی اوکاڑوی نے اعتراض کیا ہے۔خود سعیدی صاحب نے لکھا:

''یہاں تھانوی نے (فلاں رسول اللہ) کہنے کو کلمہ کفر نہ مان کر ہمیں سند پوچھنے کا موقع نہ دیا اور نہ ہی سند پوچھنے کی ضرورت رہنے

کے اکابرین نے بھی ''چشتی اوشبلی رسول اللہ'' کو کفر نہ مان کر بلکہ درست مان کر اور ان کفریہ کلمات کے پڑھنے والوں کی تائید کر کے ہمیں ھنے کی ضرورت ہی نہ رہنے دی۔ملاحظہ فرمائیں:

کابرین کا صریح کفریہ و گستاخانہ کلمات پڑھنے والوں کو کہنا:

''سالک کا وجود مظہر حقیقتِ محمدیہ۔۔۔''

''الغرض یہ چیزیں طریقت کے رموز ہیں اور درست ہیں۔۔۔''

''سچا مرید۔۔۔مرید کا صدق بھی ایسا ہی ہونا چاہئے۔۔۔''

(http://www.islamimehfil.com/index.php?app=core&module=attach&section=attach&attach_rel_module=post&att

''لہٰذا پیر کے ساتھ صدق یہی ہے۔۔۔''

ہم مسلسل سمجھانے کی کوشش کر رہے تھے اور سعیدی صاحب مسلسل اس پر باطل تاویلات کا پردہ ڈالنا چاہ رہے تھے، تھانوی کے رد میں
لیم کر گئے۔ اللہ ہدایت دے، آمین۔

سعیدی صاحب کو ''انگریز رسول اللہ'' کے صریح کفر کے دفاع میں اس بات پر بھی غصہ ہے کہ ہم نے ان کے اکابرین کے حوالے سے
ات کو کیوں پیش کیا کہ اللہ کے رسول ﷺ کی توہین وگستاخی اور اس سے متعلق کفریات میں نیت، قصد و قرائن کا خیال نہیں کیا جائے گا
ی صاحب مسلسل اس کوشش میں ہیں کہ کسی طرح نبی ﷺ کی توہین اور اپنے بڑوں کی کفریات کو کبھی مقصد اور کبھی طنز کے تحت جائز
دیں۔

حالانکہ اس ضمن میں ہم پر برسنا اور غصہ نکالنا بالکل فضول ہے۔ اپنے دلائل اور تاویلات اپنے اعلیٰ حضرت کے سامنے پیش کیجیے جنھوں
کھا ہے کہ ''جو بلا اکراہ کلمہ کفر بکے بلا فرق نیت مطلقاً قطعاً یقیناً اجماعاً کافر ہے۔'' نیز لکھا کہ اللہ تعالیٰ نے ''کلماتِ کفر بکنے میں کافر
سے صرف مبتلائے اکراہ کا استثناء فرمایا ہے''۔ اپنا غصہ اپنے غزالی زماں پر نکالئے جنھوں نے ارشاد کیا کہ ''توہین کرنے والے کے
ت اور اس کے قرائن حال کو نہیں دیکھا جائے گا۔'' اس فقیر کا کیا قصور ہے سوائے آپ کو آپ ہی کا چہرہ آپ کے ہی اکابرین کی تحریروں کی
دکھانے کے۔

صاحب نے نصیر الدین نصیر گولڑوی اور نصیر الدین سیالوی جیسے بریلوی علماء کے متعلق لکھا:

''وہ ہمارے خلاف ہرگز حجت نہیں۔''

ی آپ جانیں آپ کا کام جانے۔ ہم تو لوگوں کو دکھانا چاہتے ہیں کہ جب گولڑوی و سیالوی جیسے بریلوی علماء بھی سعیدی صاحب پر حجت
ریلوی حضرات پر سعیدی صاحب جیسے مجہول کیسے حجت ہو سکتے ہیں۔۔۔؟ جو بریلوی اکابرین کے قائم کردہ اور تسلیم شدہ اصولوں کی
ھیر کر لوگوں کو دھوکہ دینے میں مشغول ہیں۔

سعیدی صاحب سے بھی عرض ہے کہ اپنے جیسے مجہول قلمکار کے من گھڑت اصولوں کو بنیاد بنانے کی بجائے معتبر بریلوی علماء کا کوئی
فرمائیں جس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور کلمہ کی توہین اور ایسے دیگر کفر بکنے کو بطور طنز جائز قرار دیا گیا ہو ورنہ ''انگریز رسول اللہ'' کے
ستاخانہ کلمہ کو بلا اکراہ بکنے والوں کا حکم آپ کے اکابرین سے پیش کیا ہی جا چکا ہے۔ جس پر آپ تڑپیں یا پھڑکیں کچھ حاصل نہیں۔

(http://www.islamimehfil.com/index.php?app=core&module=attach&section=attach&attach_rel_module=post&attach_id=47622)

Edited by talinenoor, 03 July 2011 - 08:30 PM.

Saeedi

Posted 06 July 2011 - 07:43 PM

اللہ اکبر

۱۔وہابی سے جب کچھ نہ بن پڑا تو قارئین کو بددعا سے نوازنے لگے کہ(کچھ نہ سمجھے خدا کرے کوئی)۔جناب! اب قارئین آپ کی حقیقت اور مقصد اور اپنے پرائے میں فرق کرنے کو خوب سمجھ چکے ہیں۔کیا اب اس دعا کا وقت گزر نہیں چکا ہے؟

۲۔آپ کہتے ہیں کہ آپ سند کے حوالے سے مفصل بیان کر چکے ہیں۔...... جناب میں نے جواب دیا تھا کہ کفر ثابت کرنے کے لئے ہم محض سند ہی نہیں بلکہ قطعی الثبوت والدلالت سند وثبوت مانگتے ہیں۔مگر سر درد وغیرہ اعمال اور فضائل (یا عقائد ظنیہ) کے لئے سند کا معیار اور ہے۔کیا اتنی بات بھی آپ نہیں سمجھ سکتے ؟

۳۔ابن کثیر کو (اکابر محققین ومحدثین) میں شمار کرنا ایسے ہے جیسے بعض رواۃِ حدیث کو محقق ومحدث ومجتہد کہنے کے باوجود اُن کو (بعض باتوں میں)بدعتی سمجھنا۔اگر علم سے مس ہے تو اتنا اشارہ کافی ہے۔ورنہ......؟؟؟؟
(تعارف میں علامہ منظور احمد فیضی نے علامہ نبہانی کے حوالے سے ابن کثیر پر جرح کی ہے)۔سمجھ گئے؟

۴۔ابن کثیر نے جناب معاویہ کے متعلق جو لکھا ہے۔ہم اس سے کسی کو رسول اللہ کہنے کا جواز ثابت نہیں کر رہے بلکہ ہم تو لکھ چکے کہ یہ کلمات کفر ہیں۔ہاں ہم اُس روایت خبر واحد کے متعلق یہی کہتے ہیں کہ چونکہ خبر واحد، مفیدِ ظن ہوتی ہے ،اور قطعیت ویقین کا فائدہ نہیں دیتی۔اس لئے یہ روایت واجب التاویل ہے۔اور یہی موقف ہمارا دیگر مومنین کاملین کے متعلق ہے۔اب کیا خیال ہے؟

۵۔جناب ہم نے کب کہا ہے کہ امیر معاویہؓ نے اُن سے کہا کہ مجھے رسول اللہ کہیں۔ہم نے تو یہ کہا کہ اس روایت سے لازم آتا ہے کہ امیر معاویہ نے رسول اللہ کہنے پر تردید ونکیر نہ کی۔السکوت فی معرض البیان بیان کے اصول کو آپ مانتے ہیں یا نہیں؟اگر مانتے ہیں تو اُس سے کیا ثابت ہوتا ہے؟......اگر کسی بے سند حکایت میں کسی مغلوب الحال سے رسول اللہ بطور امتحان کہلوانا منقول ہو گیا تو وہاں اُسی سے (اپنی تردید آپ) بھی منقول تھی جو رجوع نہیں تھا تو اور کیا تھا؟...... بے سند روایت کے بل بوتے پر، مغلوب الحال صوفی پر، ”اپنی تردید آپ“ کے باوجود اعتراض کرنے والے وہابی کا اعتراض حضرت امیر معاویہ اور ابن کثیر پر بدرجہ اولیٰ لازم آتا ہے جہاں ابن کثیر نے سند اپنے ذمہ لے کر بات نقل کی اور امیر معاویہ سے تردید بھی پیش نہ کی۔اب یہ کہنا کہ ممکن ہے امیر معاویہ نے تردید کی ہو اور وہ منقول نہ ہوئی ہو تو ایسے امکان واحتمال جو حضرت امیر معاویہ کے لئے پیدا کئے

(http://www.islamimehfil.com/index.php?app=core&module=attach&section=attach&attach_rel_module=post&attach_id=47635)

جا رہے ہیں، یہ امکان واحتمال محض حسن ظن پرمبنی ہیں ۔حضرت امیر معاویہ اورابن کثیر کے لئے تو ایسے حسن ظن آپ بلاثبوت بھی مان رہے ہیں، مگرشبلی وچشتی سے منسوب واقعہ میں توصراحت کے ساتھ ''اپنی تردید آپ'' ملتی ہے، اورشطح ومستی وحالت خاص کاقول بھی ملتا ہےتو آپ ماننے کی بجائے اتنے تنگ دل کیوں ہوجاتے ہیں؟

۶ ۔تاریخ کی عام کتابوں پرالبدایہ والنہایہ کا قیاس درست نہیں ۔اس کا مصنف تمہارا امام المفسرین ہے، محدث ہے، نقاد ہے۔ اورالبدایۃ والنہایۃ کے شروع میں صحیح، حسن یا مقبول روایت لانے کے التزام کی تصریح کررہا ہے اوربصورتِ ضعیف، ضعف بیان کا اعلان کررہا ہےاورمقبول عندالعلماء قرار دے کراپنے نزدیک مقبول بتارہا ہے تو یہاں جناب کی چوں چاں اور بہانہ بازی کی کیاحیثیت ہے؟...... جناب نے البدایہ والنہایہ میں ابن کثیر کا بعض روایات پرجرح کرنا خودبھی لکھ کر ہماری تائید کی ہے ۔سندلکھ کر بری الذمہ ہونے والےوہی ہیں جو یہ تصریح کرگئے اورابن کثیر نے یہاں سندحذف کردی ہےاورروایت پرجرح نہیں کی ہےتو تمہیں وہ حوالہ لکھ کرکیا حاصل ہوا؟

۷ ۔ابن جریر نے سندبیان کی ہے، اورحسن یا صحیح یا مقبول کادعویٰ نہیں کیا، مگرابن کثیرتو یہ دعویٰ کرکے روایت کوحامل ہوکرمقبول عندالعلماء مان رہا ہے۔اورآپ کی سرکوبی کے لئے اب میں تاریخ ابن جریر سے سنداوراُس کی ممکنہ توثیق پیش کررہاہوں جوابن کثیرکے مؤقف کے مطابق ہے: تاریخ ابن جریر: حدثنی عبداللہ بن اُحمد قال :حدثنی اَبی قال :حدثنی سلیمان قال :قرأت علی عبداللہ عن فلیح......

	نام راوی	توثیق شدہ
۱	عبداللہ بن اُحمد (بن شبُّویہ المروزی)	من ائمۃ اہل الحدیث......کان من اُفاضل الناس (تاریخ بغداد) مستقیم الحدیث (ثقات ابن حبان)
۲	اُحمد بن محمد بن ثابت بن شبویہ	د۔ثقۃ من العاشرۃ۔تقریب
۳	سلیمان (بن صالح)	خ س۔ثقۃ من العاشرۃ۔تقریب
۴	عبداللہ (بن مبارک)	ع۔صحاح ستہ (بشمول بخاری مسلم) کاراوی
۵	فلیح (بن سلیمان)	ع۔صحاح ستہ (بشمول بخاری مسلم) کاراوی

(http://www.islamimehfil.com/index.php?app=core&module=attach&section=attach&attach_rel_module=post&attach_id=47636)

جی وہابی جی !فرمائیے اب سمجھ آئی یا نہیں کہ ابن کثیر نے صحیح یا حسن یا مقبول عند العلماء کیوں کہا؟

۸۔تھانوی نے دو تاویلوں کی بناء پر (فلاں رسول اللہ) کہنے کو کلمہ کفر نہ مانا...... جب کہ ہم اس کو کلمہ کفر مانتے ہیں۔تھانوی نے کلمہ کفر نہ مان کر ذمہ داری اپنے اوپر رکھ لی۔جب کہ باقی لوگ سکر و شطح و رجوع کے ذکر سے کلمہ کفر کے ذمہ دار نہ رہے۔رہ گیا کلمہ کفر کی تردید بیان کرنے کے ساتھ ہی کسی کا اس حکایت سے اطاعت شیخ کا استدلال تو اُس استدلال سے کلمہ کفر کی تردید ختم نہ ہوگئی، بلکہ تردید و استدلال کو جمع کرتے ہوئے یہ نتیجہ نکلے گا کہ اطاعت شیخ میں مبالغہ چاہیے مگر کفر و ضلالت سے بچا جائے۔مگر ہٹ دھرم وہابی کو کون سمجھائے؟

۹۔جو بے چارا طنزیہ بیان میں اور اعترافی بیان میں فرق سمجھنے سے عاری ہے،وہ بھی مناظرہ کا شوق رکھتا ہے۔ہم نے آیت (ذق انك انت العزيز الكريم۔سورۃ الدخان:۴۹) پیش کی،مگر اُس نے آیت کو چھوا تک نہیں۔فتویٰ مانگتا ہے۔حب دنیا والوں کو طنز کے طور پر زر پرست، دولت کے پجاری،عبدالدرہم و عبدالدینار کہنا طنزاً ہے۔حقیقتاً ہوتا تو اُن کو مشرک مانا جاتا۔

۱۰۔نصیرین (گولڑوی و سیالوی) کے متعلق میں نے اپنے دور کے اکثر علماء کے اختلاف کرنے پر لکھا ہے۔پھر میں اگر معروف نہیں تو کیا ہو گیا۔تم کونسے مجہول نہیں ہو؟

۱۱۔علمائے وہابیہ کی اقتدائے مرزائیہ پر آپ خاموش رہے۔عاقلہ بالغہ کی خاموشی تو رضامندی و اقرار پر محمول ہوتی ہے۔کیا آپ اپنے اکابر کی اقتدائے مرزائیہ پر رضامند ہیں؟

۱۲۔سن ۱۹۵۷ء میں سعودی حکومت نے نہرو کے استقبال میں کہلوایا:(مرحبا نهرو......رسول السلام)۔یہاں آپ خاموش رہے ہیں۔کیا اہل ریال سے تعلق ٹوٹنا گوارا ہے؟

(http://www.islamimehfil.com/index.php?app=core&module=attach&section=attach&attach_rel_module=post&attach_id=47637)

نیاز مند

سعیدی

Kaamran

Posted 07 July 2011 - 12:55 AM



السلام علیکم

buhat khub wahabi najdi ko moun tor jawab جزاك الله saeedi sahib mashaAllah

Edited by kaamran, 07 July 2011 - 12:56 AM.

Zubair

Posted 08 July 2011 - 02:52 PM

heheheh MashaALLAH saeedi sahab .. Deo ki bandi ki kuttey ki tarha pitayee ho rahi hai lol likin inka haal wohi hai ab k maar ab k maar lol ye deo ki bandi apni post mein ilmi baat tu koi karta nahi buss phappay kuttan aortoon ki tarha ta'ne aor makar zyada kerta hai aor budd duain b lol

---

Khalifa

Posted 09 July 2011 - 02:17 AM



ماشاء اللّٰہ
ماشاء اللّٰہ
ماشاء اللّٰہ
جزاک اللہ سیدی صاحب۔

اللہ آپ کے علم میں اضافہ فرمائے۔آمین

Talinenoor

Posted 16 July 2011 - 12:23 PM

Asslamoalaikum 2 all muslims,



Attached Images

نے سعیدی صاحب کے بارے میں لکھا تھا کہ

''حالت یہ ہے کہ ''کچھ نہ سمجھے خدا کرے کوئی'' کے عمدہ مصداق ثابت ہو رہے ہیں''

صاحب اپنے بڑوں کے دفاع سے عاجز آ کر الٹی سیدھی قلابازیاں کھانے میں مشغول ہیں۔ جس بات کو ہم نے بطور مؤقف سعیدی کے بارے میں پیش کیا تھا، سعیدی صاحب نے اسے ہماری ''بد دعا'' بنا دیا۔ حیرت ہے جس شخص کو مؤقف اور (بد) دعا کا فرق بھی ں یا جان بوجھ کر ''کھسیانی بلی'' کا کردار ادا کر رہا ہے اسے اس فورم پر بریلوی اکابرین کا وکیلِ صفائی بنایا گیا ہے۔

سند کے حوالے سے تو آپ کی طبیعت ماشاءاللہ ایسی صاف ہوئی ہے کہ کسی ایک بات پر ٹکائی ہی نہیں ہو رہی۔ اپنے اعلیٰ حضرت کا وعلوم مشائخ کو سند ظاہری میں محصور نہ ماننے کو کبھی صرف ''سر درد کے وظائف'' و دیگر اعمال تو کبھی ''(عقائدِ ظنیہ)'' کے اثبات پر بھی ر رہے ہیں۔

ں کی دوغلی بلکہ صریح منافقانہ پالیسی کی اس سے بڑھ کر مثال کیا ہو گی کہ ایک شخص اگر صحیح قولِ صحابی کو غلطی سے حدیث نبوی سمجھ کر پیش کر سول اللہ ﷺ پر افتراء کا مجرم قرار پاتا ہے (دیکھئے فتاویٰ رضویہ: ج ۲۷ ص ۶۸۱) اور جو نبی ﷺ کی جانب شیخ عبدالقادر جیلانی کے سے من چاہے من گھڑت عقائد و نظریات بیان کرے اسے سند تسلیم کیا جاتا ہے (دیکھئے فتاویٰ رضویہ: ج ۲۶ ص ۳۹۹)۔ پھر بھی سعیدی اپنے بڑوں کے من گھڑت و منافقانہ اصولوں کی پردہ داری میں ہلکان ہوتے جائیں تو اس میں بھلا ہمارا کیا قصور ہے؟!

امام ابن کثیرؒ سے متعلق عرض کر دیا گیا تھا کہ یہ بریلوی اعلیٰ حضرت کے نزدیک صرف محقق و محدث ہی نہیں بلکہ ''اکابر محققین و محدثین'' ، ہیں۔ جس کے خلاف سعیدی صاحب سوائے بہانے بنانے کے کچھ نہیں کر سکتے۔ بعض رواۃِ حدیث جو بدعتی بھی ہوں کو محقق، محدث یا ے کے ساتھ ساتھ کیا اکابر میں بھی تسلیم کیا جاتا ہے۔۔۔؟ چہ جائیکہ بریلوی اعلیٰ حضرت نے حافظ ابن کثیرؒ کو ''امام'' تسلیم کرتے ہوئے لمِ حدیث کو بطور دلیل بھی پیش کر رکھا ہے (دیکھئے فتاویٰ رضویہ: ج ۱۵ ص ۶۹۸)۔

ی آڑ لینے کی بجائے ذرا اپنے اعلیٰ حضرت احمد رضا خان بریلوی کے منہج کو سامنے رکھ کر بتائیں کہ کیا کسی بدعتی کو ان کے نزدیک امام محققین و محدثین میں سے ماننا جائز ہے؟ امام ابن کثیرؒ سے کئی جگہ دلیل پیش کرنے والے، انہیں امام اور اکابر محققین و محدثین میں سے نے والے احمد رضا خان بریلوی کے اپنے صریح حوالہ جات کے مقابلے میں ''منظور احمد فیضی'' کے بے منظور و بے فیض حوالے آپ کی لاچاری کا عمدہ نمونہ پیش کر رہے ہیں!

سعیدی صاحب پر حیرت ہے کہ اپنے اکابرین کے صریح کفر کو اختیار کرنے اور اس کی تائید کرنے کا دفاع (سند سے قطع نظر) ایک قعے سے کر رہے ہیں جس میں سرے سے یہ دونوں باتیں (کفریہ و گستاخانہ کلام پڑھانا اور اس کے پڑھنے والوں کی تائید کرنا) موجود ہی چند زیرِ عتاب لوگوں کا کفریہ کلام سیدنا معاویہؓ پر کس طرح الزام بن سکتا ہے؟ سیدنا معاویہؓ نے کیا آپ کے اکابرین کی طرح کفریہ کلمہ ں پڑھایا۔۔۔؟ اس کے باوجود اپنے اکابرین کی رعایت میں اور اپنے اکابرین کے ساتھ مطابقت دکھانے کے لئے سعیدی صاحب نے ویہؓ پر یہ الزام لگا دیا کہ:

''(امیر معاویہؓ کا) (رسول اللہ) کہلانا۔۔۔''

س پورے واقعے میں دور دور تک سیدنا امیر معاویہؓ کے اس کفریہ کلام کے کہلانے کا ذکر موجود نہیں۔ سعیدی صاحب صحابی رسول ﷺ پر ح کفریہ جھوٹ کے منسوب کرنے پر شرمندہ ہو کر توبہ کرنے کی بجائے مزید تلبیسات میں مشغول ہیں کہ ''ہم نے کب کہا ہے کہ امیر نے ان سے کہا کہ مجھے رسول اللہ کہیں''۔ جناب من! آپ کے اوپر پیش کئے گئے الفاظ کس بات کا ثبوت ہیں۔۔۔؟ اگر کہا جائے کہ رضا بریلوی کا) (رسول اللہ) کہلانا۔۔۔'' تو کیا ہر خاص و عام اس بات سے یہی نہیں سمجھے گا کہ احمد رضا بریلوی پر ہی الزام عائد کیا جا رہا ں صاف ظاہر بات کے خلاف آپ کیوں لوگوں کو دھوکہ دینے میں مشغول ہیں؟

(http://www.islamimehfil.com/index.php?app=core&module=attach&section=attach&attach_rel_module=post&atta

ہم سے سعیدی صاحب کوشکوہ ہے کہ ہم ان کے صریح کفر و گستاخی کے مرتکب اوران کی تائید کرنے والوں کے بارے میں دل کی تنگی کا
ں اور اپنا حال یہ ہے کہ صحابی رسول ﷺ کو کفر و گستاخی سے منسوب کرنے میں پوراز ور صرف کرر ہے ہیں۔ جناب عالی! یہ آپ کا دل کا کھلا
ں علامت نہیں بلکہ کفر وضلالت سے دل پھیل کر پھٹنے کی نشانی ہے۔

ری صاحب نے لکھا:

''ہم نے تو یہ کہا کہ اس روایت سے لازم آتا ہے کہ امیر معاویہ نے رسول اللہ کہنے پر تردید ونکیر نہ کی۔''

ا حوالہ پیش کر دیا تھا کہ آپ کے اعلیٰ حضرت کو یہ اصول مسلم ہے کہ عدم نقل وجود کے منافی نہیں۔ لہٰذا سیدنا امیر معاویہؓ پر کوئی الزام بنے
یوں اور کیسے۔۔۔؟ جبکہ ان کے پاس سے اٹھ کر آنے کے بعد ہی سیدنا عمرو بن العاصؓ کی ان لوگوں پر تردید منقول ہے۔ سعیدی
کوشکوہ ہے کہ ہم جو حسن ظن کفریہ کلام نہ پڑھانے والے، نہ اس کی تائید کرنے والے صحابی رسول امیر معاویہؓ کے بارے میں رکھتے ہیں
ے اکابرین کے بارے میں کیوں نہیں رکھتے جو نہ صرف کفریہ کلام خود پڑھاتے ہیں بلکہ پڑھنے والوں کی تائید بھی کرتے ہیں۔ کیا خوب
انصاف ہے۔۔۔؟ ذیل میں سیدنا معاویہؓ اور بریلوی اکابرین کے واقعات وروایات کا ایک تقابلی جائزہ پیشِ خدمت ہے تا کہ بریلوی
ستی وانصاف پسندی نکھر کر سامنے آجائے۔

معاویہؓ سے متعلق روایت میں کفریہ کلام کسی نے پڑھایا نہیں تھا بلکہ چند عتاب زدہ لوگوں کا اپنا عمل تھا۔ اس کے مقابلے میں بریلوی
ی روایات میں صاف تصریح موجود ہے کہ ان بزرگوں نے کفریہ وگستاخانہ کلمات خود مرید ہونے والوں کو پڑھنے کا حکم دیا۔

یہ کلمات کے متعلق سیدنا امیر معاویہؓ کا کوئی رَدِّ عمل منقول نہیں اور یہ مضر نہیں کہ مسلمہ بریلوی اصول ہے کہ عدم نقل وجود کے منافی نہیں
یہ کہ اسی روایت میں سیدنا عمرو بن العاصؓ کا ان لوگوں پر رَدّ موجود ہے۔ اس کے مقابلے میں کفریہ وگستاخانہ کلمات پڑھنے والوں کی
ت تائید مستند بریلوی کتب میں موجود ہے۔ ان کفریہ وگستاخانہ کلمات کو کفر نہ مان کر جان بوجھ کر پڑھانا اور پھر پڑھنے والوں کی حوصلہ
ا ئید کرنے کے بعد بھی ان سے متعلق حسن ظن کا تقاضا کرنا خود اسی کفر و گستاخی کا مرتکب ہونے کے مترادف ہے۔

ا معاویہؓ کے واقعہ میں کفریہ کلمات پڑھنے والے عتاب زدہ، اہانت زدہ لوگ تھے جن کے کسی عمل کی ذمہ داری وہاں موجود لوگوں پر نہیں
وی اکابرین کے واقعات میں کفریہ کلمات پڑھنے والوں کو ''مظہر حقیقت محمدیہ'' اور ''سچا وصادق مرید'' مانا گیا ہے۔

ا معاویہؓ کے واقعہ میں کسی نے کفریہ کلمات کے قائلین کی تائید نہیں کی بلکہ ان کی اہانت وتردید پیش کی گئی جبکہ بریلوی اکابرین کے
میں کفریہ کلمات کے قائلین کی بھرپور تعریف کی گئی، انہیں شاباشی دی گئی، انہیں سچا وسادق مرید مانا گیا حتیٰ کہ صاف لفظوں میں بریلوی
نے ان لوگوں کے کفریہ کلمات سے متعلق لکھا: '''' الغرض یہ چیزیں طریقت کے رموز ہیں اور درست ہیں۔۔۔۔''۔

باوجود تلبیسات کے سہارے لوگوں کو دھوکہ دینے والوں کو شرم کرنی چاہیے۔ کفریہ وگستاخانہ کلمات خود پڑھانے اور اس کی تائید وصحت کی
نے بریلوی اکابرین کے لئے کسی حسن ظن کی گنجائش ہی نہیں چھوڑی۔

عیدی صاحب نے لکھا تھا:

''یہاں تھانوی نے (فلاں رسول اللہ) کہنے کو کلمہ کفر نہ مان کر ہمیں سند پوچھنے کا موقع نہ دیا اور نہ ہی سند پوچھنے کی ضرورت رہنے

م نے کہا تھا:

''جناب کے اکابرین نے بھی ''چشتی او شبلی رسول اللہ'' کو کفر نہ مان کر بلکہ درست مان کر اوران کفریہ کلمات کے پڑھنے والوں کی تائید
میں سند پوچھنے کی ضرورت ہی نہ رہنے دی۔''

ریلوی اکابرین کی وہ تائید وتعریف دوبارہ نقل بھی کر دی تھی۔ مگر سعیدی صاحب تھانوی کے لئے تسلیم شدہ اس اصول کو اپنے اکابرین

(http://www.islamimehfil.com/index.php?app=core&module=attach&section=attach&attach_rel_module=post&atta

چھپا کر دیگر تلبیسات وباطل تاویلات میں مشغول ہیں۔ہم ہر انصاف پسند شخص کو دعوت دیتے ہیں کہ خود ملاحظہ فرمائیں کہ تھانوی نے ن کر سند پوچھنے کی ضرورت نہ رہنے دی اور خود اسی کفر کا مرتکب مانا گیا اور بریلوی اکابرین ان کفریات کو کفر نہ مان کر بلکہ ان کی تائید و لر کے بھی حسن ظن کے مستحق قرار دیے جائیں تو "کوا سفید ہے" کے محاورے کا عملی نمونہ پیش ہوا کہ نہیں۔۔۔؟!

جس طرح تھانوی کے ماننے والوں کا اس کفر کو آج کفر تسلیم کرنا تھانوی کو فائدہ نہیں دے سکتا، اسی طرح سعیدی صاحب کا اپنے کے کفریہ وگستاخانہ کلمات کو آج کفر کہنا ان بریلوی اکابرین کو کوئی فائدہ نہیں دے سکتا جو ان کفریات کی تائید کرتے ہیں اور اسے درست تے ہیں۔جس طرح دیوبندیوں کی کتب میں موجود گستاخیوں کو دیوبندی علماء کا بھی گستاخی ماننا خود ان کے کفر پر اپنی شہادت ہے۔ پنے بریلوی اکابرین کے کفریہ وگستاخانہ کلمات کو سعیدی صاحب کا کفر ماننا، اپنے ان اکابرین کے کفر پر اپنی شہادت ہے جو ان کفریات ومئوید ہیں۔

ری صاحب نے اپنے اکابرین کے متعلق لکھا ہے کہ

"سکر وشطح ور جوع کے ذکر سے کلمہ کفر کے ذمہ دار نہ رہے۔"

کابرین کے واقعات اور ان کے ناقلین کی تائید سے بخوبی معلوم ہوتا ہے کہ "سکر وشطح ور جوع" کا قول یا بہانہ محض مردود وباطل ہے۔ یہ وگستاخانہ کلمات کی وضاحت دینا اور توجیہ بیان کرنا بالکل واضح کرتا ہے کہ یہاں سکر وشطح کا دور دور تک کوئی تعلق نہیں بلکہ بالکل ہوش ں مرید کا اپنے بارے اعتقاد وصدق جاننے کی خاطر جان بوجھ کر یہ کفریہ کلمات پڑھائے گئے۔

کفریہ کلمات پڑھانے اور مرید کے پڑھنے کے بعد بہانے بنانے کو "رجوع" قرار دینا بھی سوائے "عذرِ گناہ بدتر از گناہ" کے کچھ ئی شخص نبی ﷺ کو گالی دے یا توہین کرے یا اپنے مرید سے کروائے اور بعد میں کہے کہ میں نبی ﷺ کا غلام ہوں یا نبی ﷺ کی تعریفیں ز کیا اس گالی یا توہین سے رجوع ہے جس کا مرتکب وہ پہلے ہو چکا۔

ی صاحب ان بہانوں کو رجوع سمجھتے ہیں تو برملا اعلان فرمایئے کہ آج بھی مرید کا اعتقاد جانچنے کے لئے فرقہ بریلویہ کے نزدیک نبی صلی علم کی توہین کرنا اور کروانا جائز ہے اگر بعد میں صرف صحیح کلمہ کا اور نبی ﷺ کے غلام ہونے کا اقرار کرلیا جائے؟ پھر فرقہ بریلویہ ذرا اپنا یہاں بھی واضح کرے کہ ایسے بہانوں کو رجوع قرار دینا تو درکنار اگر کوئی نبی ﷺ کی توہین کا مرتکب واضح طور پر توبہ کا اقرار بھی کرلے تو کیا ہے؟ سعیدی صاحب کب تک لوگوں کو دھوکہ دیں گے؟

ی صاحب جس بہانے کو رجوع قرار دینے پر زور لگا رہے ہیں وہ بھی پیر صاحبان کا وہ کفریہ مطالبہ ہے جو انہوں نے مرید سے کیا۔مرید اس کفر اور گستاخی کا اقرار کرلیا۔۔۔تو اس کا رجوع کہاں ہے؟ ایسے کفر اور گستاخی کے مرتکب کو سچا مرید مان کر بیعت کرنے کا رجوع ہے؟ ایسے کو مرید صادق، سچا مرید ماننے کا رجوع کہاں ہے؟ ایسے کی تائید کرنے والوں کا رجوع کہاں ہے؟ سعیدی صاحب لوگوں کو نا چھوڑ دیں۔ان کفریات وگستاخیوں کے حاملین کا غلبہ حال ثابت نہ توبہ ور جوع۔۔۔الٹا ہوش وحواس میں ہونا، بہانے بنانا، گستاخی کے مرتکب کی تعریف وتائید کرنا ثابت ہے۔

نے بریلوی اکابرین کے حوالے سے لکھا تھا:

"توہین رسالت پر حکمِ کفر کا مدار ظاہر الفاظ پر ہے۔توہین کرنے والے کے قصد ونیت اور اس کے قرائن حال کو نہیں دیکھا جائے گا، ن کا دروازہ کبھی بند نہیں نہ ہو سکے گا۔" [گستاخِ رسول کی سزا۔۔۔: ص ۴۱]

سعیدی صاحب جب کوئی ایسی آیت یا صحیح حدیث پیش فرما دیں گے جس میں بطور طنز توہین رسالت کی اجازت موجود ہو تو بریلوی کا یہ نقطہ نظر مردود قرار پائے گا۔ورنہ "انگریز رسول اللہ" کی گستاخی کو طنز کو ایسے بہانوں میں چھپایا نہیں جا سکتا اور نہ ہی غیر متعلقہ آیات یں توہین رسالت کا نام ونشان ہی نہیں، سعیدی صاحب کے دھوکہ میں ممد ومعاون ثابت ہو سکتی ہیں۔

(http://www.islamimehfil.com/index.php?app=core&module=attach&section=attach&attach_rel_module=post&atta

Saeedi

Posted 17 July 2011 - 05:32 PM

ادھر آ ستم گر ہنر آزمائیں

تو تیر آزما هم جگر آزمائیں

Attached Images

ا۔ہم نے لکھا تھا کہ وہابی سے جب کچھ نہ بن پڑا تو قارئین کو بد دعا سے نوازنے لگے کہ(کچھ نہ سمجھے خدا کرے کوئی)۔...... اس پر جناب نے اب فرمایا ہے کہ :(جس شخص کو موقف اور بد دعا کا فرق بھی معلوم نہیں)۔
......اب یہ فیصلہ تو سفہاء احلام کے سوا ہر ایک کر سکتا ہے کہ(کچھ نہ سمجھے خدا کرے کوئی)میں (بد دعا) ہے یا نہیں؟
۲۔ہم نے ایک اصولی بات لکھی تھی کہ: کفر ثابت کرنے کے لئے ہم محض سندہی نہیں بلکہ قطعی الثبوت والدلالت سندوثبوت مانگتے ہیں ۔مگر سر درد وغیرہ اعمال اور فضائل (یا عقائد ظنیہ)کے لئے سند کا معیار اور ہے۔کیا اتنی بات بھی آپ نہیں سمجھ سکتے ؟......اس پر آپ سٹپٹا گئے ،اور بجائے اس کے کہ آپ یہ حقیقت تسلیم کر لیتے کہ ہر بات میں ثبوت اور سند ایک جیسی اور ایک ہی درجے کی نہیں چل سکتی ،آپ نے حماقت سے بات سمجھے بغیر ہی فتاویٰ رضویہ اُٹھالیا ،حالانکہ وہی فرق سندہی ہم آپ کو بتا رہے تھے......جس کا جواب نہ بن پایا تو آپ حماقت در حماقت میں مبتلا ہوتے چلے گئے۔
۳۔ابن کثیر کو(اکابر محققین ومحدثین) میں شمار کرنا ایسے ہے جیسے بعض رواۃِ حدیث کو محقق ومحدث ومجتہد کہنے کے باوجود اُن کو(بعض باتوں میں)بدعتی سمجھنا۔اگر علم سے مس ہے تو اتنا اشارہ کافی ہے۔ورنہ......؟(تعارف میں علامہ منظور احمد فیضی نے علامہ نبہانی کے حوالے سے ابن کثیر پر جرح کی ہے)۔سمجھ گئے؟......یہ اشاراتی گفتگو آپ کو سمجھ نہ آسکی ۔اور ابن کثیر کے متعلق اکابر اور امام کے لفظوں پر زور دینے لگے۔ حالانکہ اس امام کو وفاتِ مبارک ﷺ کے متعلق اکابر محققین ومحدثین میں شمار کرنا محض محدثانہ اور علمی اعتبار سے ہے ،نہ کہ اعتقادی لحاظ سے ۔پھر ابن کثیر تو ابن تیمیہ کا شاگرد ہے ،خود ابن تیمیہ کو بھی امام احمد رضا اعتقادی لحاظ سے کوئی حیثیت نہیں دیتے۔امام احمد رضا نے فتاویٰ رضویہ میں ابن تیمیہ کو ایک جگہ علمی لحاظ سے(حافظ)قرار دیا(ج ۲۳،مسئلہ ۲۸)تو دوسری جگہ اعتقادی لحاظ سے (خبثاء) لکھا(ج ۲۹،مسئلہ ۵۰)۔
۴۔ہم نے لکھا تھا: ہم تو لکھ چکے کہ یہ کلمات کفر ہیں۔ہاں ہم اُس روایت خبر واحد کے متعلق یہی کہتے ہیں کہ چونکہ خبر واحد ،مفیدِ ظن ہوتی ہے ،اور قطعیت ویقین کا فائدہ نہیں دیتی۔اس لئے یہ روایت واجب التاویل ہے۔اور یہی موقف ہمارا دیگر مؤمنین کاملین کے متعلق ہے۔اب کیا خیال ہے؟...... جناب نے یہاں زبان بند رکھی۔
۵۔(i)ہم نے تو یہ لکھا کہ اس روایت سے لازم آتا ہے کہ امیر معاویہ نے رسول اللہ کہنے پر تردید ونکیر نہ کی۔

(http://www.islamimehfil.com/index.php?app=core&module=attach&section=attach&attach_rel_module=post&attach_id=47767)

السکوت فی معرض البیان بیان کے اصول کو آپ مانتے ہیں یا نہیں؟ یہ ٹھیک ہے کہ عدم نقل، عدم وجود نہیں مگر یہ وہاں ہے جہاں معرض بیان نہ ہو، اور معرض بیان میں تو سکوت بجائے خود بیان کے مترادف ہوتا ہے۔
......اس اصول کے جواب میں جناب کی زبان گنگ ہوگئی۔

(ii) اگر کسی بے سند حکایت میں کسی مغلوب الحال سے رسول اللہ بطور امتحان کہلوانا منقول ہوگیا تو وہاں اُسی سے (اپنی تردید آپ) بھی منقول تھی جو رجوع نہیں تھا تو اور کیا تھا؟...... بے سند روایت کے بل بوتے پر، مغلوب الحال صوفی پر، "اپنی تردید آپ" کے باوجود اعتراض کرنے والے وہابی کا اعتراض حضرت امیر معاویہ اور ابن کثیر پر بدرجہ اولیٰ لازم آتا ہے جہاں ابن کثیر نے سنداً اپنے ذمہ لے کر بات نقل کی اور امیر معاویہ سے تردید بھی پیش نہ کی۔ جناب والا! آپ شبلی و چشتی کی تردیدِ موجود کے منکر ہیں۔ مگر جناب معاویہ کی تردیدِ غیر موجود کے آپ بغیر ثبوت کے موجود مان رہے ہیں......اس ناانصافی کا آپ کے پاس سے کوئی جواب نہ مل سکا۔

(iii) جناب کا شبلی و چشتی اور امیر معاویہ کے مابین تقابل بے سود ہے......ہم نے کب کہا ہے کہ دونوں جگہ کہانی لفظ بہ لفظ ایک جیسی ہے۔......ایک جگہ (رسول اللہ) کہے جانے پر خاموش رہنا ملتا ہے تو دوسری جگہ (رسول اللہ) کہلوا کر پھر تردید کر دی گئی......ایک جگہ سند ہے جو ابن کثیر کے نزدیک صحیح حسن یا مقبول ہے، دوسری جگہ سند ہی سرے سے موجود نہیں......آپ کو دوسری جگہ کی تردید نظر نہیں آتی مگر آپ کو پہلی جگہ کی خاموشی میں بھی تردید کا امکان نظر آجاتا ہے تو آپ اس کو تردید قرار دے کر خوش ہو جاتے ہیں!!

٦۔ آپ نے میرے متعلق لکھا کہ میں حضرت امیر معاویہ سے کفر و گستاخی کو نتھی کر رہا ہوں...... جواباً عرض ہے کہ اب جب آپ نے یہ تسلیم کر لیا ہے کہ یہ کفر و گستاخی ہے تو مزید فتویٰ بھی جاری کر دو؟ رہی یہ بات کہ وہ میں نے نتھی کی ہے۔ جناب والا! میں نے نتھی نہیں کی بلکہ میں نے نشاندہی کی ہے۔ نتھی کرنے والے اور ہیں، جن کے خلاف بولتے ہوئے تمہاری زبان جلتی ہے......البدایۃ والنہایۃ کے شروع میں صحیح، حسن یا مقبول روایت لانے کے التزام کی تصریح کر رہا ہے اور بصورتِ ضعیف، ضعف بیان کا اعلان کر رہا ہے اور مقبول عند العلماء قرار دے کر اپنے نزدیک مقبول بتا رہا ہے تو یہاں جناب کی چوں چاں اور بہانہ بازی کی کیا حیثیت ہے؟......اب روایت کو جھوٹ کہنے سے آپ خاموش ہو گئے ہیں۔ کیوں؟

(http://www.islamimehfil.com/index.php?app=core&module=attach&section=attach&attach_rel_module=post&attach_id=47768)

۷۔آپ کی سرکوبی کے لئے اب میں تاریخ ابن جریر سے سند اور اُس کی ممکنہ توثیق پیش کر رہا ہوں جو ابن کثیر کے مؤقف کے مطابق ہے: تاریخ ابن جریر: حدثنی عبد اللہ بن أحمد قال :حدثنی أبی قال :حدثنی سلیمان قال: قرأت علی عبد اللہ عن فلیح......

	نام راوی	توثیق شدہ
۱	عبد اللہ بن أحمد (بن شبّویہ المروزی)	من أئمۃ اہل الحدیث......کان من أفاضل الناس (تاریخ بغداد) مستقیم الحدیث (ثقات ابن حبان)
۲	أحمد بن محمد بن ثابت بن شبویہ	د۔ ثقۃ من العاشرۃ۔تقریب
۳	سلیمان (بن صالح)	خ س۔ ثقۃ من العاشرۃ۔تقریب
۴	عبد اللہ (بن مبارک)	ع۔صحاح ستہ (بشمول بخاری مسلم) کا راوی
۵	فلیح (بن سلیمان)	ع۔صحاح ستہ (بشمول بخاری مسلم) کا راوی

جی وہابی جی! فرمایئے اب سمجھ آئی یا نہیں کہ ابن کثیر نے صحیح یا حسن یا مقبول عند العلماء کیوں کہا؟...... یہاں جناب کی زبان گنگ ہوگئی ہے۔

۸۔(i) تھانوی نے دو تاویلوں کی بناء پر (فلاں رسول اللہ) کہنے کو کلمہ کفر نہ مانا...... جب کہ ہم اس کو کلمہ کفر مانتے ہیں۔تھانوی نے کلمہ کفر نہ مان کر ذمہ داری اپنے اوپر رکھ لی۔جب کہ باقی لوگ سکر وشطح ورجوع کے ذکر سے کلمہ کفر کے ذمہ دار نہ رہے...... یہاں جناب کو تھانوی کے لئے سند کا بے ضرورت ہونا سمجھ نہ آیا، جناب والا! تھانوی اس کلمہ کو کفر مانتا ہی نہیں ہے تو تھانوی پر اعتراض کرنے کے لئے اب باقی واقعے کی ضرورت ہی رہی۔

(ii) رہ گیا کلمہ کفر کی تردید بیان کرنے کے ساتھ ہی کسی کا اس حکایت سے اطاعت شیخ کا استدلال تو اُس استدلال سے کلمہ کفر کی تردید ختم نہ ہوگئی، بلکہ تردید واستدلال کو جمع کرتے ہوئے یہ نتیجہ نکلے گا کہ اطاعت شیخ میں مبالغہ چاہیئے مگر کفر وضلالت سے بچا جائے۔مگر جناب نے اس جمع وتطبیق کو سمجھنے کی بجائے اپنی فطرت پوری کی۔

(iii) جناب نے سکر وشطح کو بہانہ بازی قرار دیا۔جناب یہ بہانہ بازی نہیں بلکہ ایک معقول تاویل ہے جو امام ذہبی اپنی تاریخ میں حضرت شبلی کا تذکرہ کرتے ہوئے پیش کر چکے ہیں۔اور حدیث مرفوع القلم کی وضاحت میں

(http://www.islamimehfil.com/index.php?app=core&module=attach&section=attach&attach_rel_module=post&attach_id=47769)

حضرت علی نے حضرت عمر کے سامنے ایک عورت کو بوقت واقعہ مست ثابت کرنے کی بجائے اس احتمال سے استدلال کیا تھا کہ یہ کبھی کبھی مستی وجنوں کی حالت میں ہوتی ہے۔ ابوداؤد مع عون المعبود میں ہے: - 3824

فَجَاءَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ لَقَدْ عَلِمْتَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلَاثَةٍ عَنْ الصَّبِيِّ حَتَّى يَبْلُغَ وَعَنْ النَّائِمِ حَتَّى يَسْتَيْقِظَ وَعَنْ الْمَعْتُوهِ حَتَّى يَبْرَأَ وَإِنَّ هَذِهِ مَعْتُوهَةُ بَنِي فُلَانٍ لَعَلَّ الَّذِي أَتَاهَا وَهِيَ فِي بَلَائِهَا قَالَ فَقَالَ عُمَرُ لَا أَدْرِي فَقَالَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَام وَأَنَا لَا أَدْرِي۔...... قَالَ صَاحِبُ عَوْنِ الْمَعْبُودِ :...... :أَيْ إِتْيَانه فِي حَالَة عَدَم جُنُونهَا وَلَعَلَّ الْمَرْأَة الْمَجْنُونَة لَمْ يُصَاحِبهَا الْجُنُون دَائِمًا بَلْ أَصَابَهَا مَرَّة وَتُفِيق مَرَّة ، فَلِذَا قَالَ عُمَر رَضِيَ اللَّه عَنْهُ لَا أَدْرِي إِتْيَانه فِي حَالَة جُنُونهَا فَأَجَابَ عَنْهُ عَلِيّ رَضِيَ اللَّه عَنْهُ وَأَنَا لَا أَدْرِي إِتْيَانه فِي حَالَة عَدَم جُنُونهَا . وَالْحَاصِل أَنَّ الْحَال مُشْتَبِهَة وَالْحُدُود تُدْرَأ بِالشُّبُهَاتِ۔

پس حضرت علیؓ آئے حضرت عمرؓ کے پاس ،اور کہا: اے امیر المؤمنین! آپ جانتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: تین لوگ مرفوع القلم ہیں: بچہ جب تک بالغ نہ ہو، سویا ہوا جب تک بیدار نہ ہو، مست جب تک درست نہ ہو۔ یہ فلاں قبیلے کی مست عورت ہے اور شاید زنا کے وقت یہ مستی کی بلاء میں مبتلا ہو۔ تو حضرت عمر نے فرمایا: میں نہیں جانتا۔ تو حضرت علی نے فرمایا: میں بھی نہیں جانتا۔...... صاحب عون المعبود نے کہا: ......یعنی عدم جنون کی حالت میں وہ فعل کرنا (اس عورت کا، میں نہیں جانتا)، اور غالباً اُس عورت کا جنون دائمی نہ تھا بلکہ کبھی مبتلا اور کبھی ٹھیک ہوتی۔ تو اسی لئے حضرت عمر نے فرمایا کہ میں نہیں جانتا کہ اس نے حالت جنوں میں یہ فعل کیا ہو تو حضرت علی نے جواب دیا کہ میں بھی نہیں جانتا کہ حالت عدم جنوں میں اس نے یہ فعل کیا ہو۔ اور حاصل یہ نکلا کہ اس کا حال مشتبہ ہے اور حدود کو شبہات سے ٹالا جاتا ہے۔

ایک خاص عمل کے وقت سکر و مستی کی ممکنہ ابتلاء سے ثبوت استدلال کو آپ تو بہانہ کہیں گے مگر رد حدود کے لئے

(http://www.islamimehfil.com/index.php?app=core&module=attach&section=attach&attach_rel_module=post&attach_id=47770)

اسے قبول کرنا دو خلفائے راشدین سے ثابت ہے۔

(iv)۔ جناب کے وہابی مصنف نے محمد یہ پاکٹ بک (ص   ) میں لکھا ہے:

''صوفیاء کا مطلب ظاہر ہے یعنی وہ جملہ انبیاء کو تو تشریعی نبی کہتے ہیں اور اولیائے امت کا نام انہوں نے غیر تشریعی نبوت رکھا ہے، لکل ان یصطلح''۔

جی وہابی جی! تمہارے مولوی امرتسری صاحب تو سب اولیائے امت کے لئے غیر تشریعی نبوت کی اصطلاح کو جائز مان رہے ہیں، اس پر زبان کھولو۔

۹۔ جو بے چارا طنزیہ بیان میں اور اعترافی بیان میں فرق سمجھنے سے عاری ہے، وہ بھی مناظرہ کا شوق رکھتا ہے۔ ہم نے آیت (ذق انك انت العزيز الكريم۔ سورۃ الدخان: ۴۹) پیش کی، مگر اُس نے آیت کو چھوا تک نہیں۔ فتویٰ مانگتا ہے۔ حب دنیا والوں کو طنز کے طور پر زر پرست، دولت کے پجاری، عبدالدرہم و عبدالدینار کہنا طنز اً ہے۔ حقیقتاً ہوتا تو اُن کو مشرک مانا جاتا۔...... جناب نے ان دلائل کا جواب نہ دیا۔

۱۰۔ نصیرین (گولڑوی و سیالوی) کے متعلق میں نے اپنے دور کے اکثر علماء کے اختلاف کرنے پر لکھا ہے۔ پھر میں اگر معروف نہیں تو کیا ہو گیا۔ تم کونسے مجہول نہیں ہو؟...... جناب یہاں خاموش رہے تو اپنا مجہول ہونا تسلیم کر گئے ہیں۔

۱۱۔ علمائے وہابیہ کی اقتدائے مرزائیہ پر آپ خاموش رہے۔ عاقلہ بالغہ کی خاموشی تو رضامندی و اقرار پر محمول ہوتی ہے۔ کیا آپ اپنے اکابر کی اقتدائے مرزائیہ پر رضامند ہیں؟...... جناب اب بھی چپ ہیں، کیوں؟

۱۲۔ سن ۱۹۵۷ء میں سعودی حکومت نے نہرو کے استقبال میں کہلوایا: (مرحبا نهرو...... رسول السلام)۔ یہاں آپ خاموش رہے ہیں۔ کیا اہل ریال سے تعلق ٹوٹنا گوارا ہے؟

(http://www.islamimehfil.com/index.php?app=core&module=attach&section=attach&attach_rel_module=post&attach_id=47771)

Zubair

Posted 18 July 2011 - 02:59 PM

Subhan ALLah Saeedi sahab ..... mashaALLAH ap k debate kerne ka andaaz buhat hi piyara hai .. numbering k sath her sawal ka jawab dete hein aor sawal kerte hein ...lol KUTTAY ki tarha pitayee ho rahi hai deo ki lol ....

Wase aap ne usko sans b nai lene dia , pehle hi us ne itne dinoo bad postlikhi thi opr se aap ne foran munh tooooooooor jwab de dia a dekhte hein janab kitni din baad atey hein

wase Deo ki bandi ilmi baat kumm aor Aortoon ki tarha larti zyada hai lol

Mustafaye

Posted 18 July 2011 - 11:41 PM

السلام علیکم
Saeedi Sahab. Fazail main zaeef hadeeth bh mutabar hoti hai ye koon sa usool hai?

Page 1 of 2

Back to AhleSunnat Per Aetarazat Ke Jawabat

Topic	Forum	Started By	Stats	Last Post Info
PINNED پیر سید جماعت علی شاہ اور گستاخ دیوبندیوں کی تکفیر 1 2 3	AhleSunnat Per Aetarazat Ke Jawabat	Saeedi	58 replies 16,267 Views	2 weeks ago By: MunAAm Attari
جمعہ کے خطبے اور وقت کے بیان میں۔	General Discussion	nominomee	1 reply 169 Views	3 weeks ago By: kashmeerkhan

Topic	Forum	Started by	Stats	Last post
PINNED ملفوظات اعلیٰ حضرت کے آئندہ ایڈیشن میں تلافی کرنے کا وعدہ اور معذرت نامہ 1 2 3	AhleSunnat Per Aetarazat Ke Jawabat	Toheedi Bhai	40 replies 5,772 Views	25 March 2016 - 04:30 PM By: عرفان احمد
شہید کے لیے قران خوانی اور غائبانا نماز جنازہ پر وھابی اعتراض کا جواب چاھئے	Munazra & Radd-e-Badmazhab	Kaamran	7 replies 393 Views	09 March 2016 - 02:06 AM By: Kaamran
کتاب: غازی ملک ممتاز حسین قادری کا اقدام . . . اسلام، ایمان اور قانون کی روشنی میں غازی ملک ممتاز حسین قادری and 8 more...	Radd-e-Badmazhab Per Kutub o Rasail	AqeelAhmedWaqas	0 replies 367 Views	09 March 2016 - 01:16 AM By: AqeelAhmedWaqas